

شعر

رَبَّنَا لَا تَأْمَلْهُ خَدَمُكَ	عَامَّةً كَرَمَاءَ وَلَا أَرْبَابَ
وَلَوْ مَرَرْتَ حَوَائِلَهُ بِقَدَمٍ	لَمَسَّاكَ لَبِثْتَ سَمَاءَ الْكَرَامِ

بواسطه حضرت امام الزمان و در مقامات بسیار بنام پندار علمین
 می آید و علم علیه و آله و سلم از این کتاب حدیثی است که حضرت زکریا

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ
 وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ
 فِي يَمَانِ الْأَبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ
 الْمَصْطَفَوِيِّ لَا

از این کتاب تفصیلاً در تمام نسخه های معتبره و در تمام نسخه های معتبره و در تمام نسخه های معتبره

محمد زید الدین امان الله حقیق محمد بن در مطبعه توفیق مطبعه گردیده و در مطبعه

این نامه چهارم است چون باغ	از نازکی و لطافت آن
هم سینه شود گلشن و بهار	بمهر و شیرین و خوش

بمهر و شیرین و خوش	بمهر و شیرین و خوش
--------------------	--------------------

شعر

کتاب کو تامله ضریر	لعا ذکر ممتاہ بلا اریاب
و کو مرت حوامله بقبر	کصار الیت حیاتی الدراب

بموا حضرت ارحم الراحمین؛ در طہارت نسب جناب سید المرسلین
صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین بکتاب معدن صواب و خفرت آگین

دُرُجُ الدُّرِّ البَہِیَّةِ
فِي يَمَانِ الْآبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ
المُصْطَفَوِيَّةِ

از تالیف سفیر اب قدام منصفین؛ خادم الفقراء و المساکین؛
محمد خیر الدین انا فاضل حق لمحبین؛ در مطبع توفیقی مطبوع گردیدہ ہر عین شقین

این نامہ چہ نامست چون باغ آم	از ناز کی ولطافت آن ہر دم
ہم سینہ شود گلشن ہم جان تازہ	ہم دیدہ در روشن ہم دل خرم

عشاق ہر کجا رقم کلک آن نگار	یا بند بروی از مژہ گو ہر فشان کنند
ہر یک گرفته حرفے از انجا بیا دگار	تغویز جان و عزیز دل ناتوان کنند

۱۔ لبیب صفی دیر آریب و فی نور اللہ فکرک بانوارہ پو شمرخ صدرک با سمرارہ چو شخص
 کہ محبت صادق جناب خاتم انبیاء کبار ہے پدرو دنا محدود و سرحد دود بر سید مختار ہے
 تو وہ اس کتاب مخزن صواب مغفرت پروانہ پر شل پروانہ جان نثار ہے کیونکہ اس
 کتاب نایاب میں وصف محبوب از بسکہ مطلوب بطریق خوش سلوب صریحاً نگار ہے
 یہو عندہ اہل اللہ المکنون و افضل من جنۃ وعدہ بہا المتقون اور جو شخص کہ منکر جناب
 رسالت مآب شفیع روز شمار ہے تو وہ اس کتاب ہادی سواب سے چون کافوار
 کلمہ توحید بیزار ہے اور رد منکر یہ فرمان واجب الاذعان حضرت پروردگار ہے
 یُرِیْدُ وَنَ لَیْطَفُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہُمْ وَاللّٰہُ مُتَعَزِّزٌ بِذَکُوْرَہِ الْکَافِرُوْنَ

ہر کہ ہر شمع خدا آرد تفو	شمع کے میسر دسوز دپوز او
ای بریدہ آن لب و حلق و دہان	کہ کند تف سوی مر یا آسمان
تف بروش باز گردد بیشکے	تف سوی گردون نیابد مسکے
تا قیامت تف برو بار در زرب	ہمچو بت بر روان بولہب

ای عزیز وافر تمیز انکار منکر اطفالے چراغ صدق و صواب میں غیر موثر ہے شل خواہش
 خفاش نابود دینے آفتاب میں یہ شعر

شور بختان آرزو خواہند	مقبلانرا زوال نعمت و جاہ
گر نہ بیند بروز شپہ چشم	چشمہ آفتاب را چہ گناہ
راست خواہی ہزار چشم چنان	کور بہترین آفتاب سیاہ

فہرہ لبصار العشرۃ الجلیۃ لناظر الجزء الاول من العقائد الخ
 اور یہ جزو سومی ہر بدرج الدر البہیۃ فی ایمان
 الاباء والامہات المصطفویۃ

بصیرت اولیٰ میں نام اون کتاب کا آشکار ہے	بصیرت ثانیہ اون بعض فوائد
جو ماخذ جلد اول عقائد خیریتہ	میں مسطور ہے کہ جنس ماہر
بلا انکار ہے پدور ہی جلد	ہونا نصفین کقبل
درج الدر البہیۃ	مطالعہ کتاب ہذا
پرانوار ہے	ضروری ہے

بصیرت ثالثہ اس بیان میں نگار ہے	بصیرت رابعہ میں سہا اون ائمہ اہل
کہ یہ کتاب نافع محبتیں اولیٰ	سنہ کے مذکور ہیں جو متقدان
الابصار ہے نہ ہادیئے	طہارت نسب سید المرسلین
مکون پر ہشار	صلی اللہ علیہ وسلم
ہے	بلا فتورین

بصیرت خامسہ میں چند شبہات ضروریات	بصیرت سادسہ میں بیان تصدیق حضرت ابوال
نگار ہیں اور اس ضرورت سے	عم شفیع الانام ہے پدور
حضرات نصفین لاریب	شبہات منکران سید
ماہرین بلا انکار	الکائنات با
میں	اتہام ہے

بصیرت سابقہ اس بیان میں مجہود ہے کہ طہارت
نسب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
کتب سدا اولہ ہند میں بھی
موجود ہے پس انکار نہ
بہر طور مردود ہے
۱۱۶

بصیرت ثامنہ اس میں کہ مسئلہ وحدۃ الوجود
اور مثال سکے جو اس کتاب میں
نکار ہو تو اس پر اعتراض
کرنا منکرین کو ہرگز
نہیں بزاوار ہے
۱۱۷

بصیرت ناسدہ میں وہ شرائط مسطور ہیں جو
منکرین پر پیش از تحریر
اعتراض ملزوم الفہم
بامعان نظر
ضرور ہیں
۱۱۸

بصیرت عاشرہ میں اسطورہ رد منکران پر
اشارہ ہے کہ محبت سید مختار و آل
اطہار کو نسبت رفض کرنا
نہیں سزاوار
۱۱۹

فہرست بصائر مسطورہ در بیان بعض فوائد مبرورہ ۱۵۱

بیان محبت و مودت حضرت ابوطالب
عتم شفع الانام در بارہ
جناب حبیب خدا
علی الصلوٰۃ
والسلام
۲۳

رد چند شبہات منکران پر اشارہ
در بارہ حضرت ابوطالب عم
حبیب پروردگار
صلی اللہ علیہ
والآلہ اطہار
۳۲

کثرت عذاب بعض جا موجب شرافت
ہے عند اولی الابصار
نہ ہر جائے سبب
رذالت ہو نزد
پروردگار
۵۱

اصل اصول فرقہ و ہایت پر شرور
یہ ہے کہ خارج کرنا مومنین
کو ایمان سے حتی المقدور
الزام شرک و کفر
ہمہ آوار
۶۲

بعض عبارات حضرت شاہ عبدالعزیز
قدس سرہ المخریہ کہ اوں سے
بعض فوائد آشکار ہیں
استدال میں وہ درکار
ہیں
۶۳

بیان حلیت جانور مذکور بنام اولیاء و متان
از تحریر مولوی اسماعیل صاحب تفتویٰ
الایمان و تصرف مقرران و
الجلال از موم محبت شد
بالاستقلال
۶۸

ذکر چند فوائد از عبارات مولوی اسماعیل
صاحب تفتویٰ الایمان در اور
عبارات اُسکے بزرگوں
سے بتصریح
التمیاز
۸۶

فائدہ پہلا حج رد اس عقیدہ و ہایت کو آشکار
ہے کہ محض اعمال پر ایمان
و کفر کا دار ہے تصدیق و
اقرار کا اولین نہیں
اعتبار ہے
۸۶

جس طور کلمہ طیبہ سے مذہب شرکین مردود
اویس طور مذہب فرقہ و ہایت
خارجیہ ہندیہ بھی کلمہ
طیبہ سے نابود
۸۹

فائدہ دوسرا اس بیان میں آشکار ہے
کہ طلب حاجات اولیاء اللہ سے
جائز بلا انکار ہے اور یہ
جواز شرط استقیمت اور
عزیزین کا ہے
۹۳

فائدہ تیسرا استدلال بالاستقلال غیر استقلال
میں مسطور ہے اور فائدے چوتھے
میں خوب سے فاتحہ موملہ اور
مذکر بزرگان بھی
مذکور ہے
۹۵

فائدہ پانچواں اس بیان میں کہ اولیاء اللہ کے
لیئے مذکر جانور جائز الاکلام ہے تشریح بنام
اولیاء اللہ سے نہ ہرگز وہ حرام
ہے نہ لفظ مذکر سے میت کا
اس میں کچھ مراد
۹۶

فائدہ چھٹایہ کہ مقرر بان الہی کے اقوال	فائدہ ساتواں اس بیان میں کہ صراط مستقیم
اور ان کے انفس و مکان و افعال	طریق انبیاء و اولیائے کرام ہے
اور ان کے ہم صحبت و زائرین	اور آغاز باقی فوائد بھی
مظاہر خیر و برکت ہیں	اسی صفحہ سے
بالتیقین	لاکلام ہوئے
۱۱۱	۱۱۲
بیان لغزش بعض حضرات علمائے کبار	بیان ہفت براہین قاطعہ پر روشن
در طہارت نسب جناب سید مختار	ترین مضامین ساطعہ اس مدعا پر
بسیب عدم ادراک معانی	کہ آزر عم غلیل ہے
لفظ اب عند اولی	نہ بجا پر حقیقی نزد
الابصار	نبیل ہے
۱۳۸	۱۳۱
بیان اعتراض بعض محدثان لنام	احادیث میں جو مضمون طہارت نسب رسول
در نسب خلیل علیہ السلام	مقبول ہے تو لاریب وہ حد تو اتر
جواب علماء کہ موجب	پر موصول ہے اور اس
مغالطہ ہیں نزد	طہارت مراد ایمان
فہام ہے	پر موصول ہے
۱۳۶	۱۳۹
قصیدہ سدیدہ در مدح خلفائے راشدین	قصیدہ رشیدہ در طہارت نسب
حضرات حسنین قرۃ العین سید	جناب شفیع الانام علیہ
المرسلین صلی اللہ	و علی آباءہ صلوات
وسلم علیہ وآلہ	اللہ الملک
الطاهرین	العلامہ
۱۵۶	۱۵۹

چند اشعار لطافت شعار در فضیلت	دعا کے حصول سدا و براہ
صلوۃ بر سید مختار صلی	سکراں محبت حبیب
اللہ وسلم علیہ و	رب العباد علیہ
آلہ ذوی	الصلوۃ الی یوم
الافتخار	القداد
۱۶۶	۱۶۷
معذرت مؤلف مسکین انا فہ اللہ حق	
المحبین بحضرت علمائے منصفین	
۱۷۰	
بعد تحمید ایزد غفار و درود نامحدود و سید مختار و منقبت حضرات آل اطہار	
خاطر عاظر ناظر اس کتاب درج الدرر البہیہ فی ایمان الالباء والاہبات لمصطفویہ	
و ہذا ہوا الجزء الاول من العقائد الخیوریہ لآل السنۃ والجماعۃ المرضیۃ پر آشکار ہوئے یہ	
مضمون صدق مشحون صفحہ قلب محبین منصفین پر نگار ہوئے کہ بعض مقام اس کتاب میں	
بطبع نزد مہمان نظر نہایت موجز و پختصار مفہوم ہوا کہ افہام عوام میں اور اک	
او کتاب غایت دشوار معلوم ہوا تو اس مقام کو ضیق ختصار سے رہائی دیا	
موافق ہر ایک مقام کے قدرتی تفصیل مزید کیا لہذا شمار اعداد صفحات میں فرق	
نمودار ہوا چنانکہ بعض جگہ اعداد و اوراق میں تکرار ہوا اور لفظ مزید مع اعداد	
زائدہ تحریر کرنا سزاوار ہوا پس فہرست میں جس جگہ لفظ مزید مع عدد	
مسطور ہے تو کتاب میں بھی وہی عدد مع لفظ مزید دیکھنا ضرور ہے	
واللہ المستعان و علیہ التکلیل	

فہرست درج الدر البہیہ فی ایمان الآباء والاقہات

المصطفویہ اور یہی ہے جلد

اول عقائد خیرۃ

حمد حضرت احدیت کہ یا بہ نعمت ذات
نبی الانبیاء و نعمت و عظمت
سلطان الاولیاء علیہ
و علیہم الصلوٰۃ
والنماء ۲

شہد نعت حمیدہ و اوصاف پسندیدہ
سید الکائنات علیہ طیب الصلوٰۃ
و ازکی التحیات و علی
آلہ ذوی النحر
و البرکات ۱۳

یا یا اول اور سہم باران صل بین ستین
و صل پہلا اس آیت کے معنی
میں کہ حین تقوٰم و
تقلبا فی
التاجین ۶۳

و صل و سر بعض جاویدت میں کہ جسے
یثابت ہے بالیقین کہ جملہ
آباؤ اقہات رسول مقبول
لاریب ہیں
مومنین ۸۶

و صل تیسرا و آیات منصوصہ میں کہ
جسے ثابت ہے بالیقین کہ ہمہ
آباؤ اقہات رسول کریم
لاریب ہیں
مومنین ۱۰۸

و صل چوتھا در بیان نسب نامہ رسول کریم
اور یہ نسب نامہ متحقق ہے بشہادت
ارباب قلب سلیم علیہ
طیب الصلوٰۃ
و التسلیم ۱۳۳

و صل پانچواں حضرت عبدالمطلب رضی اللہ
و بیان ایمان میں اور اصحاب
فیل اور ابرہہ ذلیل
کے شہد
بیان میں ۱۶۸

و صل چھٹا در بعض شبہات اہل شین
و بیان ایمان والدین سیدہ
الثقلین صلی اللہ و سلم علیہ
و علی الخلفین ۱۹۷

و صل ساتواں اس بیان میں کہ بول و خون
سید الانام جسے شک میں گیا
او سپر ناجہتسم حرام
علیہ طیب الصلوٰۃ
و السلام ۲۱۹

و صل آٹھواں اس میں کہ نام نامی عبد اللہ او
آمنہ زنیہار کسی کافر و کافہ
کار وے زمین پر نہیں
ہو اور میان
کفار ۲۳۴

و صل نواں اس میں کہ والدہ ماجدہ سیدہ الام
علیہ طیب الصلوٰۃ و السلام
نزدائمنہ لاریب
مومنہ ہیں علی
الدوام ۲۵۰

و صل دسواں در رد شبہات بقیہ
منکران سیدہ الامام و دلائل
ثقلیہ و عقلیہ جو ثابت
ہیں نزدائمنہ
اعلام ۱۷۱

و صل گیارھواں اس میں کہ اگر نہ آوے نزد
ہندگان کوئی رسول اور یہ اپنے
خالق کا ہر نبیوں و انم ہیں
جہول تو وہ معتد نہیں
ای قول ۳۹۹

و صل بارھواں اس میں کہ اہل فتر کے مشرکین
اس اعتقاد پر سدا پر نحو بالیقین
کہ ہم سب مخلوق خدا
ہیں اور آسمان
و زمین ۴۲۹

بيان حواضر الملاقاة لفظ ربّي بغريه جلاله ليل
نص قرآني وحديث شافع الكورا
ويوافق عليه ائمة الاثمة
من المفسرين سائر
اهل السنة
١٣

شبهه في مقال الله ذوالجلال : اتنا
عرضا الامانة على السموات
والارض والجمال : بطور
مختص تركب اهل
كمال :
٢٥

اندک معنائے خلافت سیدنا آدم علیہ السلام و جواب اس اعتراض کا کہ اصل ہمہ راہ نور نبی ہے
 شہہ بیان وحدۃ الوجود و تبلیص کلام
 و تمثیل عالم کبریٰ و صغریٰ
 بقلب و حج بیت
 المحرام
 ۲۷

علیہ الصلوٰۃ و الثناء اور سنگ خوک
 ناپاک اور حرام ہے اور نور نبی
 پاک علیہ الصلوٰۃ
 والسلام
 ۲۸

شہ معنائے حدیث نفیس سید الانام: انجی یوسف
 اصبح وانا ملخ منہ علیہا السلام:
 و بیان اتحاد السہین:
 و رفع الاین من
 البین:
 ۳۶

ظاہرین مخلوق مقید ساجد علیہ الصلوٰۃ و السلام
 باطن میں مطلق سجد و حق عند الغہام:
 باطن میں نور قدیم ہے:
 ظاہرین صاحب خلق
 عظیم ہے:
 ۳۷

اول و آخر ہر چیز ملک جیسی کرنا موجب شفا ہے
تین سو ابسی بیماری کی لاریب یہ
دوا ہے : از انجلیہ برص
و جذام و درگاہ و کرم
لاکلام ہے
۳۷

مناقب حضرت خلفائے راشدین
و دیگر فضیله آل طه و آلین
صلوات اللہ و سلامہ
علیہ و علیہم
اجمعین
۶۱

منقبت اولیائے اُمت مرحومہ خیر الانام
کہ انبیاء سے زیادہ ہے اوکے
لئے انعام طفیل رسولکایم
علیہ الصلوٰۃ
والسلام
منہ

تعلیمِ حکام ظاہر و باطن رعایا پر علی الدوام
لازم و الزم ہے مثل تعلیم ایزد عالم
چہ جائیکہ اون سے
سرکشی کریں صبح
و شام
۸۸

طلبِ مغفرت بسبقتِ رحمتِ کردگار
و بوسیلهٔ حبیبۂ شفاعتِ سید
مختار
صلی اللہ
وسلم علیہ وآلہ
الاطہار
۹۹

استد عارائے اجرائے فیوض سائزہ و
مشائخ مولف مسکین و خواہش
اعزاز شگردان و زمین
از جناب رب
العالمین و
۹۵

تقوٰۃ بجانب ارحم الراحمین از شمس حسد
حاسدین کہ لاریب یہ و نہ ابلیم
ہے بالیقین یہی اول
گناہ در آسمان
وزیرین و
۹۶

۱۶۵۶
 (۷۳-۴)

<p>معانی و توکل علی العزیز الحکیم الذی یراک حنین تَقُومُ وَ تَقْلُبُکَ فِی السَّاجِدِینَ اِنَّهُ یَسْمِعُ الْعَلِیْمُ ۝ الْآیَةُ - ۶۶</p>	<p>بیان سبب تالیف اس رسالے کا بطور اختصار اور شور و زور کل و کور بزرگ طہارت نسب جناب سید مختار صلے اللہ علیہ وآلہ الاطہار ۝ ۱۰۱</p>
<p>زمین گاہے خالی نہ تھی بعد نوح علیہ السلام ۝ سات یا زیادہ مسلمانوں سے علی الدوام اور یہ امر احادیث سے ثابت لاکلام ۱۰۴</p>	<p>بیان آزر کہ وہ عم سیدنا خلیل آشکار ہے اور یہ امر اخبار صحیحہ اور آثار ملیحہ سے از بسکہ ثابت بلا انکار ہے ۝ ۸۸</p>
<p>بیان خواب حضرت عبد المطلب قدس اللہ سرہ البین ۝ کہ اونکی پشت سے ظاہر ہونگے جناب سید المرسلین ۱۶۲</p>	<p>وجہ تقدیم لا الہ الا اللہ بقول محمد رسول اللہ کیونکہ آیہ واجب تو الیہ الوسیلہ مقتضی تاخیر ہے بالصراحتہ الجملہ ۱۲۲</p>
<p>قصہ اصحاب فیل ایک دلیل جمیل ہے آشکار حضرت عبد المطلب کے اعتقاد توحید پر مند اولی الابصار ۱۸۴</p>	<p>جواب اعتراض منکر کہ جناب سید مختار ۝ بیان نسب بین سید بن عدنان سے تجاوز نہ کرتے زینہار ۝ ۱۶۱</p>

<p>حضرت عبد المطلب آل خدا ہیں بالیقین : فلا ریب فی ایمانہ عند النصفین رضی اللہ عنہم اجمعین : ۱۹۴</p>	<p>رد شنبہ منکران طہارت نسب شفیع الذہنین کہ مذکور ہے فقہ اکبرین عدم ایمان والدین ستید الرسولین ۱۹۸</p>
<p>کُل چار شخص کو زندہ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور وہ یہ ہیں عازر دا بن عجوزہ و عاشر وسام بن نوح علیہا السلام ۱۲۰</p>	<p>بیان تجلیی ذات سید الکائنات : کہ وہ مطلق غیر مقید ہے بالبنات اوسکے ظہور کا مقام : دار بقا ہے نہ دار فنا و آلام : ۲۰۳</p>
<p>رد شنبہ منکران طہارت نسب شفیع الانام : کہ بعد مرگ زندہ ہونے سے کیونکر نفع بخشنے ایمان و اسلام : کہ ایمان باس یا غیر مقبول ؟ عند الاعلام : ۲۱۰</p>	<p>حق تعالیٰ کو منظور نہ ہوا یہ امر زینہار : کہ وجود و ثوب نبی پر بیٹھے گیس سجاست خوار تو کیونکر اصلا بوار حرام مشرکین میں ہو وہ نور انوار ۲۳۲</p>
<p>چند آیات قرآنیہ اصل اصول : کہ دلیل صریح ہیں نہ در علمائے فحول : عدم عذاب اوس شخص پر کہ نہ پہنچے اوسکو دعوست رسول : ۱۴۰</p>	<p>بیان اہل جنان قس بن ساعدہ وزید بن عمرو بن فیصل والد سعید بن زید احد العشرۃ المبشرۃ بالجنان علیہم رضوان اللہ المتان : ۲۳۲</p>

شمہ از معانی ما قال اللہ الصمد لا اقسم
بہذا البلد وانت حل بہذا
البلد و بیان فضل
الناس برکعبہ بیت
الرحمان ۲۵۱

بیان انشاء چند ابیات حضرت آمنہ
آم رسول کریم علیہ الطیب الصلوۃ
والتسلیم وقت انتقال
ازین دار فانی طاب
سلیم ۲۵۶

بیان گریہ و مراثی جنیان بروفاست
آم حبیب الرحمان علیہ
وعلیہا الطیب الصلوۃ
وازیکی التحیۃ من
رب البریات ۲۵۸

جواب پراسرار از سترہائے بسیار در عدم
اذن پروردگار جیجی رادر دعا
استغفار برائے حضرت آمنہ
ایمان شعار رضی ہوا
آنسے کردگار ۲۶۵

جواب حدیث ان رجلاً قال یا رسول اللہ
این ابی قال فی النار فلما قفادعاه
فقال ان ابی واکف النار
وفی الحدیث ان
اتمی مع الحکا ۲۸۹

تثبت آیات قرآن بطریق شریک در پند حضرت
لقمان انعم پس خود را کہ بود از نو
مسلمانان کہ حق والدین
بیان نغمه دند
دران ۲۹۱

بیان و تفسیر جناب شفیع الانام
برگنجنگاران امت خویش بصد
استقامت علیہ الطیب
الصلوۃ وازیکی
السلام ۲۹۸

جواب اعتراض مریدان رحیم کہ نازل ہوئی
یہ آیت بحق ام رسول کریم علیہ الصلوۃ
والتسلیم کہ ولا تسئل عن
اصحاب
الحجیم ۳۱۶

روا اعتراض منکران رسول کریم کہ شان
نزول ولا تسئل عن اصحاب الحجیم
جو بحق ام النبی مذکور ہے
تو کہ نہ کر نہ مانے ہم کو
کیا وہ زور ہے ۳۲۵

بیان احاطہ علم جناب رسول کریم ۲۱ اور
شاہد ہونا او نہ کا بنقص کلام قدیم
علیہ الطیب الصلوۃ
وازیکی التسلیم ۲
۳۲۸

شمہ تفسیر کلام قدیم ولا تسئل عن
اصحاب الحجیم کہ اوس سے
مردود و مطرود ہیں جملہ
و ساوس لعین
حجیم ۳۳۶

جواب اس ادعا کا کہ آیت و ما کان
للنبی والدین نازل ہوئی ہے
در حق ام شفیع الذنہین
صلی اللہ علیہ وآلہ
الطاہرین ۳۴۲

بیان اختلاف حضرات علمائے کرام ۲۱ در
اقرار حضرت ابوطالب عم
شفیع الانام علیہ
طیب الصلوۃ
والسلام ۳۴۶

بیان تصدیق حضرت ابوطالب عم سید
المرسلین صلی اللہ وسلم
علیہ وآلہ واصحابہ
الطیبین الطاہرین
۳۴۷ مزید

نار عشق دل عاشقان صادقین سات سو
مرتبہ حرارت میں زیادہ ہے
بالیقین نار جہنم سے
جو فروختہ جہان
آفرین ۳۴۷

شمہ حقیقت ایمان کہ وہ دراصل تصدیق جنان
اور اقرار لسانی اس کاترجمان ۲
پس ترک اقرار باوجود قدرت
مثل ترک نماز ہے
آشکارہ ۳۵۱

چند آیات قصیدہ حضرت ابوطالب عم شفیع الانام کہ تفسیر تصدیق انیق ہیں حبیب ملک علامہ علیہ افضل الصلوٰۃ السلام ۳۵۳	عدم نبوت کفر حضرت ابوطالب عم حبیب خدا از آیت انک لا تہدی من احببت ولکن اللہ یدہی من یشاء وتطبیق انور بآیت دیگر ۳۵۸
رد اعتراض منکران سید الانام کہ رضا اپنے حبیب کی نہیں چاہتا ایزد علامہ اور اس میں تسک فرقہ دہانیہ یک فقرہ مواہب لئیۃ ۳۶۰	بیان فرق درمیان حبیب و کلیم علیہا افضل الصلوٰۃ و التسلیم بہ بستہ وجہ حسب فرمودہ حضرت رب قدم ۳۶۴
شان نزول آیت ماکان للنبی من خلاف ہے آشکار کہ کس کے حق میں نازل کیا او سکو پروردگار اور شمعہ فیصل کی بصائر میں ہے نگار ۳۷۳	مختصر جواب ہمہ شبہات منکران الانام در طہارت نسب و ایمان اصول جنا ب شفیع الانام علیہ اجمع الصلوٰۃ والسلام ۳۸۵
بیان نسخ تغذیب اطفال مشرکین ونسخ تغذیب اہل فترت ای امین بنص کتاب الملك العزیز الحکیم التین ۳۹۵	بیان تیرہ اقسام اہل فترت پیش از ان اہل سعادت اور چار اہل شقاوت بالبینات سہ تحت مشیت رب البریات ۴۱۶

عشرہ یف والد و والدہ حضرت شفیع الانام اٹھارہ اور بیس برس کی تھی لاکلام بہ لاریف نشر اقسام موحدین خدا کے علامہ ۴۳۲	رد اعتراض منکران الانام کہ درمیان حضرت عیسیٰ و سید الانام دین خلیل و عیسیٰ تھا مدام تو کیونکہ وہ زمان فترت ہوا نزد فہام ۴۳۳
بیان عمرو بن لُحی و ہوا ول من غیر دین الخلیل علیہ السلام و اظہر من مکۃ المکرمۃ عبادۃ الاصنام فکان البیت بیت الصنم الف عام بہ ۴۴۶	رد اعتراض منکران الانام کہ درمیان اہل فترت اور دخول بعض مشرکین در جنات بہ اور مشرکین کو اخذ کرے نار درکات ۴۴۸
کلام ملا علی القاری در حق والدین شفیع المنذنبین خود او کی تحریر و تجسیر مردود و مطروہ ہے عند المنصفین ۴۵۱	عبارت فقہ اکبر جو مدسوسہ ہے در حق والدین بہ تو الحاق او سکا خود ظاہر و باہر ہے شرح فقہ اکبر سے ای نور عین بہ ۴۵۲
کلام ماہر فن لاریب مقبول ہجوہ اور قول غیر ماہر فن معزول ہے اگرچہ یہ از علما فجول ہے لہذا قضائین قول ایوسف بر قول مام تقدیم و معمول ہے ۴۵۹	خاتمہ در بعض احوال پر کمال حضرت والد خیر البریہ علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التمجید از کرامات باہرہ و خارق عادت زاہرہ بہ ۴۶۰

نفع دنیا باعث مضرت ہے عند اولی
الابصار: چنانچہ نعلین موسوی
موجب مضرت ہوئی
آشکار فاعتبروا یا
ذوالانکسار
۳۷۴

فائدہ جلیلہ ضمناً اس بیان میں ہے آشکار
کہ موسیٰ علیہ السلام اطالب تش
تھے بصدا اختیار نہ توجلوہ
آہی جی ظاہر ہوا
بصورت نار
۳۷۷

شنیدن موسیٰ علیہ السلام آواز از حضرت
ملک علام و شناختن حضرت
کلمہ کہ یہی ہے لاریب
کلام رب
قدیم: ۳۸۰

حق تعالیٰ نے ظاہر کیا پیش حضرت موسیٰ
نفیلت جناب سید المرسلین اور
فرمایا کہ خدا ماہینک
وکن من الشا
کرین: ۳۸۲

بیان تزویج حضرت عبداللہ والد
سید الانام: علیہ و علی
آباءہ و اولادہ الطیب
الصلوات
وازی اسلام
۳۷۳

شب استقرار محل جناب خیر الانام
افضل شب قدر سے ہے نزد
ائمہ اعلام: اختلاف
در تاریخ و شہرہ
عام: ۳۸۷

جسوت میں تولد ہوئے جناب سید
الانام تولد لاریب وہی وقت
قبولیت و عاے
مومنین ہے علی
الدام: ۳۹۰

قصیدہ رشیدہ و عقیدہ سدیدہ کہ
درج الدر البہیدہ اول جلد عقائد خبیورہ
اوسکے ایک بیت کی شرح ہے
لاکلام اور وہ یہ ہے
نور و خجابت اجمود جملہ کائنات: ۳۹۵

قد جاء بصائر من

فمن البصر ولفیفسہ ومن عی فعلیہا وما انا علیہ کحفظ

البصائر العشرۃ

لما طوی لہ واول

من العقائد الکبریٰ

اللہ احفظہا من عین الحاسد الشریکما حفظ الہ و فی الذلک علی شوقہ

مطبع فی حقیقہ شوق طبع
توبہ حقیقہ و توبہ شوق

در حقیقہ
در العشرۃ
مطہین
کم جلد ۱
کو اس کتاب
عقائد
نور و خجابت
اس کتاب
فرمان
امام شہید
سید شہید
ص
۱۶۵
۷۳-۷۴



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَسْ تَقَادَمَ قَبْلَ أَدَمَ طَلَعَهَا	أَبْدَأَ عَلَى أَفْقِ الْبَقَا لَا تَقْرُبُ
اللَّهُ أَعْطَاهَا التَّعْيِيرَ بِأَسْرِهَا	أَعْلَى وَأَعْلَاهَا لَهَا هِيَ تُنْسَبُ
يَا حَبْدًا أَفْضَلًا إِلَيْنَا رَحْمَةً	اللَّهُ أَرْسَلَهُ بِهِ تَقَرَّبُ
خَيْرُ النُّورِ أَوَّلُ لَوْ تَنَبَّأَ	نَلْنَا بِهِ الْخَيْرَ الَّذِي لَا يُسَلَّبُ
نَوَافِهِ الرُّسُلُ الْكِيَامُ وَإِنَّهُ	مَلِكٌ عَلَيْهِ مَا لَا حَدَّ يَغْلِبُ
إِذْ ذُنُ الشَّفَاعَةِ فِي يَدَيْهِ مَقُوضُ	هَذَا لَا يَصِيبُ بَلَنَ بِهِ هُوَ يُكَيِّدُ
طَلَبَ إِلَّا لَهُ رِضَاؤُهُ وَرِضَاؤُهُ مَنْ	مَنْ حَبِيبُ شَرِبَ الْوُفُوسَ وَيَشْرِبُ
مَطْلُوبُنَا أَسْفَى الْمَطْلُوبِ حَبِيبُهُ	ذُخْرُ الْفَلَاحِ نَعْمَ هَذَا الْمَطْلُوبُ
نَالُ الْوَارِثِ بِمُحَمَّدٍ كُلِّ التَّوَكُّلِ	وَالْقُرْبُ مِنْ كُلِّ أَمَانِي أَعْدَبُ
حَازَ السِّيَادَةَ كُلَّهَا بِكَمَالِهِ	وَالْيَهُ أَقْسَامُ الْحَاسِنِ تَجْدُبُ
مُحَمَّدٌ بِنَاغِيَّتِ الْخَلَائِقِ كُلِّهَا	أَبْدَأَ عَيْنَهَا بِاللَّارِبِ يَسْكُبُ

فَرَضَ عَلَيْنَا حُجَّةً وَتَنَاءَةً	فِي مَذَاهِبِي يَا نَعْمَ هَذَا الْمَذْهَبُ
وَلَا جَلَمَ حَسَدٍ وَأَعْلَى وَكَلَهَمُ	تَشْرِيئِي إِنْ لِحُجُودٍ يَعْدَبُ
فَيَقَالُ لِي يَا خَيْرَ بَنِي مُحَمَّدٍ	نَلْتُ الْخَيْرَ وَخَيْرَ دِينِكَ أَطْيَبُ

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى حَبِيبِكَ أَحْمَدَ
وَعَلَى جَمِيعِ آلِكَ عِنْدَكَ أَقْرَبُ

اللَّهُمَّ صَمِّعْ مِنِّي خَاطِرَ حَاطِرِ خَاطِرِ نَاطِرِ بَنِي جَلَدٍ وَلِئَلَّامُ الْخَيْرِ لِي لِهَيْلِ لِسْتِ السَّيِّئَةِ
وَسَاوِسِ نَفْسَانِي وَهُوَ جِسْمُ حُسُودَانِي سَعْدُ مَحْفُوظِ هِرْزَمَانِ هُوَ ذُو رِيْمٍ وَثِقَانِ زَيْسِكِ
أَنِيقِ تَوْفِيقِ رَفِيقِ لِحُجُودِ جَانِ هُوَ ذُو كَلِّ الْجَوَاهِرِ إِنْ جَنَدُ بَصَائِرِ رِيْمِ سَائِرِ سَعْدِ
چشمِ جَبَانِ وَوِدِئِهِ لِسَانِ كُوْمُورِ فَرَاوِينِ بَعْدَهُ بَرَهِنِ قَاطِعِهِ وَمُضَاهِيْنِ سَاطِعِهِ
تَحْرِيرِ سَدَائِرِ نَوْرِ تَجْمِيعِ عَقَائِدِ خَيْرِيَّتِ سَعْدِ حُظِّ وَفَرِيقِ كَثِيرِ حُصُولِ عَيْنِ لَاوِينِ

وَاللَّهُ الْهَادِي وَعَلَيْهِ اعْتِمَادِي وَلِلَّهِ الْمُنْعَالُ دَرَمَانِي هَذَا الْقَالَ شَعْرُ

إِذَا لَمْ يَعْنِكَ اللَّهُ فِيمَا تَرَوْنَهُ	فَلَيْسَ لِحُجُوفِي الْيُسُوسُ سَبِيلُ
وَإِنْ هُوَ لَمْ يَشِدْ لِي فِي كُلِّ مَسْلَكٍ	ضَلَلْتُ وَلَوْ أَنَّ السَّمَاءَ دَرِيلُ

البصيرة الاولى ۱ عزیز و اقیہ تہذیب ماخذ جلد اول عقائد خیریت بلا انکار ۲
یکتب معتبرہ و ینیہ بین اشکار کہ کلام اللہ الجلیل ۳ و ین تفاسیرہ لباب التاویل ۴
التنزیل و یردۃ التاویل و ہر از التنزیل و الکوشی و مدارک التنزیل و حقائق التاویل ۵
و انوار التنزیل و التہذیب و التمجید و الجامع الکبیر و السراج المنیر و تفسیر ابن المحبر ۶
و مفتاح الغیب و فتوح الغیب فی الكشف عن قناع الریب و روح البیان ۷ غایۃ
النبیان و تفسیر السمان و عرائس البیان و روح المعانی و تفسیر السبع الثانی و غیر ۸

الاصفياني وغاية الاماني وكشف الاسرار وجامع الانوار وبحر الدرر ودرج الفرح
والقوايح الالهية والمفاتيح الغيبية والمواهب العلية والتفسير المسترشي وبحر الحقائق و
تفسير ابي السعود واللدقائق وتفسير مولانا عبد العزيز قدس سره الحزب والافاق
صحيح البخاري والارشاد الساري وفتح الباري والفيض الجباري والصحيح لمسلم البخاري
ومن شجرة المنهاج والاكمال لولاج وصحيح الترمذي ودراسة الاحوذى وسنن ابن
ماجه ومصباح الزجاجة وسنن الحافظ ابي داود ومقات الصدوق والنسائي والموطا و
كشف المغطاء وسنن الامام احمد رحمه الله الملك الاحد والشكات واشعة اللغات
والمرقات والمفاتيح شرح لمصباح ومبارق الازهار شرح مشارق الانوار وسنن
البيهقي ومجمع الطبراني والمواهب والشرح الزرقاني والشفاء للقاضي عياض نسيم الريا
والسنوي والمسائي والشرح الرابع للعللي لقاري عليهم رضوان الله الباري لصفوي
واحفوي وحلية الاولياء وطبقات الاصفياء والتدريب وشرح التفسير والسابق
واللاحق للخطيب والنصائح الكبرى والوسيلة العظمى والمستدرک ومخصه المدرک
والاصابة في تمييز اصحاب النبيل لصفاء وشرف المصطفى عليه الصلوة والتنا وجامع الزكاة
رحمة الله المتين وطبقات ابن بسكي تاج الدين والاستيعاب والنهر لابن حيان و
طبقات ابن سعد عليهم الرضوان والاثار للامام طحاوي وطبقات العلامة المناوي
ونسان اليعقوب في سيرة الالين الميمون وكشف الغم عن جميع الامة ونموذج للسبب
في خصائص الحبيب ودلائل النبوة لابي نعم الاصفهاني قدس سره النوراني وذكر
العلامة القرطبي نور الله سره الزكي وشجرة السؤل في معجزات الرسول وتاريخ ابن عساکر
والتكامل لافكار وغيره من كتب الاخبار كالقواعد البارزة والكامنة في النظم الفطرية

والباطنة وسنن الحافظ ابي بكر البرزنجي ومجموع الذهبى وفردوس الاخبار ومجل الحافظ ابي حنبل
وحدائق الابرار وكتاب البعث والنشور وخزينة الاسرار وسنن البيهقي ولواقح الانوار و
شامل المخرين وكنات الاسرار والمشرح الكبير للعلامة الرافعي والشكيلة للمحقق الياقني
وروض السبيل واشرف الوسائل وعيون ابن سيد الناس ونزهة المجال وسبل النجاة لبقا
السندية ومسالك الخفاء والفتوحات المكية والتبليغ والمنتهى والبرقية المحمودية والمن
الكبرى والاشراقات الالهية واليوقيات والجواهر وشرح الحاوي وتنوير البصائر و
المورود وقلل الجواهر ودرج النشال ووزارة القبطان والتهذيب والخيرات لمسان
والقواطع والبرهان والتعليق والنحول والمستصفي والمحصل واللفظ المكرم وخفة
المريد والهدى النبوي والدر النوري والاشراق والدر النضيد ونخ الروض لازهر
والكبريت الاحمر وفتح لبين في انواع كرامات الصالحين ومور والصادي لفظ
شمس الدين والكتك البدعيات ورياض الذاكرين ودرر الفصوص وحياء
علوم الدين والانس الجليل والابرز لسيدي وسندي عبد العزيز قدس سره
وافاض علينا برة وشرح سفر السعادت ودرج النبوة وشرح التعرف لاصحاب الفتوة
وحجة الله البالغة وشرح المقاصد والصواعق المحترقة لابل لمفاسد وعقد الفرائد
شرح العقائد وفتاوى سيدي ابن حجر وكتاب الاصلام للمحافظ عمر وشرح لمنك
المتوسط والفتاوى العتبية والبحر الرائق ودرج الدرر السنية والدرر المختار ودرج
وشرح الوهبانية والخطاوي والتتارخانية اورسوانك وديكر بر اصحاب الاتفاق
جزائهم الله بالطف والاحسان او جس جائے پر كرتب مرقومہ سے عبارت طور
وہاں پر حوالہ بھی كرتب ماخذ كا ذكر ہے : ومن ثم توفيق السداد ونبذ الہدایة والاعمال

والبصيرة الثانية في عزيز تميز مقصود اس كتاب سے افہام عوام اہل
اسلام ہونے تعلیم حضرت خواص کرام ہے : اما واسطی الطینان جنان مومنان
محبان عبارت عربیہ و فارسیہ کتب معتبرہ و مینیہ سے ہر جائے پر مستور ہے : اور
طوال موجب ملال و مختصار از بسکہ مختار اور ہی منظور ہے : لہذا جو مضمون کسی
جائے دو کتاب یا زیادہ میں با اتحاد آشکار ہے : اور تعبیر میں مختلف الحال در
تفصیل و اجمال ہر دو جائے میں نگار ہے : یا بعض جائے بعض عبارت میں
کچھ اختلاف ہے : کہ ایک تعبیر غلط اور دوسری سرب الفہم و صاف ہے : تو اس
حالت میں صراحت و وضاحت کو اختیار کیا : اور اتحاد مضمون فیض سخون
پر اعتبار کیا : اور جس قدر کتب میں وہ مضمون متحد پایا : او نہیں سے دو چار کا حوالہ
معرض ظہار میں آیا : پس اگر وقت رجوع بسوئے ماخذ اصل نقل میں کسی جائے
تعبیر میں کچھ اختلاف پائیں : تو اس مقام کے جملہ کتب حوالہ کو ملاحظہ فرماویں :
اور بلاوید جملہ ماخذ ہدایات و خرافات جاہلانہ زبان خوش بیان پڑ لاویں :
اور گریبان پیران ایمان کو دست فراہمتان سے دریدہ و چاک نکرین و نیارو
چند آخر کار بخند و نہ کچھ بھی غضب الہی سے درین : وَقَدْ قَالَ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ
وَعَلَى الْعَالَمِينَ عَمَّ نَوَالُهُ فِي كِتَابِهِ قَوْلًا رَصِينًا : وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ بغير مَا اكْتَسَبُوا فَقَدْ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَاوْثَانًا مِّنْهُمْ جُنْدًا سَالًا وَابْتِغَاءً
بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ : کہ اس داعی بالتحیصانہ اللہ عن الضمیر
کی زبان عمر عنوان پر اشارے و عظیمین ایکباریہ بیان جاری ہوا : گوشت ہر
مجتہدین و مبغضین میں ساری ہوا : کہ بعض مفسرین نے آیۃ الکرسی میں فاعل ظلم

یان افزائے معاندین برین مؤلف مسکین ۷ صبر مؤلف عجرا لکین برحد و حقہ معاندین
کاجانب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا ہے : چنانچہ فلان فلان تفسیر میں
وہ بیان خوش تمیان بالتصریح آیا ہے : اور وہ تفاسیر شد اولہ معتبرہ اکثر علماء کے
نزدیک موجود ہیں : مگر قلوب معاندین و حاسدین سے انوار ایمان و اسرار عرفان
استعد و مفقود ہیں : کہ چند سال سے تا این زمانہ باستیلائے حسد جنان تفاسیر مذکورہ
کو ملاحظہ نہیں فرماتے ہیں : اور مستور ہشتبار واجب الاظہار میں جا بجا چھپوتے
ہیں : کہ وہ بیان سراسر بہتان و ایجاد زور ہے : اور ان تفاسیر میں ہرگز ہرگز وہ نہیں
مذکور ہے : اور حالانکہ جب وہ معاندین کل و کور کئے تھے کوچہ و بازار میں شور
و زور : تب اس فقیر نے رحمۃ ربہ القدیر نے بر سر منبر تفاسیر مذکورہ سے عبارت طوط
حر فاحر فامع ترجمہ حاضران مجلس و عطا کونایا : اور بعض سرگروہ معاندین نے
بھی سقف مسجد پر بطور شست کین گاہ مقابل منبر بیٹھا کسماعت فرمایا : اما ستم
مذکور سے حسد و اہل فساد نے کچھ خط ہدایت نہ اٹھایا : بلکہ کانون سینہ میں آتش
حسد و کینہ کچھ اور ہی سلگایا : کیف لا وقد قال اللہ عز و جل ہانہ تبارک و تعالیٰ
فِي كِتَابِهِ الْمُؤْمِنُونَ : فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
رَبِّمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ شعر

بَابُ زَمْرٍ مَّزْمُومٍ وَكُوْثُرُ مَفْسِدَةٍ تَوَانُ كُرْ	گیلم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ
فِيَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ : إِنَّ هَذِهِ الْبَيْلَةَ لِلْعَامَّةِ : صُبَّتْ عَلَى أَهْلِ الْوُدَادِ : عَلَى وَفْقِ رُحُوْمٍ	
فِي لَا سَعْدَ آدِ : الْآخِرَى مِنْ كُلِّ بِالْصِّدْقِ وَالسَّدَادِ : ابْتُلِيَ مِنْ بَيْنِ الْعِبَادِ : بِشَمَانَةِ الْإِصْدَاقِ	
وَمَلَامَةِ الْكَاصِدِ قَا : وَطَعْرُ الْفُلَمَاءِ : وَحَصْدُ الْعُلَمَاءِ : فَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَ : وَانْظُرْ إِلَى مَا هُوَ الْمَلَأَتْ	
لَا يَحْصُدُونِي قَاتِي غَيْرَ لَأَرْبِهِمْ	قَبْلِي مِنَ النَّاسِ هَلْ لَفَعْلٌ قَتَحْتُهُ

فَلَا مَرِيَّ وَفِيهِمْ مَا فِي وَمَا لَهُمْ وَمَا كُنَّا نَحْمَدُكَ عِظَامُكَ بِمَا كُنَّا

البصيرة الثالثة في عزير اهل سرخويز كتاب صدق مآب دے عاشقان
صادقین سید المرسلین ہے یہ ہمارے محبوبان و یقین رحمۃ اللعالمین ہے یہ شخص
طالب صال حبیب ذو الجلال ہے یہ فدائے جمال محبوب یزد و متعال ہے یہ وہی
اس کتاب کے حظ بردار ہے یہ وہی پسندیدہ و برگزیدہ پروردگار ہے یہ سزاوار
ویدار سید مختار ہے یہ اور جو شخص منکر جناب مستطاب سید الابرار ہے یہ مبغض خیر
قرۃ العینین سید نقیض صلی اللہ علیہ و آلہ فیقین و علیہ انوار الدارین آشکار ہے
اوسکو لاریب اس کتاب نایاب سے دائم قرار ہے بلکہ وہ اسکی مذمت پر آمادہ لیل و
نہار ہے کیونکہ اوسکے سینہ پر کینہ میں عداوت حبیب کردگار ہے یہ وہ جیم اہل جیم
موزیے خالق نور و نار ہے یہ تحقیر بشر و تذویر حبیب رب قدیر اسے درکار ہے یہ
عزیز و اکرام سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام سے اوسکو انار ہے یہ شرافت و نجابت رب کرم
علیہ الصلوۃ و التسلیم اوسکو ناگوار ہے یہ حسب پاک صاحب لولا کہ اسکے نزدیک نجات
ناک از بسکہ دلیل و خوار ہے یہ اوسکے حقین لاریب صادق ہی یہ فرمان خداے علیم
وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ **حاصل کلام فی ہذا المقام جبکہ**
قرآن مجید فرقان حمید ہدی لتقین ہے یہ تو کہ یہ کتاب دے گروہ مفضلین ہے
پس یہ کتاب ہدایت مآب مخصوص برائے اہل سنت و جماعت ہے یہ نہ برائے
موزیان رسول کریم علیہ الصلوۃ و التسلیم جو فرقہ و مایہ نجدیہ اہل شاعت ہے
پس و نکو اس کتاب کے عقائد پر ساندین چون چہ اگر نامہ اور نہیں کہیونکہ اسکے عقائد
پر مکائد کا اس کتاب پر وارد و مدانہین یہ طہارت نسب رسول کریم علیہ الصلوۃ و التسلیم

کا اونکو قرار نہیں یہ اور ملت کفر و اسلام میں مباہنت آشکار ہے یہ کفار کو دین
اسلام میں قیل و قال کرنا کتب سزاوار ہے یہ پس اس مقام میں ہوقت جنان و
لسان سے یہی پڑھنا مختار ہے کہ لکھ دیکھو کی دین جو فرمان واجلہ مان
پروردگار ہوئے خدا کے حبیب و گنہگار و کئے طیبی فی نور مقدس کردگار
ہے یہ توئی باعث عرشیات و فرشیات و ہر نور و نار ہوئے آپ کے فیوضات سے
ایکی ذات منزہ صفات کے لیے جملہ کائنات کا ظہور و اظہار ہے یہ درج و درجہ
صلوات سنیہ و حقہ تسلیمات بہیہ از کونوز قدیہ الہیہ دائم آپ کے فوق پر شمار ہوئے
اور آپ کے اہل بیت عظام اور ہمہ صحابہ فخام پر جو آپ کی آل طہار ہے یہ شعر

ترا پیالہ مدام از شراب یقینے	ترا نوال و ماد من خوان یقینے
بمردمان کہ لکھ و دیکھ و لی و دینی	مرا تو قبلہ و بینی از ان سبب تم

والبصيرة الرابعة في عزير با سرخويز كتاب لباب ہذا الكتاب یہ ہو کہ ہمہ باؤ
اجد و جناب سید المرسلین یہ اور جملہ اہمات حضرت حبیب رب العالمین صلی اللہ
وسلم علیہ و آلہ الطاہرین یہ اہل ایمان و اہل جنان ہیں بالیقین یہ سیدنا آدم صلی اللہ
سے تا حضرت عبد اللہ کوئی فردا و نمین نہیں از مشرکین یہ بعض حضرات ان میں
رتبہ نبوت سے فائزین یہ اور باقی ہمہ سادات حضرات اولیائے شقین صلوات
اللہ و سلام علی نبینا و علیہم اجمعین یہ اور یہ عقائد مذکورہ علی نور صریحاً و فقور
اسی طور کتاب اللہ سے آشکار ہے اور ایسا ہی اخبار نبویہ احادیث و آثار مطہرہ
میں نگار ہے یہ اور ہی پر اجماع ائمہ حضرات اہل سنتہ اولی الابصار سے یہ اور
یہ عقائد پر سداد جو اس کتاب میں مذکور ہے یہ تو وہ ان ائمہ الامر اہل سنت

چو در وی نگیزد و عدد اندم برنجند بجان و برنجاندم

وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى

البصيرة الخامسة اعلم ايها المحب الصميم بالحب النوني والقلب السليم
 که بعض جائے عبارت عربی و فارسی مسطور ہے : اور اسکا ترجمہ وہاں نہیں
 مذکور ہے : تو اسکا یہ باعث کہ اردو میں جو مطلب مختصر وہاں آشکار ہے :
 تو اسکی سند محض واسطہ اطمینان جنان اہل علم و عرفان کے وہاں نگار
 ہے : کیونکہ اردو خوان کو اسقدر دلیل طویل و درکار نہیں : پس اسکے ترجمہ
 سے طوال موجب ملال و روزاریئے قبل و قال سزاوار نہیں : چنانچہ معنی آیت
 رَأَى عَصَاكَ الْهَامَةَ عَلَى الْكَمُوتِ كَأُرْوِي مِنْ حَبِّ تَفَاسِيرِ نَحَارِ عِيَانِ ہے :
 اتر ترجمہ تعبیر تفاسیر مشاہیر کا ہرگز نہیں بیان ہو : کہ مراد ضمیر منیر اہل علم و خبرین
 اگر و بارہ مضامین مذکور کچھ خدشہ عکس چہرہ دکھلائے : تو وہ حضرت اوس
 تعبیر تفاسیر کو پڑھکر اطمینان و تسلی جنان فرمائے : اور حاجت طلب تھا کہ
 اور مطالعہ کتب مشاہیر اوس مرین کچھ درپیش نہ آوے : اور سبط بعض فرائد
 جو اساس عقائد ماخوذ فیہ سے زوائد ہیں : یا بعض شعار عربیہ و فارسیہ کہ
 بطرز ورائج و فوائج نصاب پر سر آمد ہیں : تو اسکا ترجمہ تحریر و تفسیر میں نہیں آیا
 ادراک ماہرین مجتہدین کے فہم و فراست پر موقوف ٹھہرایا : و قس علی ہذا بعض المقام
 واللہ یہدی الی سبیل المرام : اور بعض تعبیر سناد مکرر سبب ہے یعنی واسطہ
 بعض فوائد کے دو جائے پر مکتوب ہو : مثلاً ایک جائے مختصر ایک پارہ تعبیر بطور
 سنجار ہے : اور دوسری جائے مع سبق و سیاق سلسل آشکار ہے :

یا ایک جائے دوسرے بیان میں ضمناً بطور سند بلا ترجمہ مذکور ہو : اور دوسری
 جائے میں اصلاً بحمل خویش با ترجمہ مسطور ہے : یا اسکا ذکر اردو عبارت میں
 مرقوم ہے : اور بغیر عادیہ پارہ تعبیر سند غیر مفہوم ہے : تو ان صورتوں میں اول
 تعبیر سند کا ذکر ہے : اور یہ ضرورت بحمل سانس اختصار ہے : اور بعض جائے
 ایک مسئلہ اردو میں بلا تعبیر سند آشکار ہے : تو ضرور دوسرے مقام میں اسکی
 تعبیر سند بھی نگار ہے : پس اوس مقام بلا سند میں ناظرین کو خطرا نہیں سزا
 ہو : بلکہ ماقبل و مابعد تفحص و تجسس کرنا شایان حضرات کبار ہے : نعم اگر وہ مسئلہ
 نزد علمائے دین ماہران صادقین معروف و مشہور ہے : تو اسکی تعبیر سناد
 برائے اہل سداد و تبحر و تسلط میں لانا کیا ضرور ہو : کہ وہ جسٹو کلام لا کلام نزد ارباب
 شعور ہے : یا پروردگار کے خالق نور و نار حاسدین و معاندین کو خود بینی
 اور عیب چینی سے محفوظ فرما و ردام او کو عین عنایت اور بصیرت باریت سر ملحوظ
 فرمائیں یارب العالمین

فَسَبِّحْ أَتَكَ اللَّهُ تَسْبِيحَ شَاكِرٍ	بِاعْرِفِكَ الْمَعْرُوفِ يَا ذَا الْمَرَامِ
وَصَلِّ عَلَى خَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ	تَحْمِذِ الْمُنْعُوتِ صَفْوَةِ آدَمَ

والبصيرة السادسة محبت رسول كريم عليه الصلوة والتسليم شرح الله
 صدر كينون انوارہ : و طہر فکر بظہور سہارہ : تصدیق جنان حضرت
 ابوطالب عم شفیع الانام : علیہ و علی آلہ و صحابہ اطیب الصلوٰۃ والسلام : ثابت
 بلا انکار ہے : اور یہی تصدیق کرن ایمان عند ولی الابصار ہے : اور اسکی قرار
 لسان میں اختلاف علمائے کبار ہو : اور اجرائے احکام شریعت کا اقرار پر مدعو ہے :

اور تصدیق بالجنان غیر محکم فی النار ہوئے اور ترک اقرار باوجود قدرت ظہار شل
 ترک نماز و روزہ آشکار ہے نہ کیونکہ قرار شرط اجرائے احکام ہے نہ نہ شرط ایمان
 نزد علماء کرام ہے نہ اور یہ امر اظہر من الشمس نصف النہار ہے کہ جو کچھ اولیٰ امین
 تصدیق رسول و پروردگار ہے نہ لا بہ او سکا ترجمان لسان و قرار ہوئے تو اقرار
 شریعت میں علامت ایمان پس جس شخص کا اقرار بلا تصدیق جنان ہوئے تو شرعاً وہ
 مؤمن عند اللہ کافر و خسران ہوئے اور اگر تصدیق بلا اقرار لسان ہے نہ تو شرعاً وہ
 کافر عند اللہ با ایمان ہے نہ اور اگر اقرار مع تصدیق و ایقان ہے نہ تو وہ عند اللہ
 عند الناس مؤمن بالاتقان ہے نہ یہی فرمان واجب لاذعان حضرت فوقان
 ہے نہ یہی فرمان حضرت سید السرق جان او پروردگار ملک متان ہوئے کہما فی
 التمجید فی صول التوحید عن الامام الاعظم والہمام الاقدم ابی حنیفۃ النعمان
 بلغہ اللہ اعلیٰ عرف الجنان حیث قال والناس فی الایمان علی ثلاث مراتب احدهم
 مؤمن عند اللہ و کافر عند الناس و ہومن یعرف اللہ تعالیٰ و یعتقد التوحید و لکن لم
 یتطہر الاقرار او یتطہر الکفر تقیۃً والثانی کافر عند اللہ و مؤمن عند الناس ہومن
 اقرب لسانہ ولم یعتقد بجنانہ والثالث مؤمن عند اللہ و عند الملائکۃ و الناس اجمعین
 و ہومن اقرب لسانہ و صدق بجنانہ انتہی قال بن النبیذ النبیذ علی نوار التذیل قدس سرہ
 سرہ الجلیل ان التصدیق القلبی هو المقصود من التکلیف بالایمان واللسان انما
 ہو ترجمان عما فی القلب من التصدیق والایمان و مظهر لہ فلا بد ان یکون الایمان
 موجوداً ابتداءً قبل فعل اللسان حتی ینترجمہ اللسان فعلی هذا الایمان لا یستلزم
 شرطاً للحق الایمان کما انہ لیس برکن منہ لما سبق من الدلائل نعم لا بد من الایمان

الکامل کما فی الغرائض المتعلقة بالحواس و فی اجراء الاحکام فی الدنیا کجواز الصلوة خلفہ
 وان یصلی علیہ اذ مات وان یدفن فی مقابر المسلمین وان یطالب بالزکوۃ و یؤدی ذلک
 فان الاقرار لا بد منہ فیہا بالاجماع انتہی قال الامام مصباح الظلام فخر الدین رحمہ اللہ
 المتین فی التفسیر الکبیر بهذا التعبير ان قال قائل ہمنما صورتان احداہما ان من
 عرف اللہ تعالیٰ ولم یجد من الزمان ما یتلفظ فیہ بکلمۃ الشہادۃ باللسان والصبوحۃ
 الثانیۃ انہ وجد من الزمان ما امکنہ ان یتلفظ بکلمۃ الشہادۃ و لکنہ لم یتلفظ
 بها فان حکمتہ فی صورتین باہما مؤمنین والاقرار لسانی غیر معتبر فی تحقیق
 الایمان فهو خرق للاجماع وان حکمتہ باہما ایسا مؤمنین فهو باطل لقولہ علیہ
 الصلوة والسلام و علی الہ واصحابہ البرۃ الکرام یخرج من النار من کان فی قلبہ
 مثقال ذرۃ من الایمان و قلبہا طاف بہ و کیف ینتفی الایمان من القلب بالکوت
 عن النطق فالجواب ان الامام الغزالی قدس سرہ اللہ تعالیٰ منع هذا الاجماع
 فی صورتین و حکمہ بکونہما مؤمنین وان الامتناع عن النطق بجری مجری المعاصی
 التي یوقی بہا مع الایمان انتہی او تبیین شرح مقاصد علامہ تفتازانی اور بعض آیات
 قرانی ہی اول جلد عقائد خیراتیہ میں بھی مسطور ہے نہ اور ستم مزید جلد ثانیہ
 نجم البین راجع الشیاطین میں مذکور ہے نہ اما تصدیق ابی طالب عم شفیع الرسول الام
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال فی لہدی النبوی والامتناع والتجیر ونسیم الریاض
 وغیرہا من زبر الخاریر المشاہیر واعلم ان اباطالب کانت محبتہ لرسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم و علی آلہ واصحابہ ذوی الحکم و معرفتہ بانہ رسول اللہ و تصدیقہ فی
 قلبہ محققہ و لکن اللہ تعالیٰ لم یظهر اسلامہ و فی ذلک حکم عظیم و وعدۃ فخمہ

آیت ما کان ینبی مفرقت برائے تصدیق عم خیر الو ۱۶ علیہ الطیب لصلوة واذکی التحیات من فاطر السما

الی آخر ما سجدی اور حضرت ابوطالب کا عقدا و جنان : اور تصدیق و توثیق
 البیان : اوس قصیدہ سہیدہ شہداء و چند آیات حمیدہ سے اظہار شمس
 جو در شان تعویذ کائنات علیہ فضل الصلوٰۃ والتسلیمات اور انشاء آئین
 من الائمہ : انیس و اشعار سے اس جلد اول عقائد خیرہ بین نگارین :
 اور چار بیت ان سے یہاں واسطی اطمینان کے سبب اشکار ہیں : شعر

بِكُفِّي قَتْلَ مِثْلِ الشَّهَابِ سَمِيدٍ
أَخَى ثَقَّةَ حَامِي الْحَقِيقَةِ بَاسِلِ
يَوَالِي الْخَالِيسِ عَنْهُ عَافِلِ
تَقْصَّرُ عَنْهُ سُورَةُ الْمَطَاوِلِ
وَأُظْهِرُ دِيْنَا حَقَّهُ غَيْرَ بَاطِلِ
فَاصْبِرْ فِينَا أَحْمَدُ فِي أَرْوَاقِ
فَإِنَّهُ رَبُّ الْعِبَادِ بِنَصْرِ

اور آیت اَنَّا لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ سے کفر اور کُفْرانِ شکر نہیں اور یہ کلمہ بیان
خوش عنوان عنقریب مذکور ہو یہ جائے خطر نہیں اور شان نزول آیت مَا كَانَ
لِلنَّبِيِّ مِنْ خَلْفٍ صحابہ کبار ہے اور اس کے معنی میں بھی اختلاف الی الاصل
اور بطریق تسلیم کہ حضرت ابوطالب کے حق میں اس کا نزول ہو چنانچہ اسی
جلد اول میں قطعاً للفرع بھی طرز معمول ہو تا ہم ان کے ایمان عند اللہ میں
اس سے کچھ نقصان نہیں صدق اعتقادِ جنان اور صدیق وایقان میں اس سے
کچھ زریان نہیں کیونکہ لفظ مشرکین سے آیت میں کافرین مراد ہو چکیا
آیت اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهٖ سے ان تکفیر مقصود بالسد ہو اور
یہ شرک بمعنائے کفر بربیع المثال والارشاد الساری و نہایت الاثر میں نگار ہے
والارشاد الی الکاف من الخفیہ اور روح البیان وغیرہ میں انشکار ہے اور چونکہ

آیت الکرسی لم یضرب ابداً علی سائر النبیین ۱ از رو قصد حق عند الفسقین طلاق کفر و غیره و از این

اقرار لسان شرعاً علامت ایمان بلا انکار ہے : تو بر عدم قرار لسان اطلاق کفر و نفاق
بینان لا بد نہر اور ہے : اور یہ اطلاق کفر شرعی نہ مانع ایمان نزدیک و ردگار ہے :
چنانچہ تین قسم ایمان میں یہی مضمون ائمہ کبار ہے جیسا کہ پیش سے حضرت
امام عظیم رحمۃ اللہ الاکرم سے معرض ظہار ہے : قال فی مفاہیج الغیب التجدید وغیرہا
من زہر المشاہد ان قوله تعالى اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ لَا دَلَالَهٗ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیٰتِ
علی کفرابی طالب وذلك لانه قال عند موتہ یا معشر بنی عبدمناف اطیعوا حُجَّتَہٗ
وصدقہ تفحوا وترشدوا فقال له علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البرۃ
الکوام تارہم بالنصر لا فہمہم ولا تقول لا الہ الا اللہ اشہد لک ہما عند اللہ تعالیٰ
قال یا بنی اخی قد علمتُ اَنَّکَ صادق و لولا ان یکون علیک وعلی بنی اہلبے مبنی
بعدی لقلعہا ولا قوت ہما عینک لے عزیز پُر تیز عبارت مذکورہ میں صداقت
مستورہ میں قرار تصدیق جان آشکار ہے : اور عدم قرار ظہار بھی نگار ہے :
از روئے تصدیق حضرت ابو طالب اہل ایمان نزدیک و ردگار ہے : اما علامت
شرعاً جو قرار ہے : کہ جیسے دنیا میں ہر اے احکام کا مدار ہے : وہ اس وقت
لا ریب مقفوعہ عند اولی الافکار ہے : تو نفی کفر از روئے تصدیق نزدیک مفسرین
کبار ہے : اور آیت ماکان للنبی من کفر از روئے عدم ظہار قرار ہے :
اور یہ جواب تویم بطریق تسلیم کہ وہ آیت اس کے حق میں بلا انکار ہے : والا مواء
فرمان واجب لا ذعان علی مرضی او پیر رضائے کر دگار ہے : دوسرے شخص
کے حق میں نازل ہوئی جیسا کہ اکثر تفاسیر میں نگار ہے : قال فی مفاہیج الغیب
والکشف عن قناء الارب والتجدید وغیرہا من زہر المہرۃ الخاریق فی نزول آیۃ ماکان

النبی وجہ اولہا ما روى عن سعید بن المسیب عن ابيه انه قال لما حضرت ابیہ
الوفاء قال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عی قل کلمة لا اله الا الله احاجرک بها
عند الله فقال والله یا ابن اخی لولا محافة العار علیک وعلى بنی ابيک من بعدی
لقلتها فقال علیه الصلوة والسلام لاستغفرنک ما لم أنه عنه فخرج لک الوقت
لا یزال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستغفر له حتی نزلت هذه الایة الکریمہ
والثانی ما روى عن سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنه انه سمع رجلاً
یستغفر لابوہ المشرکین قال فقلت له استغفر لک بویک وهما مشرکین فقال الیس
قد استغفر ابراهیم علیہ السلام لآزر فذاکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فزلت هذه الایة والثالث ما روى عن عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہما ان رجلاً اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال کان ابی یصل الرحم
ویقری الضیف یمیز من مالہ فاستغفر لہ یا رسول اللہ فقال امات مشرکاً قال
نعم فقال فی فضاء من النار لانه ما قال يوماً اعوذ باللہ من النار فانزل اللہ تصدیقاً
للسؤل ما کان للنبی والذین آمنوا الی آخر الایة والرابع ما روى انها نزلت فی ام
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلك سنة فتح مکة المکرمة والخامس ما روى عن ابن
مسعود رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یستغفر لعمہ ايفاءً
لما قال له لا تستغفرنک ما لم أنه عنه فلما علم الصحابة رضی اللہ عنہم انه صلی اللہ
علیہ وسلم یستغفر لابی طالب وقد استغفر ابراهیم علیہ السلام لآزر واشتغلوا
بالاستغفار لآبائهم واثمهم وسائر اقربائهم الذین ماتوا علی الشراء تشبہاً
باستغفار النبی لعمہ واستغفار سیدنا ابراهیم علی نبینا وعلیہ الصلوة والتسلیم

وما کانوا ماهرین عن سبب الاستغفارین فانزل اللہ تلك الایة حسماً لرحمهم قطعاً
لوهمهم لان منظور قیاسهم کان علی الظاهر وکل فرد عن الحقیقة لیس بما هو قد
جملوا ما کان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین علی صلوة الجنائزۃ والذین
علیہ انه تعالیٰ منعه من الصلوة علی المنافقین وهو قوله ولا تصل علی حد منہم
مات ابدل فی هذه الایة عم ذلك المحکم ومنعه من صلوة الجنائزۃ علی المنافق الذین
تبین انه من المشرکین وان کان فی الظاهر مومنًا لیس بمنع لیسب و محبت
اریب اب عین انصاف سے دیکھنا ضرور ہے عقل سلیم اور فکر قوی سے
تأمل کرنا موجب سرور ہے کہ جب شان نزول آیت مرقومہ میں چند روایت
اہل درایت سے آشکار ہیں اور اسی اختلاف پر حضرت راویان صحابہ کبار
ہیں اور باوجود اسکے اختلاف معنی پر بھی بعض ولی البصار ہیں تو کس طور پر
آیت حضرت ابوطالب کی شان میں یقیناً صادق آوے اور کیونکر حضرت
آمنہ کی شان رفیع البیان میں اسکا نزول تطبیق پاوے اگر نزول آیت
مرقومہ حضرت ابوطالب کے حق میں ضرور ہے تو حضرت آمنہ ماجدہ کے حق میں
نزول اسکا مخطور ہے اور یہ مخطور عند الماہرین غیر مستور ہے کیونکہ وفات
حضرت ابوطالب دہم سال نبوت میں بتقیل وقال ہجرت اور جو روایت نزول
حضرت آمنہ کے حق میں وہ فتح مکہ میں بعد ہجرت پنج سال ہجرت تودونور وایت
لا ریب ہشت سال کا انفصال ہجرت پس اگر حضرت ابوطالب کے حق میں اسکا
نزول ہجرت توجہ کس طور جواز استغفار وحق ام رسول ہجرت نزول مسکین رسول
صلی اللہ وسلم علیہم السلام الخافقین ہرگز فرق نہیں در میان استغفارین ہجرت توجہ

تصہ
مناج رسول
تذکرات علی
منظوم
اتل
من مانتہ

عَمَّ صَدَقَتْ آيَاتُ مَرْقُومَةٍ وَرَحِمَتْ أُمَّ شَفِيعِ الْوَرَاءِ ۲۰
 علیہ وعلیٰ آلہ وسمیٰ اطیب الصلوٰۃ والثناء
 منع حضرت پروردگار یہ کیونکہ جناب مستطاب سید مختار بن والدہ ماجدہ کو اپنے
 جناب الہی میں کرین استغفار یہ کہ یہ خلاف عصمت نبوت ہے عند اولی الابصار
 اور اگر نزد منکران جناب سید المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ جمیعین حضرت
 آمنہ کے حق میں او سکا نزول ہو بالیقین نہ نہ در حق حضرت عم شفیع الذنوبین
 تو یہ بھی ایک وسوسہ شیطانی جو عند المنصفین یہ کیونکہ علت منع استغفار اسی
 آیت میں ہے آشکارہ اور وہ لاریب یہ فرمان حضرت رب کریم کہ مَنْ بَعَثَ
 مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْحَجِيمِ اور شرک حضرت آمنہ ام جناب رسول کریم علیہ
 الطیب الصلوٰۃ والثناء کی تسلیم کسی ضعیف روایت سے بھی ثابت نہیں ہو سکتا
 تو کیونکہ ظاہر ہوا نزد منکران صاحب خلق عظیمہ برداران شقیان شیطان حجیم
 کہ وہ حضرت ماجدہ ساجدہ معاذ اللہ ذات حجیم اور حالانکہ ام جناب شفیع الذنوبین
 صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ جمیعین صاحب قدرت سے ہیں باجماع ائمہ دین یہ وقد
 قَالَ لَدُنِّي كِتَابُ اَصْوَالٍ وَكَانَ مَعَهُ بَيْنَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا اور برابین قاطعہ
 مضامین ساطعہ بطرز صمیم جو اس میں ثابت ہیں نزد محققین یہ اسی
 جملہ اول عقائد میں آشکار ہیں یہ معانی وَلَا تَسْلُ عَنْ أَصْحَابِ الْحَجِيمِ شتمہ
 اول سے نکال رہا ہے اور بطریق تسلیم زوال آیت مرقومہ شان حضرت ابوطالب
 میں عند الفہام یہ بقیہ روایات شان نزول کا جواب باصواب منکرین لازم
 ہو لا کلام اور یہ ہر بھی ظہر من الشمس ہے ابین من الالمس ہے کہ اگر تصدیق
 حضرت ابوطالب نزد شفیع الورا علیہ الصلوٰۃ والثناء مقفود تھی معاذ اللہ اگر صورت
 عند وکذب عم اوس کے نزدیک متحقق الوجود تھی تو پھر حضرت ابوطالب کے لئے

۲۱
 دلائل صحیحہ وارہ تصدیق جنان آن عم نامدار
 استغفار یہ دو حالت سے خالی نہیں عند اولی الافکار یہ ایک تو یہ کہ مغفرت کفارہ
 بلا تصدیق و توحید پروردگار یہ جائز ہونہ جناب سید مختار بن دوسری حالت
 یہ کہ مغفرت کفارہ یہ سبب قرابت و شفقت حبیب کردگار یہ بدون تصدیق و توحید
 پروردگار یہ ممکن الوجود ہونہ و خالق نور و نار یہ اور یہ دونوں عقائد یہ نہ ہرگز لائق
 علمائے اہل سداد یہ تو کیونکہ وہ شایان شان خیر العباد یہ چنانچہ ہی ہر باطن
 ہر قول کریم کہ فَلَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ عَدُوٌّ تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ إِبْرَاهِيمُ لَا وَاهٍ عَلَيْهِمْ کیونکہ
 شان نبوت و ایمان مانع ہو بالیقین اسے کہ استغفار کرین مشرکین کے لئے
 مستحقین اور یہی معنی ہوا اس قول قدیم کا عند المفسرین کہ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ
 وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَتَغَفَّرُوا لِلشُّرَكِیِّں اور سبب اس منع کا یہ ہو قول خالق الارض
 والسماء اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ لِمَنْ یَشْرُکُ بِهِ وَیَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَشَاءُ پس
 لاریب نزد قلب سلیم ان المشرکین من اصحاب الحجیم اور یہ شرع میں یہی حکم
 پروردگار کہ جو اہل تصدیق و توحید نہیں وہ نہ لائق استغفار یہ بھی مضمون مفتاح
 الغیب و تجہیزین ہے آشکارہ پس یہ فرمان سید الناس و جان کہ لَا تَسْتَغْفِرُ لَكَ
 تَوْسَعًا مَّا تَصْدِیْقُ جَنَانٍ ہو اور یہ فرمان حبیب الرحمن کہ مَا لَمْ اَنْعَنْهُ تَوْسَعًا مَحَل
 عدم اقرار لسان ہو یعنی اعم شفیق و رفیق از روئے تصدیق و ثیق جو توحید
 ولین ہے پائدار البتہ جناب الہی میں کرونگا میں استغفار یہ آپ کی ذات ستودہ
 صفات کے لئے لیل و نہار یہ بیان تک کہ بہ سبب عدم ظہار قرار یہ کہ جبر
 شرعاً اجرائے احکام کا ہر مدار یہ ظہار استغفار سے مجکو منع فرما دی پروردگار
 اور اس میں محال پاس خاطر خالق و خلق ہو عند اولی الابصار اور مراعات حقوق

شفقت و تربیت عم باوقار و اور نہایت و بی غایت ادب خدا اور مرے نامدار
اور او میں امید لطف لطیف ہو رہا ہے فیض شریف ہوا آشکارا پس جبکہ حبیب خدا
علیہ الصلوٰۃ و الثنا لطف الہی اور فیض نائما ہی سے ہیں میدوار تو کیوں ترہات
اضایل جل جلالہ اور ہنوا تخر علیل یا یوسانہ بکتے ہیں منکران شہارہ شعر

نا امید مکن از سابقہ لطف نزل

اور توفیق تطبیق ان دونوں آیت پر ہدایت میں اسے فہم کہ انک لا تہدی من
حببت و انک لہدی الی صراط مستقیم اسی جلد اول عقائد خیریتہ میں خوش
اسلوب ہو اور رؤیہ شبہات در بارہ ہدایت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم بھی
وہاں مکتوب ہو پس مختصر الکلام فی ہذا المرام یکے حضرت ابوطالب عم
سید المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین کو حق میں شہر عا جائے سکوت
اور محل آداب ہو اور عند اللہ او کا ایمان پر یقان با صد عرفان ثابت بلا اتیان
ہو بھی اعتقاد پر سادہ بندہ مسکین محمد خیر الدین مؤلف ہذا الکتاب ہو اور یہی
اعتقاد خوش بنیاد ائمہ اہل سنہ محققان اولی الالباب ہو اور نزدیک شیعہ
حضرت ابوطالب شہر عابھی مومن بالضرور ہیں و لا امل یقان نبوت اور
عرفان و اذعان خوارق عادت سے وہ متمسکین بالسرور ہیں نعم اولی الال
تصدیق حضرت ابوطالب متحقق الوجود ہے اما ظہار قرار نہ و طلب سید مختار
پس وہ لایب مفقود ہو اور روایت اظہار اقرار ہو پس وہ بعد صریحہ اللہ
ثابت ہو نہ بعض محققین خیال ہو اور چونکہ اس ظہار قرار پر اتفاق ہمہ ائمہ
کبار نہیں تو شہر عابغیر سکوت بصد نبوت دیگر قیل و قال سزاوار نہیں

مؤلف فی الزین
ابن ابی طالب

یہ تاب آداب ہی ہی صالحین کی داب ہو عاقل کو اسے زیادہ تاکید و کار نہیں
جناب رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے او کی قرابت و موافقت میں کسی کو کجا
نہیں تعبیر قبیح اور تقریر غیر طبع سے لسان کو او کی شان میں آشکارا سزاوار
نہیں کہ او میں ادبیت جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم آشکار ہو اور
واسطے موزیے صاحب خلق عظیم از بسکہ عذاب مہین و الیم اور لعنت پروردگار
ہے اور بہر طور ادب و توقیر و غیر جناب حبیب قدیر خاتم بشیر و نذیر مطلوب محبوب

کردگار ہے شعر

از خدا جو تیم توفیق ادب	بے ادب محروم گشت از لطف رب
بے ادب تنہا نہ خود را دشت بد	بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
بذر گستاخی کسوف آفتاب	شد عز از یل ز جرات رو باب
ہر کہ بے باکی کند در راہ دوست	رہزن مردان شد و نامرداوت
چند حرف طمطراق و کار و بار	کار و بار خود بہین و شرم دار
ای خنک آنرا کہ ذلت نفسہ	وای آن کز سر کشی شد خوئی او
گر خدا خواہد کہ پوشد عیب کس	کم زند در عیب معیوبان نفس
چون خدا خواہد کہ پردہ کس درو	میلش اند طعنے پاکان دہد
ہر کرا افعال دیو و دود بود	با کر یانش گمان بد بود
گفت ایند و بردے دارم نظر	کو زرد عشق با شد پراثر
ناظر قلم اگر خاشع بود	گر چہ گفت لفظ ناخاضع بود
گر خطا گوید و را خاطی مگو	گر بود پر خون شہید او را مشو

و سب
کبر
مؤلف فی الزین
مؤلف فی الزین
شما
امام الحسن
الکبری
امام الحسن

خون شہید از آب اولان ترست
کفر او دین ست و دیش نور جان
حاضر ناقص ز غائب خوشترست
عیب کم کن بندہ معیوب را
بیج قبلہ پیش حق مردود نیست
چارہ و لہا عطاے بند نیست
بلکہ شرط قابلیت داد اوست
کوئی نو میدی مروید است
نا امید را خدا گردون زدست
دست را اندر احد احمد بزن
ما جو طفلانیم یا خیر الورا
ای کہ چون تو در زمانہ نیست کس
مرغ و مای در پناہ عدالت
دادہ مارا کہ بس زاریم ما
دادہ مارا ازین خم کن جدا
صد ہزاران تحفہ صلوات را

اسے محبت صمیم با قلب سلیم جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت
تولد سے حضرت ابوطالب خاتمی عادات اور ازراہ معجزات جناب
سید الکائنات سے دائم مشاہدہ فرماتے تھے اور جمیع حادثات و واقعات

حبیب رب البریات سے ہمیشہ امداد چاہتے تھے : لہذا اوس شیع جمال الہی
پر جہان و جان سے مثل پر وانہ : اون کے عشق و محبت میں کرامت و کلا
غیر کی او کو پروانہ : اور عدم ظہار اقرار عند الاصرار : سرایت از اسرار چرخ گرد
عقل عقلاورین و رطہ حیران و بیکارہ شہر

درین در طہ کشتی فرو شد ہزار
کہ پیدائش تختہ بر کنار
پس مرکب چاہے خطیر میں لبیب صفی اور ارباب و فی کو قیل و قال نہیں سزاوار
کہ یہ میدان نزو شبان محک متجان اور جائے عجز و کسار ہے : نعم یہ مقام
سیر اندازی ہے : نہ مرام جہر سازی ہے : نہ شہر

نہ ہر جائے مرکب توان تاختن
کہ جاہ سپر پائند انداختن
منہا ماری ابن سعد وابن عساکر و صاحب مصباح الظلام فی المستغنیین
بخیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام وعن عمرو بن شعیب بن محمد علیہم الرضوان
من الله الصمد انه قال قال ابوطالب كنت مع ابن ابي عمير النعماني عظمي
وسلم بني الجاهلي فادركني العطش فشكوت اليه فقلت يا ابن ابي عمير
وما قلت له ذلك وان لا اري عنده شيئا الا انجزع فثني در کہ شعر نزل ای
عن الدابة التي كانا راكبين عليها وقال يا عمر اعطشت فقلت نعم فاهو بعقبه
الى الارض فاذا بالماء فقال شرب يا عمي فثرت منه

شیخ عبدالحق دیوبند قدس سرہ القوی و در مدارج النبوة فرمودہ کہ حضرت
ابوطالب باقصی الغایۃ و احسن وجوہ محافظت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
قبل از ظہور نبوت و بعد از ان بتقدیم رسانید و بے وی طعام نمی خورد و بجا

خواب آنحضرت صلی الله علیه وسلم پہلوی خود است میگرد و درون و بیرون
خانه آنحضرت را همراه خود داشتی و حضرت ابوطالب در مدح آنحضرت صلی الله
علیه وسلم شعار بسیار دارد و در عهد کفالت حضرت ابوطالب نیز در مکہ منظم
قطعاتی داده بود این عساکر از عروطه رضی الله عنه آورده که گفت قدوم آوردم
مکہ را و در آن سال قحط عظیم بود پس آنقدر قریش نزد حضرت ابوطالب برای
استقاپس برآمد حضرت ابوطالب و حال آنکہ گردوے کو دکان بود و از قریش
و میان ایشان کودکی بود مثل آفتاب تا بان کہ پرده ابراز روی وی بر افتاد
باشد پس گرفت او را حضرت ابوطالب و چسپانید پشت او را بکعبه پس شارت
کرد آن کوک با گشت خود بجانب آسمان و حال آنکہ نیست در آسمان
نشانی از ابر پس گرد آید قطعهای ابراز هر جانب و بر تمام نشسته باری
گرفتند تاروان شد و دما و پیر شد وادی پس حضرت ابوطالب در قصیدہ
خویش کہ در مدح آنحضرت صلی الله علیه وسلم گفته از آن درین مر این

وَابْيَضُ يَسْتَيْقِفُ الْفَهَامَ بَوَّحِيهِ
رُحَالِ اَيْتَامٍ عَصَمَةُ لِّلْاَرَامِلِ

محمد بن اسحاق رحمه الله الخلاق این قصیدہ را زیاده بر ہشتاد بیت ذکر کرده
و گفته کہ این ابیات را در وقتے منشا فرمودہ کہ قریش اجتماع کردند بر پیغمبر صلی الله
علیه وسلم و تنفر کردند از وی کسے را کہ ارادہ میکرد سلام را و درین ابیات ہجو
و ذلت قریش کردہ و انکار و عداوت او شان مرا آنحضرت را و ترغیب عہدہ
بر اطاعت و اذعان و قبول وی صلی الله علیه وسلم و این تبیین گفته کہ درین
ابیات دلالت است بر آنکہ حضرت ابوطالب میدانست نبوت آنحضرت را

پیش از بعثت باخبار تحیر کہ نام او بر جیس بود و غیر او بشان وی صلی الله علیه
وسلم و شیخ ابن حجر عسقلانی گفته کہ انشاء حضرت ابوطالب این شعر را بعد از بعثت
و معرفت حضرت ابوطالب نبوت آنحضرت را در بسیاری از اخبار آورده و بان
تسک کردہ اند شیعیہ بر سلام وی و گفته کہ دیدم کتابے مر علی بن حمزہ بصری را
کہ جمع کردہ است در وی اشعار حضرت ابوطالب و زعم کرده کہ مے مسلمان
بود و بر اسلام رفته است از عالم وحشوتیہ زعم کرده اند کہ وی کافر مودہ است
و استدلال کرده اند بر دعوی بحیرہ کہ نیست دلالت در آن انتہی کلام ابن
حجر رحمہ الله تعالی باز شیخ فرمودہ کہ حضرت ابوطالب وقت تزویج آنحضرت
صلی الله علیه وسلم بحضرت خدیجہ الکبریٰ خطبہ خواند کہ ترجمہ او اینست محمد پسر
مرآن خدای را کہ ما را از فرزندان حضرت بلراہیم و فروغ حضرت اسماعیل
علیہما السلام گردانید و از اصل معدوم و مضرب و نآورد و نگاہبان بیت خو
و پیشوایان حرم خویش ساخت و خانہ خود را بہار زانی و دشت و ما را بر مردمان
حاکم گردانید تا بعد بدستی کہ این پسر برادر من کہ حضرت محمد بن عبدالمطلب است
جوانی است کہ موازنہ کردہ نشود با او هیچ مردی از قریش مگر کہ او فروزن آید
ہر آن مرد اگر چہ در مال و قلت است و ملل سایہ ایست ز اذن و مریت حاصل
و تحقیق وی خواستہ شد می میکند خدیجہ بہت خولیدہ و میگردد و اندمہ او را است
شترمایہ از مال من و وی را بخدا سوگند بعد ازین شانی عظیم و مہر بزرگ
خواہد شد باز شیخ قدس الله سرہ در وقایع سال ہفتم آورده و دیگر محققین مثل علامہ
قسطلانی و الحبر الفہامہ الزرقانی و محمد بن اسحاق و غیر ہم رضی الله تعالی عنہم

که چون کفار دیدند که اسلام روز بروز قوت میگیرد و نشان رسول کریم علیه الصلوة و التسليم ساعت فصاحت از ارتفاع می پذیرد و قواعدی شریعت بایان فاروق و سید الشهدا است حکام می یابد و لطفه کوس نبوت بمسامع قبائل عرب می رسد و بجز کفار و صحابه بسوی جوشد دست قوت میدهد و در مقام قتل اهلک حضرت سید لولا که بر خاستند تا بواسطه حمایت حضرت ابوطالب چیرگی آنها را تعرض و قتل و اول می توانستند پس شرافت قریش نزد حضرت ابوطالب آمد و چون بیان پیش عم سید انیس و جان معروض نمودند که یا برادر زاده خود را با سپار و یا آماده باش بر است کارزار و یا او را بر و آنچه نضایح بر جاوه رحمت آید خدا ما را دشنام ندهد و از دست آنها باز است این گفتند و از مجلس برخاستند پس حضرت ابوطالب جناب شفیع الانام علیه الصلوة و السلام را طلبید و کلام را بجا رساند و قریش بمعرض آنها را رسانیدند و بعد از آن پنجین نصیحت نمودند که ای فرزندان احمد بن خود و بر من به بخشائی و اگر ازین کار بسته بخشائی زبان ازین و عیب میجو و این او نشان به بند و مزید افریت بر ذات ستوده صفات خویش بهشت جناب رسول کریم علیه الصلوة و التسليم در جواب فرمودند خدا که حق حقیقت را محقق نمودند که سید عم نیکو کار و بی بزرگ نامدار آنچه من میگویم و بر اینکه من میگویم همه با من پروردگار است و بعد و خالق نور و تاریکست خیال کرده که حمایت تو ای کار است اگر در ابلاغ رسالت مرا معاونت نمائی و با آنها در دین خدا من موافقت فرمائی سعادت دارم و منتظر کن من حاصل نمائی و آنگاه من را بانی تو نماید و سانی مرا کاف است و رفاقت رفیق حقیق مرا نصیب

و تا این مهمم با خبر رسد و دین خدا را هرگز نکرده دست ازین کار نیگیرد و ولوم و تسنن را بگوشش بوشش می آید و پنجین فرموده و از مجلس برخاستند و انجام مراسم و تمام مہام بر ذات رب الانام بگذشتند پس حضرت ابوطالب را از سخنان رسول اکرم صلی الله علیه و آله و سلم رستی پیدا کرد و در جنان و جانش بسته و رزید و تید انس و جان را به نشانید و اینچنین معذرت پسندید که ای نور جان و سر و جنان تو بکار خود مشغول باش هر زمان و بهر کار یک ماموری با تمام رسان برت اکبر که تا من نزنم و با شتم و دین جهان بر تو دست نیابند همه مسکرا و این شعاریه انوار افشا فرمود و درین تبیان +

وَقُلُوبٌ يَنْظُرُ إِلَيْكَ يَجْعَلُهُمْ	حَشَى أَوَيْتَ فِي الْمَرْكَبِ دَفِيقًا
فَأَصْدَقَ بِكَ لَوْ أَنَّ مَلَائِكَةَ مُصَافَاتٍ	وَأَشْرَبَ بِكَ الْكَافِرُ مَنَاقِبَ خَبُونًا
وَدَقُّوا نَفْعِيكَ لَكَ تَائِبِينَ	وَلَقَدْ صَدَّقْتَ كَلِمَتَ فَرِيقًا
وَعَرَضْتَ دِينًا قَدَّمْتَ بَأْتًا	مِنْ خَيْرِ أَدْيَانِ الْعَالَمِينَ
لَوْ أَنَّ الدِّينَ لَمَّا أُوجِدَ وَجَدَ بَيْنًا	لَوْ جَدَّ بَيْنَ سَخَطِيكَ الْكَافِرِينَ

ترجمه آن شعاریه انوار

کشتی که قصد جانست او فرزند من	تا نخواهد گشت در خاک لحد مت فتن
کافر مان منت کن بهم از خواری که	خدا و باشی نور چشم من شود از گوشت
بشر و ادب است نشان باقیست بهر	دست و کوی حق و جان است در دین
عرض من میکنی مرا و ما را روشن است	ایکله از اهل نهانست اگر رفته و پنهان

گرنه خواریت ملائت من نبودی محترم
 کردی ظهار قول دین تو حقایق
 چون کفار جهید حضرت ابوطالب نامدار در حفظ و حمایت جناب سید مختار
 مفاده نمودند پس همه در میان خود اتفاق کرده عهد بستند که بابنی هاشم
 و بنی المطلب مناکحت و مبايعت و مخالفت و مصاحبت و مکالمات نکنند
 و در هیچ امری ایشانرا معاونت و مساعدت ننمایند و بهر طور قطع ارحام و سلام
 و کلام بر خود لازم دانند و هیچ وجهی بینهم منع نگردانند الا بر قتل جناب
 شفیع الانام علیه الطیب الصلوٰۃ والسلام و عهد نامه درین باب نوشته
 موکد بآیمان ساختند و چهل کس از روسائے قریش مهربان و یقین زد
 و در هر بر پیچیده شمع کرده در خانه کعبه آویختند و کاتب آن صحیفه منور ابن
 عکرمه بن عامر بود و حق جل جلاله و عم نواله دست آنرا شل نمود پس حضرت
 ابوطالب بابنی هاشم و بنی المطلب بنا بر کمال حقیاط جناب رسول کریم
 علیه الصلوٰۃ و التسلیم را مع اصحاب کبار علیهم رضوان الله الغفار در شعب
 خویش در آوردند و کافران ازین معنی وقوف یافته آن شعب را محاصره
 کردند و هر کس که از آن شعب بیرون آمدی بانواع اذیت او را متادای
 میکردانید و اهل اسواق با بران داشتند که هیچ چیز بدست ایشان فرو نشد
 و چون در موسم حج از آن شعب بیرون می آمدند و از مردم اطرافی چیزی
 می خریدند از آن نیز آن کفار منع میکردند و خود به بهائی گران خریداری
 می نمودند حاصل کلام درین مرام اینکه آن کفار پشمار بسیار کنان آن
 شعب اذیت بسیاری رسانیدند و حضرت ابوطالب از وفور شفقت جناب

سید المرسلین صلی الله و سلم علیه و آله الطاهرین در تحکام شعب بهر نوع
 کوشش بلیغ داشته و در هیچ وقت از محافظت شفیع الانام صلی الله
 علیه و سلم ذات خود را در تسالیل نگذاشته و چون آفتاب عالم تاب حبیب
 رب الارباب در مغرب خواب ستواتری بودی همان وقت حضرت
 ابوطالب بر بستر خواب هرگز بر گزینا سودی ششیر حائل کرده گرد خانه
 رسول اکرم صلی الله علیه و سلم گشت نمودی پروانه وار گرد آن شمع
 کردگار دائم طواف میفرمودی و در روز پسران و برادر زادگان را بصیانت
 آن ذات قدسی صفات مامور ساختی تا که در ملوین از خدمت سید ثقلین
 و از حفاظت آن قرة العینین بهر خطه و هر آن خود را پرداخته و این
 واقعه جو رجف از آن کفار پر شقا برین حضرات ارباب وفادار بلال
 محرم سال بهقم از رسالت رسول اکرم صلی الله علیه و سلم آشکار گردید
 و چون سه سال هم برین منوال ازان اهل ضلال جو رجفای پر لال بنجامید
 جناب خیر الورا علیه الصلوٰۃ و الثناء عم پر غم خود را اینچنین آگاه فرمود که ارضه
 بامر الهی از آن عهد نامه تعبیر جو رجف و قطعیت را در بودی یعنی همه عبارت
 ظلم و قطع رحم را از آن صحیفه خورد و برد ساخته و نام خدا و نام مصطفی را هیچ
 و سالم نگذاشته پس حضرت ابوطالب آنرا تصدیق نمود بدل و جان گفت
 که ای حبیب الرحمن بر حق ست هر خدای رب الانام و گواهی میدهم
 که تو راست میگوئی در هر کلام بعد از آن حضرت ابوطالب بایاران
 از شعب بیرون آمدند و در محجر که مجمع روسائے قریش بود نور خود را نشان

چون حضرت ابوطالب را کفار پریشان کرد و دیدند بسیار تعظیم و تکریم و احترام
و تعظیم نمودند بر نعم و و بهم اینکه از حفظ و حمایت رسول کریم علیه الصلوٰۃ و التسلیم
بسیار تنگ شده تشریف آورده اند حضرت ابوطالب فرمود که اکنون عہد نامہ
را کہ در باب عداوت مانوشته اید مصلحت متعلق باینست کہ آنرا پیش
مایا بر ابو جہل ازین سخن بسامسو و گردیدہ و زعم حصول مقصد خویش
در دل و زبیرہ فوراً آن عہد نامہ را از کعبہ گرفتند و پیش حضرت ابوطالب
آوردند پس حضرت ابوطالب فرمودند کہ این صحیفہ بچنان بہر مائی
شما مسدود گفتند نعم مقتدرای مسعود حضرت ابوطالب این چنین
آشکار نمود کہ محمد مصطفی علیہ الصلوٰۃ و التنازل آگاہ فرمود کہ حق تعالی
ارضہ را برین صحیفہ گماشته تا ہر چہ تعبیر جو و قطع رحم و دران مثبت بود
آنرا خورده و محو ساختہ و نام خدا و محمد مصطفی صحیح و سالم باقی گذاشتہ پس
اگر درین اخبار معاذ اللہ کذب شود آشکار تسلیم کنم شما را محمد مختار تا ہر
باو کنیہ شما را سزاوار و اگر درین اخبار اوراست گفتار پس شما از مضمون
صحیفہ دل آزار در گذریدے و سوائی جفا کار و با عداوت بکنید
زینہار کہ محمد بر حق رسول پروردگار پس ہلکان این سخن را پسندیدند
و داد انصاف بلا اعتساف را برگزیدند و چون آن صحیفہ را بکشتادند
لا ریب بچنان یافتند کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ
و آلہ الطاہرین اخبار فرمودہ کہ سوائی نام خدا و مصطفی ہمہ تعبیر جو و جفا
ارضہ محو نمودہ پس بہر معاندین شرمسار شدند و از خجالت سر ہا و پیشان بکشدند

و با وجود این ابو جہل لعین و تابعان او ہمین لجاج کردند کہ ہرگز ہرگز نقص
عہد نامہ نکنند انکاہ حضرت ابوطالب بایاران خویش ارباب و فاق
و دور اندیش در میان استار کعبہ درآمد و ہر معاندین سید المرسلین
بسا نفرین کردند اللہم انصرنا علی من ظلمنا و قطع من قطع احامنا
و اشکل ما یحرم علینا و بسوی شعب خویش باز گشتند و آن جماعت
قریش کہ در نقیص عہد نامہ سعی داشتند بر ابو جہل و تابعانش غالب آمدند
و صحیفہ را پارہ پارہ کردہ سلاح پوشیدند و بدر شعب آمدہ محصور انرا برین
آوردند تا ہمہ در منازل خویش قرار گرفتند و مخالفان ہیچہ مقاومت
نہ توانستند و در سال دہم از نبوت بدین امر ظفر یاب شدند و ورین
سنہ حضرت ابوطالب از دنیا انتقال نمودند و ایشان بعم ہشتاد و ہفت
سالہ بودند در مواہب لدنیہ از ہشام بن السائب رضی اللہ عنہ آورده
کہ حضرت ابوطالب قریب وقت وفات وجوہ قریش و اکابر ایشان را
نزد خود جمع کردہ اینچنین وصیت فرمود کہ اے معشر قریش شما برگزیدہ
خدا مید از میان خلق وی و من وصیت میکنم شما را بخیر کہ محمد سیدین
و صدیق ست در قریش و قبائل عرب و تحقیق آورد ہریر کہ مقبول دلہا
بصدراست و عدم قرار زبانا ہست از روی ترس طامت و اللہ می بینم
بسوی فقرائی عرب و بادید نشینان و ضعیفان و مسکینان کہ اجابت
میکند دعوت اورا بہ تصدیق بختان و بزرگ میدارند فرمان اورا با صدق
دل و جان و گشتند سر ہائی اکابر قریش نگونسار و خراب گشتہ سرائی ایشان

دیرین دیار و آن فقر و ضعیفان و سائین گشتند از باب ایشان از بسکہ معظمین
و اینہا بسوی ایشان محتاج ترین و گشتند ایشان نزد وی مقربین و اینہا
از وی بے نصیب و دور ترین و گشتند ایشان در دوستی وی مخلصین
و در طاعت و انقیاد وی بادل صاف و الہین لے معشر قریش و دوستان
وی باشند و فرمودہ اورا حمایت کنید و اندکے متابعت او نکند مگر کہ راوشہ
یابد و بیچ کیے سیرت او نگیرد مگر کہ نیک بخت باشد و ہمہ کار او بسا مان
ہوید اگر دو و اگر نفس مراد تے دست دہد و اجل مرا تاخیری روی نماید البتہ
حادثات را از وی باز دارم و واقعات را از وی دفع کنم این وصیت فرمود
و رخت اقامت ازین عالم بر بود و آئے محبت رسول کریم پرے عاشق
صادق صمیم و علیہ طیب الصلوٰۃ و التسلیم و علی آلہ و اصحابہ ذوی القلب
التسلیم و تحمید سطور اور تقریر مذکور سے از بسکہ آشکار ہے و منصف غیر متعسف
کے نزدیک اظہر من الشمس علی نصف النہار ہے کہ تصدیق جناب باصداق
جان حضرت ابوطالب متحقق بلا انکار ہے و فقط ظہار اقرار عم سید مختار
بین قیل و قال اولی الابصار ہے و لاریب حضرت ابوطالب بتون بت
پرستون سوز ہزار تھے و شراب حب و حید حضرت حبیب فرید سے دائم شرار
تھے و اوس شیخ جمال محبوب ذوالجلال پر فدا پروانہ وار تھے و ذات محمد مبین
اپنی ذات سے فانی لیل و نہار تھے و صفات احمدی میں اپنی صفات سے
محبوبہ اطوار تھے و اوکے نزدیک سوا اوس یگانہ کے ہمہ یگانہ و بخیر تھے
عشق حبیب خوش نصیب اوسی طبیب کے وہ بیمار تھے و عشق حبیب میں

وہ اریب ہر زمان سگہائے ملامت سے بردبار تھے لیکن ہر ملامت میں صد
کرامت سے خط بردار تھے شد در ما فاد فی الفارسی و آجاد شعر

عاشقانہ ہر زمان سنگ ملامت سید	لیکن اندر ہر ملامت صد کرامت سید
نہ خج عیال و اطفال میں وہ جان نثار تھے نہ ننگ و ناموس و فائمان	
کے وہ طلبگار تھے عشق جانان میں جان و جہان سے دست بردار تھے	
رضا جوئی خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام میں دائم شکار تھے شعر	

آنکس کہ ترا جوید و جان را چہ کند	فرزند و عیال و خانما را چہ کند
دیوانہ گنی ہر دو جہانش بخشی	دیوانہ تو ہر جہان را چہ کند

يقول المؤلف المسكين ان الله رحيم المحبين ان رسوخية المحبة في الجنان
وتقوية المودة والايقان تحصل بقدر قوة العرفان واستحضار الاوصاف
بالاعان لان المعرفة كالبدن والمحبة كالشجر والاتباع كالثمر وانما الاثمار تبتغى
فابوطالب على وفق رسوخيته في العرفان وقوة فكره في اوصاف سيد الانس
والجان بذل في حب هذا النبي الاسنى سراسر الاسماء الحسنی تاج روس
الانبیاء سراج نفوس الاصفیاء كثر مراد الرسل العظماء مركز و داد اهل الارض
والسما حبیب الله علی الاطلاق طبیب ذنوب خلایق الخلاق علیہ زک الصلوٰۃ
والتسلیم و علی آلہ و اصحابہ ذوی القلب السلیم ماله و ماله من الاشباح
وروحه بالافراح بغیر القعب والاتراح فالله الفتاح اغناء عن المفتاح
و ابعث عن المصباح لظفرة بالمفتوح والا صباح ففاز بحضرة اقترابه
وسق من صفوة شراہ فقام وطرب وبالاعداء قد حرب و عمر ما قد حرب

فَهُوَ مُقَدِّدٌ صَدَقِ طَاشٍ : وَعِنْدَ مَلِكٍ مُقَدِّدٍ رِغَاشٍ لَسَانُهُ لِحَالِي كَانَ يَتَرَمَّ بِهَذَا الْقَوْلِ

حَنَانِيكَ بِرِفْقٍ وَمَهْلًا عَلَى صَدْرِي	فَحُبُّكَ أَفْنَانِي وَأَقْعَدَنِي صَبْرِي
أَقُولُ وَقَدْ جَلَّ لِقَالُ عَنِ الْقَدَرِ	بَدَلِي وَجْهٌ مِنْكَ فِي حَالَةِ الشُّكْرِ

فَأَنْكَرْتُ مَا يَبْدُو مِنَ الشُّكْرِ الْبَدْرِ

جَمَالَكَ قَدَّادِي الْقُلُوبِ فَرَاغَهَا	عُدَّةَ اشْرَاهَا فِي الْوُجُودِ وَبَاعَهَا
أَقُولُ وَأُذِّنِي لَا تَمَلْ سَمَاعَهَا	لَقَدْ أَنْكَرْتُ نَفْسِي عَلَيْكَ طَبَاعَهَا

فَمَا أَنَا مِمَّنِي تَحَيَّرْتُ فِي أَمْرِي

عَذَابُكَ عَذَابٌ فِي الْقُلُوبِ يَكْثُلُهُ	يَهْوُونَ عَلَيْنَا فِي هَوَاكَ أَحْتَالُهُ
وَوَجْهٌ سَبَانَا حُسْنُهُ وَكَمَالُهُ	فَأَسْكُرْنَا مِنْ غَيْرِ حِمَامَتِهِ جَمَالُهُ

فَلِلَّهِ مِنْ سُكْرِ عَلَيْكَ بِلاَ حَمَرٍ

وَجَدْنَا بِجَمَالِ الْوَجْدِ ذِيكَ خَفِيفَةً	كَمَا صَارَ مِنْكَ الْكِبْرُ فِينَا خَلِيفَةً
وَقَوِيَّتْ أَسْرَارِي وَكَانَتْ ضَعِيفَةً	تَقِيْمُ حَدُّو دُنِي سَكَارَى لَطِيفَةً

وَتَضَرَّبُ حَدَّ الْقَتْلِ فِي السِّرِّ وَالْجَمْرِ

شَرَابٌ بِأَنْوَاهِ الْخَوَاطِرِ قَدْ جَلَا	وَكَأْسٌ شَرِبْنَاهُ وَلَكِنَّهُ مَلَا
وَقَلْبٌ مِمَّنْ نَهَوَاهُ فِي اللَّيْلِ قَدْ جَلَا	فَحَاسِنُهُ بِالْوَهْوِ فِي مَعْلَى الْعَلَا

فِيَا خُذْ مِنْ قَلْبِي الْقِصَاصَ لَا يَدْرِي

اسے محبوبان صادقین کے معتقدانِ راسخین جو کچھ قضیہ مسطورہ اور قصہ مذکورہ میں شائد ظاہر ہو اور مصائب صورتیہ نے حسب اقتضائے حکمت الہیہ اور موافق ارادت ازلیہ جناب رحمۃ اللعالمین اور حضرات صحابہ عظمین

اور عجم جناب شفیع المذنبین اور اسی طور اہل بیت و آل طاہرین اور حضرت اولیائے متقین اور سائر حضرات انبیاء و مرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم علی نبینا وعلیہم اجمعین پر عالم ناسوت و ملکوت میں ظہور پایا اور بقضائے عالم سباب اور خاصہ و صاحب ذی شعور کے مشاہدہ میں آیا تو وہ سب نزول اہل بصائر امر اختیار ہی ہے نہ اہل سرائر کے نزدیک وہ کارِ خطر ارسی واللہ وہ دیدہ و دانستہ رضا بر قضا ہے بقضائے ربانی رضائے صمدانی پر تسلیم و رضا ہے جو ظاہر میں جور و جفا ہے وہ اونکے نزدیک عدل و وفا اونکے حال و قال سے یہی آشکار ہے ہر اونکی زبان خوش عنوان سے یہی ترنم لیل و نہار ہے شعر

مشتاق تو ام باہمہ جور می جفائی	محبوب منی باہمہ جرمی و خطائی
صاحب نظر ان لاف محبت نہ پسند	وانکہ سپر انداختن از تیر بلائی
بیدار تو عدست جفا نے تو کرامت	دشنام تو خوش تر کہ ز بیگانہ دعائے

کیونکہ فانی ذات و صفات اور کمال مقام ہو بقائے صفات و ذات اور کمال مرام ہے ہر اقوال و افعال سے وہ فانی ہیں ہر اوسکے افعال و اقوال میں وہ جاودانی ہیں یہی اور کمال و در زبان ہو یہی در دامن کمال

اللَّهُ قُلُّ وَذِي الْوُجُودِ وَمَا حَوَى	إِنْ كُنْتُ مُرْتَادًا بِلَوْعِ كَمَالِي
فَأَكْفُلُ دُونَ اللَّهِ إِنْ حَقَّقْتَهُ	عَدُّ عَلَى التَّفْصِيلِ وَالْإِجَالِ
فَالْعَارِفُونَ قَنُوبًا زَلَّ شَهْدُهُ	شَيْئًا سِوَى الْمُنْكَرِ الْمُتَعَالِ
وَلَا وَسْوَءَهُ عَلَى الْحَقِيقَةِ هَالِكًا	فِي الْحَالِ وَالْمَاضِي وَالْمُسْتَقْبَالِ

ہر ایک رنگ میں وہی بے رنگ او کے رنگ میں سما یا ہو : اوسے
بے رنگ کے رنگ میں یہ رنگ او کے رنگ میں آیا ہو : مَارَآئِیْتُ
شَيْئًا إِلَّا وَرَأَيْتُ اللَّهَ فِيهِ كَاجُلُوهُ وَكَهَلَايَا هِيَ : اوسے نے شراب آیتنا
تو لو فتم و جہ اللہ کا جام پلایا ہے : وحدۃ الوجود نے عالم شہود میں
سرود آئست بریکو سے یہی تر تم سنایا ہے : شعر -

من ندیدم در میان کوئے او | در و دیوار الاروئے او

وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ سے وہ ہمیشہ مست ہیں : نیتیں لاکھار و کائنات
إِلَّا اللَّهُ سے دائم ہست ہیں : ہر فعل میں اوسے فاعل حقیقی کے وہ نظارین
ہر عسر و عسر میں رضائے مولا کے طلبگار ہیں : نسبت اغیار سے بیزار
اوسے یار کے سب کار خوش طوار ہیں : شعر -

من از بیگانگان ہرگز نہ نام | کہ با من ہر چہ کہ و آن آشکار

اخوانی اہل لوحۃ الذاتیہ عند ذوی القرچۃ الذکیۃ لایفرقون بیز الفہر
واللطف و بین الرق و العنف و الشدة و الرخاء و العظیۃ و البلاء بل تستقر
محبتہم بالاضداد و تستمر مودتہم بالاتحاد و ینشدلسا نھم الحان ہذا بیا نھم

ہوای لہ فرض تعطف آم جفا | و مشربہ عذاب تکدر ام صفا
و کلت الی المحبوب امر و کلت | فان شاء اخیانی وان شاء انفا

قال لما فظنم المساک سیدی احمد بن المبارک معریا الی شیخہ قطب العارفین
مرکز دائرۃ قرب الواصلین سیدنا عبد العزیز فی کتابہ الابریز قدس اللہ
اسرارہم و افاض علینا انوارہم ان نبینا صلے اللہ علیہ وسلم یختص بالادمیۃ

التي ليس فوقها في الخارج مزيد عليها واما غيره عليه الصلوة والسلام فانها تميز
فيه على درجة من الكمال لا على اعلی الدرجات وكذلك سائر الانوار المستنة
من السبعة التي اشير اليها بالاحرف السبعة وهي حرف الادمية و حرف لروحا
و حرف النبوة و حرف الرسالة و حرف العلم و حرف القبض و حرف لبسط فانه
صلی اللہ علیہ وسلم قد بلغ فيها كلها غاية الغاية و نهاية النهاية بحيث ليس
لاحد من الانبياء الكرام و الرسل العظام على نبينا و عليهم الصلوة والسلام مبلغ
الوصول و مطمع الحصول لانهم الفرع من هذا الاصل الاصل مستفيضون
تحت ظله الطليل و حصلت له عليه الصلوة والسلام تلك الاحرف مع سائر النعم
بالاكرام حين كان الحبيب مع الحبيب و لا ثالث في المشهد و المغيب لانه اقل
المخلوقات عليه الصلوة و التسليمات فهناك سقيت روحه الكريمية السنية تلك
الانوار القدسية بحيث صارت به اصلا لكل ملتس و مادة مفیضة لكل
مقتبس فلما دخلت روحه الباهرة في ذاته الطاهرة سكنت فيها سكنى المحبة
و الرضا و القبول و الوصول و الوفا فجعلت تدهايا سرارها و تمنحها بمعارفها و انوارها
و كانت الذات العالیة تترقی شيئا فشيئا على المعارج الغالیة من لدن صغره
الی ان بلغ اربعین سنه : یحفظ من لایاخذہ نوم و لاسنہ : فزال لسراج الدش
بین الذات و الروح القدسیہ و انھی الحجاب الذی بینہما بالکلیۃ فحصلت
الشاهدة المطلقة لسید الاکوان حتی صار ینشاهد كشاهدة العیان بان اللہ
جل جلالہ و علی لعالمین عم نوالہ هو المحرك بجميع المخلوقات و ناقضهم من حیز
الی حیز فی السكون و الحركات و الخلائق بمنزلة الظروف و اوای الفخا و الاملاء

انفسها من المنافع والافعال فارسله الله الى البرية وهو على تلك المشاهدة الحلية
والخلافة في عينه السموية صور فارغة وذوات خالية فلا يرى الفعل منهم
حتى يدعو عليهم فيها كواقصارت دعوتهم رحمة على رحمة وهذا اية نعمة على نعمة
تظهر مصداق ما قال الله في كتابه المبين وما ارسلناك الا رحمة للعالمين
وما قال سيد المرسلين انما انا رحمة مهداة للاولين والآخرين صلى الله وسلم
عليه وآله الطاهرين هذا اية من اهدته اليها الصادقون ولا يدرك غايتها
الاولون والآخرون وانكلى عن ادراكها بالجن معترفون شعر

وَمِنْ رُسُلِ اللَّهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
هَذَا النَّبِيُّ الْأَمِينُ هُوَ الَّذِي
كَفَرْنَا بِهِ نَجِثَ كُفْرًا مَجِيدًا
دَعْوَانَهُ مَرْفُوعَةً
لَا شَيْءَ أَنْجِبَ مِنْ دُونِهِ وَهُوَ
أَمْسِكْ بِحَبْلِ خَيْرِ الْوَرَى
وَلَا تَحْبِثْ لِعَايَةٍ فِي رَفْعَةٍ

قال سيدي عبد الوهاب الشعراني قدس سره التوراني ان الامام العباس
سيدنا زين العابدين رضي الله عنه لما كان في السجن ودخل عليه بعض
الاحبة وراى اخو يد في رقبته فحن وكرب عليه فقال له الامام يا اخي ان
ان هذا يكرهني ويجزني ثم مسك الخدي من رقبته وقتته تقطعت مثل الخيط
ثم مسكه ثانيا ورجعه فما كان ودفعه في رقبته وقال والله ما عهد الا سيدي

للقضاء انتهى ومن ثم كان الامام الحسين رضى الله عنه في الدارين بياداً من
باطنه لتنفيذ القضاء راضياً مرضياً بتلقى البلاء طرباً وفرحاً لا تنقل ولا يلقاء
ونيل الوصال بالمشاهدة واللقاء وان كان سببه مبايعة اهل الكوفة بين الولاء
ولمذا قال عليه الصلوة والسلام وعلى آله واصحابه البررة الكرام ان الله
تعالى ادخر البلاء لاجابه كما ادخر الشهادة لاوليائه هذا المختص في النجات
النبوية وغيره من الزبائر لدينيته قال في لابريران الولي يقدر على اهلاك
الكفرة في آية واحدة ومع ذلك اذا حضر المعركة يحرم عليه ان يتصرف فيهم
بشيء من تلك القدرة اقتداء بالنبي صلى الله عليه وسلم انتهى ملخصاً

اسے محبت سعادت شعار بہ فعل پروردگار سر اسر پہ شہسوار ہوتے اور
یہ ہر نزد وی الانکار منصفانِ اختیار خوب آشکار ہوتے پس قضیہ عہد
کفار پر اشرار جو کہ مذکور ہے : اور اوں کا جو رجحان حضرت سید مختار پر
مستور ہے : تو اوس میں فواید و اسرار از بسکہ بسیار ہیں : اور عوائد سدا
آطوار بے شمار ہیں : حضراتِ اولی الالبصار اونے خوب خبردار ہیں :
اور منکرانِ حماقت شعار اونے محرومین و اغیار ہیں : شانِ سید المرسلین
میں ہر طور وہ متاد ہیں : میں : برہانِ خاتم النبیین میں وایم میہ تر عزیز
میں : فی ایہا الغافل کیف لغادی حبیب خالق النار و النور : ام کیف تحارب
من یعلم خائفة الاعین و ما تخفی الصدور : اعاذنا اللہ من ذلک الالہنا و اولوہ

بجاء معاذنا و ملاذنا فی یومنا هذا و یوم النشور

فَإِمَّا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ لَئِيْلٌ	وَعَيْنُ اللَّهِ شَهِدَةٌ تَرَاهُ
أَمْ تَحْتَسِبُ مِنَ اللَّهِ أَنْ يُطْرَدَ	وَتُؤْذَى مُصْطَفَاً مُجْتَبَاً
تَبَارَكُ رَبُّ الْعَالَمِينَ وَفِيكَ مَوَلَى	وَتَحْسِبُ أَنَّ رَبَّكَ لَا يَرَاهُ
قَوِيٍّ الْعَبْدُ مِنْ أَيْدِي أَعْدَائِهِ	وَيَأْتِيهِ أَوَّلُ السَّوْلِ وَقَدْ نَفَاهُ
فَيَنْدَمُ حَسْرَةً مِنْ بَعْدِ فَوْتِهِ	وَيَسْئَلُ حَيْثُ لَا يَجْزِي بَكَاهُ
يَعُصُّ يَدَيْهِ مِنْ أَسْفَى وَحَرْهٍ	وَيَنْدَمُ حَسْرَةً مَا قَدْ عَرَاهُ
خَفِيَ مِنْ وَرَثَتِهِ أَيْدِيَهُ وَحَاذِلُ	هَجُومِ الْمَوْتِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَرَاهُ
وَيَكَادِرُ بِالْمَتَابِ وَأَنْتَ حَيٌّ	لَعَلَّكَ أَنْ تَنَالَ بِهِ رِضَاهُ
وَلَكِنْ بِالْمُصْطَفَى مَحْبُوبِ رَبِّ	رَسُولٌ قَدْ جَاءَهُ وَاجْتَبَاهُ
عَلَيْهِ صُكُوتُ رَبِّ الْخَلْقِ طَرَاهُ	سَلَامٌ عَطَّرَ الدُّنْيَا شِدَاهُ

روِ شَبَہَاتِ مُنْکَرِیْنَ وَرَبَّارَہُ حَضْرَتِ عَمِّ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّم عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ

شبہ اول آنکہ چون حضرت ابوطالب وفات یافت حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نزد رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم آمد و گفت کہ ان عمک الفضل قد مات پس آنحضرت بگریستند و فرمودند کہ غسل دہ او را و تجہیز و تکفین وی بجا آر گفت یا رسول اللہ انہ مات مشرکاً پس فرمود اذہب فوارہ غفر اللہ لہ و جہنہ و آنحضرت ہمراہ جنازہ ابوطالب می رفتند و گریہ و زاری

بسیار می نمودند و میفرمودند کہ ای عم من شر اطمعہ رحم بجا آوردی و در حق من هیچ تقصیری نکردی خدا تعالی ترا جزائی خیر داد و بدہ المخص من فی مدارج السالکین و روضۃ الاحباب و مدارج النبوة و غیرہا من زہرا ولی الالباب پس یہ قول علی مرتضیٰ کہ انہ مات مشرکاً جو بالا نگار ہے تو اسے کفر حضرت ابوطالب کا آشکار ہے یا اگر عزیز پر تمیز اسکا جواب با صواب یہ ہے عند اولی الالباب کہ اس کفر سے تصدیق جنان میں کچھ نقصان نہیں آپ کے ایمان عند جن میں کچھ زیان نہیں اور یہ جواب اوسی قول سے بچند وجوہ آشکار ہے جو حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ سے نگار ہے یا زانجلہ یہ کہ جناب شفیع الرسل والائم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسب تصدیق غسل تجہیز و تکفین شرعی کا حکم فرمایا اور حضرت علی مرتضیٰ نے عدم اظہار اقرار پر اجرائے احکام شرعیہ کو ممنوع ٹھہرایا پس رسول مقبول نے قول علی مرتضیٰ کو قبول کیا یا اور عدم اجرائے احکام شرعیہ کا حکم دیا جیسا کہ اذہب فوارہ مذکور ہے یہ کہ تقدیم حکم ظاہر شرع ضرور ہے و وجہ دوسری یہ کہ دعا و جناب حبیب رب الارباب جو مذکور ہے یہ کہ غفر اللہ لہ و رحمہ بعد اوس حکم کے بالا مسطور ہے یہ تو بغیر تصدیق جنان اوس دعا کا ظہور سید انس و جان محظور ہے یہ کیونکہ یہ ہر اظہار من الشمس نزدیشعور ہے یہ کہ اہل کفر نہ لائق مغفرت پروردگار ہے یا بدالابد بالاعتماد وہ منرا ورنار ہے یہ کہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ فرمان کر دگار ہے یا اور خاتم الانبیاء کے لیے جو از استغفار نہ کفار کے حق میں قبل منع پروردگار ایک زعم باطل ہے

عند اولي الابصار فيكون محال ان شرعية من غير كفاية بغير توحيد
وتصديق انبياء كبار في اور خداس طلب محال شان نبوت كنهين
سزاوار چه جائيكه طلب كرس او سكو جناب سيد محمد صلى الله وسلم عليه
والله الاطهار فيكونه اوس طلب او كنه لينة اثبات جمل هو آشكار به كه و عقاير
ضرورت من ماهر نه تھے زینہار یہ معاذ اللہ شان خدا سے نہ تھے وہ جبردار یہ
حال انکہ جمہالت و ضلالت سے وہ دائم معصوم ہیں بعد اقتدار یہ قال
في الشفاء وغيره من زبر الكلام ان الانبياء عليهم الصلوة والثناء معصومون
قبل النبوة من الجهل بالله وصفاته والتشكك في شئ من ذلك وقد تعاضدت
الاخبار والآثار بتزنيهم عن هذه المقيصة منذ ولدوا ونشأ تهم على التوحيد
والايمان ومعرفة الاسرار واشراق الانوار ولطائف السعادة وشرائط السيادة
ومستند هذا الباب النقل ثم قال وقد استبان لك مما قرنا ما هو حق من
عصمته صلى الله عليه وسلم عن الجهل بالله وصفاته وكونه على حالة تناقل لعلم
بشئ من ذلك كله بعد النبوة عقلاً واجماعاً وقبلها سمعاً ونقلًا وبشئ مما قره
من امور الشرع قطعاً وتنزيهه عن الكجائر اجماعاً وعن الصفاة تحقيقاً وجمهور
الفقهاء على ذلك من اصحاب الامام ابي حنيفة ومالك والشافعي رضي الله عنهم
انتهى ملخصاً قال في الفتوحات المكية وغيره من الزبر الدينية ان القرآن حصل
عند النبي صلى الله عليه وسلم قبل نزول جبريل عليه السلام به جملاً غير
مفصل الايات والسور فلما كان النبي صلى الله عليه وسلم يعجل به حين كان
جبريل ينزل عليه صلى الله عليه وسلم بالقران فقبل له لا تعجل بالقران الذي

عند ذلك فلقية جبريل على الامة قبل ان يقضى اليك وحيه فلا يفهمه احد منك
لعدم تفصيله والتفصيل هو الفرقان وقل ريت زدي علماً تفصيل ما اجملت
في من معان التوحيد والاحكام لازدي احكاماً كما توهمه بعضهم فقد كان النبي
صلى الله عليه وسلم يقول اتركوني ما تركتكم انتهى قال في روح البيان وغيره من
زبر اهل التفقان ان الحق عرف نبينا عليه الصلوة والسلام وعلى آله واصحابه بالبرق
الكرام بان القرآن وان اخذته عن من حيث معناه بلا واسطة فان انزلنا
اياه مرة اخرى من جهة الواسطة يتضمن فوائد زائدة منها افهام المخاطبين
به لان الخلق المخاطبين بالقران حكم ارتباطهم بالحق انما هو من جهة سلسلة الترتيب
والوسائط كما هو الظاهر بالنسبة الى اكثرهم فلا يفهمون عن الله الا من تلك الجهة
ومنها معرفتك اكشاء تلك المعاني العبارة الكاملة وتستجلى في مظاهرها من
الحروف والكلمات فتخرج بين كماله الباطنة والظاهرة فتجلى بهار وحياتك
وجسمانيتك ثم يتعدى الامر منك الى امتك فياخذ كل منهم حصته منه علماً
وعلاً انتهى قال الحافظ ابن المبارك في الابرين معرباً الى قطب الواصلين سيد
عبد العزيز قدس الله اسرارهما وافاض علينا انوارهما ان القرآن العظيم انزل
في مفاه علم الاولين والآخرين لوفيه القرآن بالمعنى الحقيقي لعلو طاهرها للقران
وباطنه وعلم من باطنه ما كانت الارواح عليه قبل دخولها في الاشباح وما سكن
بعد المفارقة وعلم منه كيف يستخرج سائر العلوم من القرآن بها تدرك علوم الخلق
من امس السموات والارضين وكيف تؤخذ هذه الشريعة بكامعة بل جميع
النشأة الماضية وجميع ما اشترنا اليه في اجزاء العلوم السابقة من معرفة العواقب

والعلوم المتعلقة بأحوال الثقلين ومعرفة سائر اللغات وغير ذلك مما ذكرناه وما لم نذكره وكل ذلك قطرة من البحر الذي في باطنه صلى الله عليه وسلم فلو فهم القرآن بهذا الطريق يظهر عند ذلك ما تدبش منه العقول وتطيش عند سماعه ويتحقق انه لو اجتمع اهل السموات والارض على ان ياتوا بسطر واحد من القرآن الشريف لما قدروا عليه فبحمان من خص نبينا صلى الله عليه وسلم بالاسرار التي لا تكيف ولا تطاق وايضا قال فيه وقد انزل هذا القرآن على سبعة احرف منها حرف للعلم ونور هذا الحرف ينفي الجهل عن صاحب بصيرة به عارفا حتى لو فرض شخص خلق في شاطئ جبل ولم يخالط احدا وترك هناك كبر ثم جئني به الى المدينة وقد امد الله بنور هذا الحرف فانه لا يقدرا ان يتكلم معه من تعاطى العلم طول عمره في باب من الابواب فكيف علم النبي صلى الله عليه وسلم انتهى ومن ثم قال الله فاطر الارض والسماء ولا يحيطون بشئ من علمه الا بما شاء

فَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ أَعْظَمُ كَارِئٍ	وَأَنْتَ لِكُلِّ خَلْقٍ بِالحَقِّ مُرْسَلٌ
عَلَيْكَ مَدَارُ كُلِّ إِذْ أَنْتَ قُطْبُهُ	وَأَنْتَ مَنَارُ الحَقِّ تَعْلُو وَتَعْدِلُ
فَوَادِكَ بَيْتُ اللَّهِ دَارُ عُلُومِهِ	وَبَابٌ عَلَيْهِ مِنْهُ الحَقُّ يَدْخُلُ
يَكْرُمُ عِلْمُ اللَّهِ مِنْهُ تَخَرَّتْ	فَقِي كُلِّ حَيٍّ مِنْهُ اللَّهُ مِنْهُلٌ
مَحْتٌ بِفَيْضِ لَفْظِهِ كُلُّ فَيْضٍ	فَكُلُّ لَهْ فَضْلٍ بِهِ مِنْكَ يَفْضُلُ
تَجَلَّتْ جَلَّ اللَّهُ فِي وَجْهِهِ أَدَمٌ	فَمَجْدُ لَهْ أَمْلَأُكَ حَيْرٌ تَوَسَّلُوا
فِي أَمْدَادِهِ نَقْطَةُ حُطَمٍ	وَيَا ذُرَّةَ الْإِطْلَاقِ أَنْ تَشْكُلُ
مَحَالٌ يَحُولُ لِقَلْبِكَ ذَاتِي	وَحَقِّكَ لَا أَسْأَلُ وَلَا أَسْأَلُ

عَلَيْكَ صَلَوةُ اللَّهِ مِنْهُ تَوَاصَلَتْ	صَلَاةُ ابْصَالٍ عَنْكَ لَا تَنْتَهَلُ
---	--

لَبَّ بَابُ فِي هَذَا الْبَابِ يَرَى كَيْسَ مَحْبُوحٍ مَحْبُوحٌ هُوَ عِنْدَ أُولَى الْإِبْصَارِ يَكُونُ لَهُ هُوَ هَمَّةٌ حَضَرَاتِ أَنْبِيَاءِ كِبَارٍ بِإِيْمَانٍ وَاحْسَانٍ وَمَعْرِفَةِ اسْمَارٍ بِمَعصومين جهالت سے در ذات و صفات کردگار به خصوصاً جناب سالت آب شفیع روز شمار که قبل تولد ما هر بین به تعلیم پروردگار به همه احوال اولین و آخرین سے جمیع اطوار به معلم اهل سموات و ارضین بین به همه علوم و اخبار به ما هر جمیع علوم قرآن پر اسرار به قبل نزول جبریل علیه السلام بفرقان پر انوار به به قرآن ایک قطره ہو پیش دریا سے علوم سید مختار طاعت الہی میں جناب سید الابرار به نہ محتاج نزول جبریل بفرمان خالق نور و نار به آپ کے وجود پر جو د سے بغیر امر آشکار به صادر ہوتے بہ افعال و اقوال حسب رضا سے پروردگار به او کے علم سے مخفی نہیں آسمان و زمین میں کوئی کار به ماکان و ماسیکون سے لاریب وہ خبر دار به تو کیونکر بغیر تصدیق عم رفیق نامدار به او کے لئے خدا سے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم کرین استغفار به واللہ وہ متغفار بغیر تصدیق جنان ممکن نہیں زمیندار به او چونکہ ذات سید الکائنات ذوالجہتین ہے بالبینات به نظر الوہیت و عبودیت ربوبیت و مربوبیت ہر با جمیع صفات به توثبوت تصدیق جنان اور عدم اقرار لسان ہر دو پر اپنے حکم مرتب فرمایا به ہر ایک مقام نے اپنا مرام حسب ظاہر و باطن لا کلام کا حقہ پایا به ہی اپنی ذات کے سزاوار ہے به ہی عین عدالت آشکار ہے به ہر ایک اہل حق

ابن حق سے واصل ہے فیض خالق و خالق ہر ایک حاصل ہو گیا کیونکہ وہ ذات ستفیض اول و فیض ثانی ہے فیض نور قدیم ذات ربانی ہو
قال العلامة داود بن محمود قدس سرہ المسعودی شرح فصول الحکم
ولما كانت حقيقته الانسانية مشتملة على الجهتين الالهية والعبودية فلا يصح
لها الربوبية المطلقة اصالة بل تبعية وهي الخلافة فلها الاحياء والامانة والطف
والقهر والرضاء والسخط وجميع الصفات لتصرف في العوالم وفي نفسها وبشرتها
ايضالا بها من العوالم وبكاؤه عليه الصلوة والسلام وضيقة صدره في بعض
الامور لانها في ما ذكرناه من بعض مقتضيات ذاته وصفاته ولا يغرب
عن عمله مثقال ذرة في الارض ولا في السماء من حيث مرتبته والكان يعول
انتم اعلم بامور دنياكم من حيث بشرية انتهي

زیر عز وعلوئے منتہائے اوج انسانی	نبی شریعہ مبیط تزیل فرقانی
امیر عالم امری شہ معورہ خلقی	ادیب علوی و سغلی رسول انسی
ظہور کامل ذات صفات حضرت یزید	حبیب سید و محبوب فیصل انصاری
رحیمی رحمتہ للعالمین شافع خلقی	کریم اکرم الخلق سرایا فیض حمانی
درخشان آفتاب حسن محبوبی	چہ شمع صبح و زبر مش نامہ ماہ کنتی
شبستان جہان روشن ز نور ماہ ربوہ	ز تاب شعلہ روش کنڈ خوشید خسانی
کنند و یک نگہ واجب آئینہ دل	بیک چشمت انداز رخس زنگار اسکانی
حق اندر نشان تشبہ محمد نام خود خواند	محمد غیر حق نبود بکرم قول عرفانی
چہ سوت اودہ یارب خلق آن عظیم ایشان	کہ انی عبدہ گوید بجا قول سبحانی

نعم اندر دولت گریز کبر اش جاگیر و نہ مینی تا آب رسوئے پریشان و حیران
ای حاذق صنی و صے صادق و فی یہ فرمان خوش عنوان حبیب رب العباد
کہ حق سبحانہ و تعالیٰ شانہ ابوطالب را جزائی خیر داد و دعائے حصول خیر
بیش و قال ہو تصدیق حضرت ابوطالب پر دال ہو کیونکہ جمیع حسنات کفای
محبطہ ہیں نزد اولی الابصار لما قال الله في حق الكفار قهرام مقهورا: وَقَدْ مَنَّ
رَبِّيَ مَا تَعْلَمُونَ مِنْ عَمَلٍ جَعَلْنَاكَ هَبَاءً مَنْثُورًا: و لقوله سيد الانس و الجنان في حق
عبد الله بن جدعان لا ينفعه ما كان يصل الرحم و يطعم المساكين لانهم يلقون ما
رب اغفر لي خطيئة يوم الدين: پس حسنات کفار نہ لائق جزائے خیر زینہار نہ
دار آخرت میں نزد اولی الابصار: کیونکہ اہل کفر کو جزائی حسنات تاریب
و نیامین حاصل ہے بالبنیات قال في تفسير البقاعي والتخدير وغيرهما من زبر
النجاريان الكافر يوقف على ما عمله من خير على انه جوزي به في الدنيا وانها
احبط لبنائه على غير اساس الايمان فهو صورة بلا معنى ليستند ندمه ويقوي
حزنه واسفه والمومن يراه ليستند سروره به وفي جانب الشر يراه المومن ويعلم انه
قد غفر له في كل فرحة والكافر يراه فيشتد حزنه وترحه ولا يلزم من مجرد الروي
البحار ان كان في حق المومن وذلك من فضل الله تعالى على من يشاء من عباده پس
دعائے حضرت حبیب رب العباد کہ حق تعالیٰ ابوطالب را جزائے خیر داد
جو ادائے صلہ رحم و غیرہ میں مذکور ہے: کہ کمال شفقت حضرت ابوطالب
میں مسطور ہے: تصدیق جنان پر او سکی اساس ہو: یہ ہر اظہر من الشمس
بلا التباس ہے: محبت اہل انصاف کے لئے ایک حرف کافی و بسیار ہے:

اور مضل ال عتساف کے نزدیک ایک فتر غیر وافی و بیکار ہے : اللهم احفظنا
من خسران العلم والجهول : واعصمنا من خذلان اليوم الم هول : وبلغنا غاية المقصود
والمسئول : واخلع علينا خلع الجود والقبول : بحق حبیبك نبی الانبیاء والمرسلین
وجرمه محبیه وآله وصحابه الطاهرين وتعلم تفرده عند دل ارواحنا بهذا في كل
حين بسهر الليالي وارسل اللآلی والقلب الحزين شعرا

عَلَىٰ أَبْوَابِكُمْ عَبْدٌ ذَلِيلٌ	قَلِيلُ الصَّبْرِ نَاصِرَةٌ قَلِيلٌ
لَهُ أَسْفُ عَلَىٰ مَا كَانَ مِنْهُ	وَحَزَنٌ مِنْ صَدْدٍ مُّوْطِئٍ
يَمْدُ إِلَيْكُمْ كَفَّ افْتِقَارِ	وَدَمْعُ الْعَيْنِ مِنْ أَسْفٍ يَسِيلُ
يَرَى الْأَحْبَابَ قَدْ وَدَّ وَأَجْبَعَا	وَلَيْسَ لَهُ إِلَىٰ وَرْدٍ سَيِيلُ
وَكَيْفَ يَضَامُ جَارُكُمْ وَأَنْتُمْ	رُكْرَامٌ لَا يَضَامُ لَكُمْ تَزِيلُ
فَإِنْ يَرْضِيكُمْ طَرْدِي وَبُعْدِي	فَصَبْرِي فِي مَحَبَّتِكُمْ جَمِيلُ
وَحَقِّ وَلَا تَكُمُ وَشَدِيدِ شَوْقِي	سُكُونِي عَنْ هَوَاكُمْ مُسْتَحِيلُ
قَطَعْتُ بِحَبْلِكُمْ أَيَّامَ غَيْرِي	فَلَا أَسْلُو وَقَدْ بَقِيَ الْقَلِيلُ
مُحَدِّثِي الصَّبَا عَنْكُمْ حَدِيثًا	يَصْحُرُ بِشَرِّهِ الْجَسْمُ الْعَلِيلُ
فَأَشْكُرُ مِنْ شَذَاهَا حِينَ هَبَّتْ	وَأَنْظُرُ حِينَ أَمَلَتْ أَيْمِيلُ
وَتَرَوْنِي عَنْ شَفِيعِ الْخَلْقِ طَرًّا	حَدِيثًا فِيهِ لِمُضَيِّ دَلِيلُ
هُوَ الْخِتَارُ مِنْ كُلِّ الْبَرَايَا	هُوَ الْهَادِي لِشَيْرِ الْوَجِيلِ
عَلَيْهِمِنَ الْأَهْمِينَ كُلِّ وَقْتٍ	سَلَامٌ دَائِمًا أَبَدًا جَمِيلُ

و سرشارہ یکہ حدیث شریف میں آیا ہے : جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام

فرمایا ہے : جیسا کہ صحیح بخاری میں یہ حدیث مسطور ہے : بروایت حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما مذکور ہے کہ اہل النار عذاباً ابوطالب ^{منہ} شعل
بنخلین بنی منہا و ما غدا و تیسری حدیث میں اسطور ہے آشکار کہ لولا اننا لکان فی
الدرك الاسفل من النار : اور ایسا بھی حدیث شریف میں ہو گا کہ ہونی مخصوصاً
من النار پس اگر حضرت ابوطالب اہل تصدیق جنان میں : تو کیوں اسقدر
بتلائے عذاب نیران میں : عذاب عدم ظہار قرار : مثل عذاب ترک نماز
وروزہ ہے آشکار : کہ ما عن المحققین اولی الابصار : پس سقدر مزید عذاب نیران
منافیت تصدیق ہے بیگمان : تو اسکا جواب باصواب : یہ ہے عند اولی الالباب
کہ قال اللہ جل جلالہ و علی العالمین عمر نوالہ فی کتابہ قولاً کنیراً : یا نساء النبی
من یأت منکم بفاحشۃ مبینة یضاعف لہا العذاب ضعفین و کان ذلک
علی اللہ سیراً : قال فی التجدید والعرائس و روح البیان وغیرہا فی تفاسیر اہل ^{تفاسیر} لا
ان الذنب یعظم بعظم جائیہ و زیادۃ فحشہ تابعۃ لزیادۃ شرف المذنب والنعمة
فلما كانت الازواج المطہرة امہات المومنین و اشرف نساء العالمین کان لذنوب
منہن اقبہ علی تقدیر صدورہ و عقوبۃ الاقمہ اشد و اضعف اللہ در ما فاذا الشئ ^{واخا}

آئینہ عین لطف باشد بر عوام	قہر شد بر عشق کیشتان کرام
----------------------------	---------------------------

ومن ثم قالوا احسنات الابرار سیئات المقرین ولا یخفی علی اللیب الاریس ان الشوائب
والعقاب علی قدر نفاسۃ النفس و خستہا یزید و ینقص وان زیادۃ العقوبۃ علی
الجور من امارات الفضیلۃ کحد الحرو والعبد و تقلیل ذلک من امارات النقص
و ذلک لان اهل السعادة علی صنفین صنف منهم السعید والاخر الاسعد

فالسعيد من اهل الجنة الصوريّة والاسعد من اهل الجنة المعنوية فاذا صدرت
من السعيد طاعة فاعطى بها اجرا واحدا من الجنة وان صدرت منه معصية
فاعطى بها عذابا واحدا من النار واذا صدرت من الاسعد طاعة فاعطى بها اجرا
مترتين وذلك بان يزيد له بها درجة في الجنة الصوريّة ودرجة في الجنة المعنويّة
وهي قرية العنصرية وان صدرت منه معصية يضاعف له العذاب ضعفين
بنقص رجة من الجنة الصوريّة ومسلّم النار وينقص مرتبة من القرية ومسلّم
الم البعد فهو منتعل بعلين يغلق منها ما عه ومن هناك عاء السرى السقيط قد الله
سرة بلطف الاحباب اللهم ان كنت تعذب بنى بشى فلا تعذب بنى بذلك الحجاب شعر

وَمِنْ هَاجِرَةٌ دَاءٌ وَفِيهِ صَلَاحٌ
أَتَرَكْتُ مِنْ يَهُودِيٍّ مَعَهُ كَلِمَاتُ

وَتَمْنَعُ وَدَ الْوَصْلِ وَذَ الْوَصْلِ

فَلَوْ سَمِعْتَ اذْ نَاكَ فِي اللَّيْلِ اِنْتَبَيْ
حَنَانِيكَ فِي كَمْ ذَا مُجَرَّدٍ مَحْنِي

عَلَىٰ وَأَيْدِي الْوَارِدَاتِ صِفَا حُ

اَتَطْلُبُ مِنِّي فِي هَؤُلَاءِ نَسْرًا
وَفِي حُلُلٍ لِّقَرْبٍ يَمْشِي بَخْرًا
وَقَدْ نَالَ غَيْرِي مِنْكَ مَا يَخْتَارُ
وَأَرْكَ مَقْصُوصَ أَجْنَانٍ مَحْيَارًا

وَعِزِّي لَهُ عِنْدَ السَّمْعِ جَنَاحُ

وَحَسْبُكَ رِيعُ الصَّلَةِ مِنْ قَدِ عَمَّا	وَحَسْبُكَ رِيعُ الْبُخَاءِ قَدِ اسْتَفَى
فَإِنْ بَحْتُ فَأَعِزَّنِي فَقَدْ بَحِرَ الْجَمَّا	فَلَيْسَ لِمَنْ صَارَ فِي دَوْحِ الصَّمَا

إِذَا بَشَأْ هَذَا مِنْ يَحْيَىٰ جَنَاحَ

وَهَبْنَا قَلْبَكَ لِمَن تَرَدَّدَ فِيهِ تَارُوِيَا
وَأَظْهَرْنَا وَدَانِيَا لِحُطَاوِيَا
رَضِيتُ بِمَا تَرْضَى إِذَا كُنْتَ رَاضِيَا
وَالَّتِي إِنِّي لَا أَرَى عَنْكَ سَالِيَا

وَالْأَخْفَى فِي الْوَجْدِ صِيَامٌ

مُلخص الکلام فی ہذا المرام یہ کہ حضرت ابو طالب عم شفیع المذنبین پناہ و رستے
قربت بہ المصلین پناہ تربیت و شفقت حبیب رب العالمین پناہ و تائید
اظہار دین متین خالق آسمان و زمین پناہ صاحب مراتب عالیہ اور آداب
غالیہ بن بالیقین پناہ عشق محمدی میں اپنی صفات و ذات سے فانی
تھے پروانہ وار پناہ محبت احمدی میں جاودانی تھے ہمہ حرکات و سکنات
سے دست بردار اوس محبوب ذوالجلال پر مال و منال جنان و جانے
تھے دائم تار پناہی او نکاو و زببان حرز جان تہا بیل و نہار پناہ شعر

إِنَّ الْحَبِيبَ لَدُنِّي بِضِيْعَةٍ سَفَدَتْ دُنِّي
 وَاللَّهُ لَوَعَلَّتْ رُوحِي مِنْ عَيْقَتِ
 يَكْلَأُنِي كَالسَّبَبِ فِي هَوَاهُ فَالَوْ
 يَطُوفُ بِالْبَيْتِ قَوْمٌ لَوْ بِجَارِحَةٍ
 ضَلَّ الْحَبِيبُ نَفْسِي يَوْمَ عِيدٍ شَيْ
 لِلنَّاسِ حَجْرٌ وَنِي حَجْرٌ إِلَى سَكْنَى
 دُرِّي حَلَالٌ لَدُنِّي الْحَيُّ وَالْحَكِيمُ
 قَامَتْ عَلَى رَأْسِهَا أَفْصَاغُ الْقَدَمِ
 عَايَتْ مِنْهُ الدُّنْيَا عَايَتْ كَمَلِ
 بِاللَّهِ طَافُوا أَغْدَاهُمْ عَنْ الْحَرَمِ
 وَالنَّاسُ ضُحُورٌ بِمِثْلِ الشَّاةِ وَالسَّحَابِ
 تَهْدِي الْأَضَاحَ وَتَهْدِي الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ

پس چونکہ حضرت ابوطالب باوصاف حمیدہ شریف ہیں : فضائل و ثناء
میں از بسکہ منیف ہیں : اور ان سے عدم اظہار اقرار باوجود صراحتہ مختار

ظہور میں آیا: اگرچہ قصاص حکمت ازلیہ اور فحوائے قدرت سرمدینہ
اس مقام میں اپنا سر دکھلایا: اما شرعاً اس عدم اقرار نے بہ نسبت
حضرت ابوطالب قرار پایا: اور عظمت ذنب و طاعت کو حسب عظمت
مذنب و طبع حکمت الہیہ نے مقرر ٹھہرایا: جیسا کہ ازواج مطہرات سیدالکائنات
علیہ فضل الصلوات و اکمل التحیات کی شان رفیع البیان میں مذکور ہے:
کہ یدرساء النبی من یات منک یدافحشۃ مبینۃ یضاعف لہا العذاب ضعفین
مسطور ہے: وَمَنْ یُفْتِنْ مِنْکُمْ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحًا تُوْتِهَا اَجْرُهَا مَرَّتَیْنِ
اوسکے بعد نگار ہو: اور چونکہ بلا تخصیص مورد خاص عام لفظ پر از رو
اصول حکم کا مدار ہے: تو ہر ایک مذنب غنیم کے لئے عذاب جہیم ہے: اور
ہر ایک مطیع کریم کے لئے ثواب عظیم ہو: تو عذاب ضعفین سے وہ منتعلین
ہو: اور ثواب مرتین سے وہ اہل خلعتین ہے: پس کثرت عذاب موجب
شرافت: عند البصیر: نہ سبب زوال ہو: کما توہمہ الضری: حد حر و عبد
و محسن و غیر محسن سے یہ امر ہے از بسکہ مستنیر: پس کثرت عذاب نہ موجب
عدم تصدیق ہو: عند النصفین: بلکہ مثبت تصدیق انیق ہو: نزد متوفین: کیونکہ
وہ عم جناب سید المرسلین: صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین: پر رسالت رسول کریم
علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خوب ماہر تھے بالیقین: اور عذاب عالم و جاہل میں
تفاوت بسیار ہو: اور عتاب نبی و امتی میں بھی فرق بے شمار ہے:
قال فی لاسئلۃ المفجۃ وغیرہ من الذریر المفجۃ ان عقوبۃ من عصی اللہ تعالیٰ
العلم اکثر من عقوبۃ من یعصیہ عن الجہل و حد الحر اعظم من حد العبد و حد

اعظم من حد عبد المحسن و عتاب الانبیاء الکرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بملا
تعاوب بہ الام علی الدوام لباب فی ہذا الباب یہ کہ جو حد شین در بارہ عذاب
حضرت ابوطالب ثابت ہیں عند الحقیقین: وہ ہرگز ہرگز نہ مانع تصدیق
عقیق ہیں نزد منصفین: اگرچہ اس امر کے منکر ہوں معاذ ان شفیع لہذا
اللہم اهد نفوس المنکرین رشدہا: و ذکر ہم احوال الموت و ما بعدہا: فانہم
فی غلوات لہمالۃ یسرحون: و فی غمرات الضلالۃ یعمہون: و یحسبون انہم
یحسنون صنعا: و تاللہ انہم لیصنعون شناعا: شعری

وَقَاتِلْهُمْ مِّنْ دُونِکَ بِلُغِ الْمَرَامِ	یَا دِیْمَ مَنْ صَلَّ سَبِیْلَ الْہُدٰی
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَشْرَبَ کَاسَ الْخَمِ	اَنْبِ اِلٰی اللّٰهِ وَتُبْ وَاسْتَقِمْ
وَرَا حِجَابِیْ لِّلْمُطَوِّعِ الْخَمَامِ	اِلٰی مَتٰی اَنْتَ تُرٰی عَادِیًّا
فَلَدِّ بِمَوْلِ الْحَاقِ خَیْرًا لَّامِ	وَاَنْ تَخَفَ فَبِعِ ذُنُوبِیْ مَضَتْ
اَفْضَلُ الْمُرْسَلِیْنَ بِاَلَا الْکَلَامِ	مُحَمَّدٌ اِلِیَّ اِنْ تَخْتَارُ مِنْ هَاشِمِ
طَلَا یُعِ الْقَبْرِ وَوَلِیَ الظَّلَامِ	صَلِّ عَلَیْہِ وَاَلٰہِ مَا اَشْرَفَتْ

تیسرا شعبہ یہ کہ حضرت ابوطالب سے مذکور ہے: چنانچہ تفسیر تعبیر
و کبیر و بحر الدر و غیرہ میں مسطور ہے: کہ آپ نے مرض الموت میں ایسا فرمایا
بڑا: اور یہ فرمان رو بروئے صدا دید قریش ظہور میں آیا ہے: کہ سوف الموت
علی ملہ الاشیاخ عبد المطلب و ہاشم و عبد مناف: پس سے یہ مظهر ہر باہر ہو
صاف صاف: کہ تصدیق جناب عم سیدائش و جان مفقود ہے: لا ریب
عند الرحمن او نکاح ایمان نابود ہے: کیونکہ ایک حدیث میں مسطور ہے: ہر

آشکارہ کہ عبدالمطلب وقومہ کلہم فی النار تو اسکا جواب باصواب یہ سطور
ہر عند اولی الابواب کہ ہمہ آباؤ اجداد جناب سید المرسلین اور جملہ امہات
شفیع المذنبین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطیبین اہل ایمان و اہل جنان
بین بالیقین سیدنا آدم صفی اللہ سے تاحضرت عبداللہ کوئی فردا و نہیں
نہیں از مشرکین بعض حضرات او نہیں رتبہ نبوت سے فائزین اور با
ہمہ سادات حضرات اولیائے متقین صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا
وعلیہم اجمعین اور یہ عقائد مذکور نور علی نور صریحاً بقور سطور کتاب اللہ
سے آشکار ہوا اور ایسا ہی اخبار نبویہ اور احادیث و آثار رضیہ میں لگا
ہوا اور ہی پر اجماع ائمہ اہل سنۃ اولی البصائر ہے چنانچہ اس قول جلیل
عقائد خیرورثہ میں ہی بیان مصرح پر انوار ہوا کہ قال فی التہذیب اصول التوحید
ان اہل الفترۃ ان لم یؤمنوا فلا یحکم بکفر ہم لکن ہم لایمان لانہ ما کان واجبا
علیہم بدلیل قولہ تعالیٰ وما کنّا معذبین حق نبعت رسولاً ثم لو تفکر
احد منهم و علم ان لہ صانعاً و اعتقد بہ الا انہ لم یقر بلسانہ فانہ یکون مؤمناً
لان الاقرار من الاحکام و وجوبہا یعلق بالسماح و لم یوجد و هو لا یدری
کیف الاقرار فلا شک فی ایمانہ بحکم الاعتقاد انتہی قال فی السیرۃ الحلبیۃ
والفتوحات الغیبیۃ و الفتاوی الدیاریۃ و الاکمال و البکار و الافکار و غیرہا
من زہر البرار و لا یقطع بکفر من مات فی زمن الفترۃ فلم ین حکمہ حکم الکفار
المشرکین الذین شہدوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم و الذی علیہ اہل السنۃ
والجماعۃ انہ لا یجب الایمان و التوحید الا بارسال الرسل و من المقر بالمعلو

ان العرب لم یرسل الیہم رسول بعد سیدنا اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام لان
نبوتہا فی اجراء الاحکام فی الدنیا بعد الرسول من خصائص نبینا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم و من اہل الفترۃ من لم یشرک و لم یوحّد و لا دخل فی شریعۃ و لا اختار
لنفسہ دنیا بل بقی مدۃ عمرہ علی حالۃ غفلۃ عن ہذا کلمہ فلا تعذیب علیہ بل انقا
وقال بعض اہل السنۃ من العلماء لا علم لا تعذیب علی اہل الفترۃ من العرب
وان عبد و الاصلنام و قد تحنّف جماعۃ من اہل الفترۃ و کان والدہ صلی اللہ
علیہ وسلم منہم رضی اللہ عنہما انتہی ملخصاً قال اللہ تعالیٰ و جعلکما ای کلہ التوحید
القی تکلم بہا سیدنا ابراہیم علیہ السلام من قولہ اننی براء الی سیدہ من الذن
عبارة عنہا کلمۃ ہی قول لا الہ الا اللہ باقیۃ فی عقیبہ ای فی ذریئہ فلا یزال
فیہم نسل بعد نسل من یوحّد للہ و یدعو الی توحیدہ و تفریدہ الی قیام الساعۃ
لعلہم یرجعون ای لعلہم من اشرک منہم یرجع بدعاء من و حدّ للہ منہم ہذا
ملخص ما فی التفسیر الکبیر و التحبیر و الجماع الکبیر و روح البیان و غایۃ الایمان و غیرہا
لے محبت صمیم و لبیب سلیم اس جلد اول میں یہ بیان مفصل مسطور ہے
امایمان یہ بیان بطور مجمل مذکور ہے کہ اہل فہرست کا ایمان مثل ہمارے
تصدیق جنان ہوا اور او نہ پر عدم لزوم قرار لسان ہے کیونکہ قرار زبان
احکام شرعیہ سے بگیاں ہوا مثل نماز و روزہ و زکوٰۃ از بسکہ عیان ہے
اور احکام شرعیہ سے وہ مخاطب نہیں تو عدم اقرار پر وہ ہرگز معاتب
نہیں بلکہ ترک تصدیق پر بھی او کو عذاب نہیں زینہار جیسا کہ اس فرمان
واجب الادعان میں ہوا آشکارہ قال اللہ تعالیٰ و لا اصولاً و ما کنّا معذبین

ان
وانتہت
رسالتہ یا انتقامہ
من الدنیا کفۃ الرسل
علیہم الصلوۃ
والسلام

بہار
ملاح
مولانا سید کفایہ
منظور
شمار
امام المحدثین سادہ

حتی نبعت رسولاً کیونکہ نہیں لازم توحید پروردگار نہ مگر بار سال حضرات
رسل کبارہ اور یہ امر بھی متحقق و معلوم ہونے پر دلیل ہے کہ سوائے عرب
کوئی رسول مرسول نہیں بعد حضرت اسماعیل اور ثبوت رسالت اہل
احکام دنیا میں بعد الرسول خصائص قائم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام
ہو عند الفحول پس جس اہل فرت نے نہ شرک کیا بذات پروردگار اور
نہ معتقد ہوا بتوحید حضرت کردگار اور نہ کسی شریعت میں داخل ہوا اور نہ
پیدا کیا اپنی لیے کوئی دین بلکہ ان سب امور سے تمام عمر غافل رہا مثل
غافلین پس نہیں عذاب او سپر باتفاق علمائے کبارہ اور اصل اہل
فرت ہی قسم ہو عند اولی الابصار اور فرمایا ان بعض اہل سنت جو علمائے
اعلام نہیں عذاب عرب اہل فرت پر اگر چہ کرتے رہے عبادت صنم
اور اہل توحید تھا ایک گروہ اہل فرت سے آشکار اور تفصیل بعض ان
حضرات کی اسی جلد اول میں ہو نگارہ از انجملہ والدین شریفین سید ثقلین
ہیں بلا انکار اور آٹھ آیتیں اسی جلد اول میں ہیں مسطورہ کہ اون سے
اسلام ہمہ آبا و اجداد رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ثابت ہو بلا فتورہ او
او کا اسلام حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ
جن آیتوں سے عیان ہے چار و چون اول آیات سے ایک آیت
ہو وجعلناکما کلمۃ بآقۃ فی عقبہ لعلکم ترجعون یعنی ابراہیم علیہ السلام
یہ دعا کی بجانب پروردگار کہ تحقیق ہزار ہوں میں تمام بتوں سے دائم
لیل و نہار توئی میرا مدوی و خالق ارض و سماء و نوزار یہی معنائے کلمۃ

لا الہ الا اللہ ہو عند اولی الابصار اسی کلمۃ طیبہ کو باقی رکھ میری اولاد میں کر
کردگار کہ یکے بعد دیگرے اہل توحید و تجرید ہو متصل تا ہر شمارہ شخص
اون سے مشرک ہو شرک سے باز آوے بہ پند موصوٰ مختارہ قال فی التحدیر
والجامع الکبیر وسبل النجاة وغیرہا من زبر الثقات اخرج ابن المنذر عن ابن
جبر رضی اللہ عنہم فی قولہ رب اجعلنی مقيم الصلوٰۃ ومن ذریۃ لا ترک
من ذریۃ سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ناس علی الفطر یعبدون اللہ
تعالیٰ ویوافق هذا قوله عز وجل وجعلناکما کلمۃ بآقۃ فی عقبہ لاسیما فی ذریۃ
سیدنا اسماعیل علیہ السلام موحدون الی یوم القیامۃ قلوا و اکثروا ولا یب
ان امة مسلمۃ کانت من ذریۃ سیدنا اسماعیل علیہ السلام ونبینا منهم
قطعاً باتفاق الائمة الاعلام وصرحت نصوص کلام الملک العلام علی استمرار
التوحید والاسلام فی ذریۃ سیدنا اسماعیل علیہ السلام ثم ساقوا البراہین
تشہد بان اجداد نبینا الی سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کما ہما رباب التوحید
والاسلام ولا عذرہ فجز علیل اللہ انہی ملخصاً و اخرج ابن جریر عن مجاہد
رضی اللہ عنہما فی قولہ تعالیٰ عن سیدنا ابراہیم علیہ السلام واجنبنی وبنی
ان نعبد الا صنم اجاب اللہ دعوتہ فی اولاد اسماعیل علیہ السلام یعنی آیت
رب اجعلنی مقيم الصلوٰۃ ومن ذریۃ کی تفسیر میں مذکور ہے تحریر و جامع
کبیر وسبل نجات وغیرہ از بر ثقات میں بروایت ابن جریر مسطور ہے
کہ سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں علی لدوام ہے مردمان
طریق اسلام پر تھے عابدان حضرت ملک علامہ اور موافق اسی حدیث کہ ہے

۶۰
 وسمی بالاربابان امت سلم باتفاق اربعہ
 یہ آیت کتاب اللہ المیمون : وَجَعَلْنَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّكُمْ يَرْجِعُونَ
 اولاد سیدنا اسماعیل علیہ السلام میں تا یوم القیام : قلیل و کثیر و ائمہ و سید و مومنین
 اہل اسلام : اور لاریب ذریت حضرت اسماعیل میں علیہ السلام : اُمّت مسلمہ
 بنقص کتاب اللہ العلام : اور جناب خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام : یقیناً
 اوسى اُمّت مسلمہ سے ہیں باتفاق ائمہ اعلام : اور خصوصاً الہیہ مصرعہ بین
 اسپر کہ توحید و اسلام : ہمیشہ ہو اولاد سیدنا اسماعیل میں علیہ السلام : پھر بیان
 کیا ایسی براین قاطعہ اور حج ساطعہ کو اون حضرات نے تبصریح کلام : کہ
 شاہد ان عاولین ہیں اس مدعا پر حسب الملام : کہ ہمہ آباؤ اجداد جناب رسالت
 مآب شفیع الانام : ارباب توحید و تجرید تھے اہل اسلام : اور اس میں نہیں
 معتبر سخنان باطلہ منکران التام : اور تفسیر علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ تعالیٰ
 مذکور ہے : اس آیت وَاجْتَنِبْنِي وَبَنِيَّ اَنْ تَعْبُدُوا الْاَصْنَامَ کے معنی میں مسطور
 کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مسطور دعا کی بحضرت ملک علام : کہ محفوظ
 رکھ چکے اور میری اولاد کو بت پرستی سے علی الدوام : تو قبول کیا اللہ تعالیٰ
 نے اونکی دعا کو اولاد اسماعیل میں علیہ السلام : مراد اولاد سے یہاں مومنین
 ہیں نہ کفار عبادۃ الاصنام : بمصدق انہ لیس من اہلک فرمان حضرت
 منان فی کتابہ التام : پس حضرت عبد المطلب و رباشم اور عبد مناف :
 لاریب ارباب توحید و اہل اسلام ہیں صاف صاف : اما ظہار تصدیق جناب
 باقرانہ : پس وہ اونپر لازم نہ تہا نہ بہار : تصدیق مخفی سے وہ صاحب نور
 تھے : احکام شرعیہ سے نہ وہ مامور تھے : ملت اولی العلمین و مقتدا

۶۱
 موحدان فی فرت از اولو العلم بود یقین
 نہ مامور باقر تصدیق و نہ سائر احکام شرعیہ
 تھے : کہ وہ مصدقین کے وہ پیشوا تھے : جذبہ غیبیہ سے وہ موحدین تھے :
 نور علم الہی سے وہ حضرات مصدقین تھے : لہذا قرآن شریف میں
 ایسا مذکور ہے : اونکی توحید کا حال صدق مآل مسطور ہے کہ شہد اللہ انہ
 لا الہ الاہو و الملائکۃ و اولو العلم قائما بالقسط بلا فتور ہے : قائل الفتوحات
 المکیۃ و الدر الغرید و درجہ الدار السنیہ : و اما قولہ ذی المجد و الامتنان :
 اولو العلم و لم یقل و لو الايمان : فلان شہادۃ بالتوحید لنفسہ فی زلزال زلزل
 ماہی عن خبر لیکن ایسا نا عند اہل المقال و الحال : فلہذا شہادۃ حضرات
 الشاہدین : لا تكون الا عن العلم بالیقین : و لما اضافہم الی العلم لا الہ الايمان
 علمنا انہ اراد بہ من حصل لہ توحید الملك المنان : من طریق العلم الضروری
 والظہری بالبرہان : لا من طریق خبر المخبر صادق البیان : شہدا اللہ
 بعلمہ الا انہ : و اولو العلم بالنظر العقلی : و هو اللہ الذی بالوداد : جعلی التجلی
 العلمی العباد : فجاء بالایمان مع الادلۃ البرہانیۃ : و بعد ذلک بالرتبۃ الثانیۃ
 من حضرات العلماء ارباب السعادتہ : و هو الذی یعول علیہ فی الشہادۃ :
 فان اللہ امر بہ و سمینا علماء : لکون المخبر هو اللہ بلا امتراء : فقال فاعلم انہ
 لا الہ الا اللہ و ایضا قال اللہ الملك الصمد : و لیعلموا انما ہو الہ واحد : وقال
 الرسول المقبول لذی اجرہ بغير المنۃ : من مات و هو یعلم انہ لا الہ الا اللہ
 دخل الجنة : و لم یقل ہو یوم فان الايمان : موقوف علی خبر المخبر صادق
 البیان : و قد قال اللہ قولاً مقبولاً : و ما کنّا معذبین حتی نبعث رسولا :
 و قد کان موحدون بالعلم فی لغزات : و ما کانت دعوة الرسل بالعمومات :

فهم من السعداء بغير الارتياب : داخلون في اولي العلم والهدى	شَهِدَ اللهُ لَكُمْ رِيكَ اَزَكَ
اَنْتُمْ لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ	ثُمَّ اَمَّا كَذِبُكُمْ فَاَشْهَدُ
اَنْتُمْ لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ	وَاُولُو الْعِلْمِ كُلُّهُمْ شَهِدُوا
اَنْتُمْ لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ	ثُمَّ قَالَ الرَّسُوْلُ قُوْلُوْا مَعِيَ
اَنْتُمْ لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ	خَيْرٌ مَّا قُلْتُمْ وَقَالَ بِهِ
اَنْتُمْ لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ	مَا عَدَّ الْكَافِرُ كُلُّهُمْ شَهِدُوا

پس قول حضرت ابوطالب عند اولی الانصاف : کہ سوف ہوت علی ملہ الا
عبد المطلب و ہاشم و عبد مناف : عین قرار تصدیق عتیق پرتو نسیق رفیق
جنان ہر بتحقیق حقیق و توثیق انیق بگیان ہے کہ اقرار ملت اہل تصدیق عند
اولی الابصار : ثبوت قرار تصدیق شتیق ہر آشکار پس قول سوف ہوت حجت
ثبوت تصدیق ہر حجت منصفہ منکر مفضل زندق ہے : و اما تمسک المنکر
بان عبد المطلب قومہ کلہم فی النار : پس سکا جواب با صواب یہ ہے
نزد علمائے کبار کہ اول تو اس حدیث میں قیل و قال ہے عند ذوی الابصار
اور قطع نظر اسے وہ احادیث احاد سے ہر آشکار : اور دلائل نجات اہل
فترت قطعیہ ہیں بلا انکار : اور احادیث احاد معارض نہیں ہوتیں لائل
قطعیہ کو زینہار : اور قطع نظر اسے ہر حدیث عذاب اہل فترت منسوخ ہیں
بصد اعتبار : پس اہل فترت مثل اطفال مشرکین ہیں لا کلام : اب اول
اطفال میں کیا حکم منکر ان لثام : کہ اوکے حق میں حدیث عذاب از بسکہ

متین ہے : اور یہ امر عند المنکرین بالیقین ہر پس اگر کہیں کہ وہ اہل نار ہیں
تو یہ منکر قول پروردگار ہیں : اور اگر کہیں کہ وہ خدام اہل جنان ہیں : نہ
ہرگز وہ اہل عذاب نیران ہیں : تو کیا جواب حدیث عذاب ہر کون حجت
اوکے نزدیک پرتو اب ہر کے عزیز و فرمیز عذاب اہل فترت اطفال
مشرکین ہر دو ایجا قرآن شریف میں منسوخ ہیں بالیقین : اور یہ ہر
قرآن سے ہر عند المبصرین : قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ الاسرا : وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِزْرَ أُخْرٰی وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا یُّسْرِی
منسوخ ہے عذاب اطفال مشرکین : اور و ما کنا معذبین حتی نبعث رسولا سے
منسوخ ہر عذاب اہل فترت نزو محققین : قال فی التمهید فی اصول التوحید والمقامۃ
السندیۃ وسبل النجاة وغیرہا من الزبد الدینیۃ و اما حکم اطفال مشرکین
والکافرین فی الآخرة فقالت المعتزلة والخوارج انهم من اهل النار وقال اهل السنة
والجماعة انهم لا یكونون معذبین وقال بعضهم انهم من اصحاب الیومین وسئل الامام
محمد بن الحسن رضی اللہ عنہما عن اطفال مشرکین فقال انا نعلم بان اللہ لا یعذب
احدا بغير ذنب وقد قال نبینا شفیع الرسل والامم صلے اللہ علیہ وسلم سالت فی
عن الالہین من ذریۃ البشر وشفعت فیہم فاعطانیہم فقیل ما الالہین قال
اطفال مشرکین فجعلہم خداما لاهل الجنة والصیح ان الاطفال ولد واعیر
کافرین و اما حکم بکفرہم فی الدنیا تبعالا بویہم فی ثبوت الاحکام کالولاية والارث
والتنویح وغیر ذلک و اما فی تحقیقہ فلیسوا بکافرین ولوان اللہ تعالیٰ کان
یعذب نفسا بغير ذنب فانه لا یتوکل عدلہ منہ وقد قال اللہ فی سورۃ الاسرا

ولا تزر وازرة ذر اخرى ولا يحكم بالكفر قبل البلوغ في احكام الاخوة لان
الصبي ليس بمخاطب ولا بمعاتب هذا الحكم في اطفال الانس وكذلك في اطفال الجن
ولم يذكر عن المتقدمين في اطفال الشياطين رواية لانهم لما ولدوا ولدوا بالدين
واختاروا الكفر في الحال فلا يحتاج الى الجواب يس جوهر ميث عذاب اطفال الكفر
اور عذاب اهل فمرت من واردهم باليقين : وهه منسوخ من بعض كتاب الله
المبين : توأب مردود هو سب اعتراض منكرين : اور اظهر من شمس
عند النصفين : كه حضرت ابوطالب صاحب تصديق نبي بن بصره اعتبار
ولا عبرة بما يخرجه المنكرون الا شراره : اور واسطه منصف لبسك به تعجب
اس باب من وافي : اور اسکا مضمون فیض مشحون تفسیر معانی الغیب
وغیره من صافی ہے : قال فی التخریر والتجہیر وغیره من زبر الخاریر انما
شفیع الانام : علیه الصلوة والسلام قد جاء لسد باب الكفر والاستغفار
مات على الكفر فتح ذلك الباب وهذا الحالف لعصمة وقد كان صلى الله عليه وسلم
يعلم قطعاً بان قضاء الله سبق بعد اب من مات على الكفر وما كان ما موراني
ابتداء الاسلام الا بالانذار عن الكفر والدعوة الى الايمان وهذا اصل الشرع
الالهی الى يوم القيام والاقدام على ذلك الاستغفار يحیی مجری الذنب
العظیم وهذا ايضا لا يمكن منه صلى الله عليه وسلم وايضا كان يعلم بان
على الكفر ليست له قابلية المغفرة لان غفران ظلمة الكفر بغير نور الايمان
محال وطلب المحال عن الله من شان خاتم الانبياء محال وايضا كان يعلم صلى الله
عليه وسلم ان الله سبحانه لا يجيب طلب ذلك الغفران فاذا لم يجب بقرع عاء الكفر

مردود او هذا يوجب نقصان درجته و حط مرتبته من حيث العلم والعصمة
فهذا ايضا لا يجوز طلب المغفرة والدعاء به لمن مات على الكفر مجري مجري
ان يخلف الله وعده ووعدته وهذا ايضا ليس بشان خاتم الانبياء عليه
الصلوة والسلام وقد قال الله تعالى اسماءه وتوالت نعماءه ادعوني استجب لكم
وايضاً قال ان الكفار اصحاب النار فالدعاء بالمغفرة لمن مات على الكفر يوجب
الخلف في حد هذين النصين وذلك لا يجوز فهذه الوجوه العديدة والتج
السديدة دالة على نه عليه الصلوة والسلام ماعى بالمغفرة لمن مات على الكفر
وما اشتغل بالاستغفار له قط انتهى لمخصراً ثم قال في التجديد واما قوله عليه الصلوة
والسلام وعلى آله واصحابه البرسرة الكرام في حق عمه ابى طالب بعد وفاته
غفر الله له ورحمته وقبل وفاته لا استغفر لك حتى انه عنه فتصديق تصديق
الجاني وتحقيق لتوثيقه لا يقاى لان الدعاء بالغفران : لمن مات بغير تصديق
الجنان : لا يمكن من سيد الانس والجان : عليه الصلوة ما اختلف الملوان :
لانه ماعى قط بالغفران : لمن مات كافراً عند الرحمان : كما مر بالوجوه العديدة
ذلك البيان : واما نزول آية وما كان للنبي والذين آمنوا ان يستغفروا
للمشركين : في شان عم نبينا سيد المرسلين : صلى الله عليه وسلم عليه وآله الصلوة
كما مر على طبق التسليم عن بعض المفسرين : فلا يصح الا بالآية ويلات العديدين :
والتوجيهات السديدة منها ان يراد بقوله تعالى ان يستغفروا للمشركين :
ان يستغفروا بحكم الشرع للكافرين : لان مدار حكمه على الظواهر : لا على
البواطن والسرائر : فمن اقر باللسان : واظهر تصديق الجنان : فهو المستحق

بدعاء الغفران : ظاهر الجحک شرع الله المستعان : ومن لم يظهر تصديق الجحک
لا يستحق بدعاء الغفران : ظاهر الجحک شرع الله الحنات : ومنها ان يرا بدفوله
من بعد ما تبين ايها الخلان : من بعد ما تبين على حسب المراتب في الاحمال
للنبي تبين في لازل بتعليم الملك الملتان : وهذا التلازم الجماله لصاحب الصفة
والقرآن : وللامه بعد نزول هذه الالية في الفرقان : واستغفار النبي
عليه الصلوة والتسليم : بعد ما تبين له ذلك التعليم : لاقتضاء الحكمة والادب
بالعلم القدسي : بان ينزل المنعم منه في الفرقان الكريم : لا يكتفوا حبس الله
المختار : لمن مات على كفر باستدعاء الاستغفار : فلا ينكسر قلبه هل الاكل
عن النبي عليه الصلوة والسلام : ومنها ان يرا بدعاء الجحک على الاطلاق :
عذاب النار الخفيف والشديد للوفاق : لان عذاب ابي طالب السليم :
اعوان غير الاليم : والجحيم عذاب عظيم : وبينهما بون خفيو : ولا يبعد من
قدرة الله الكريم : ونرجوا من فيض فضله العيم : بوجاهة حبيبه عليه
الصلوة والتسليم : ان يجعل عذاب عمه بردا بالسلامة : كما يجعل النار
ثلجاً يوم القيامة : تحت اقدام المؤمنين لاظهار الكرامة : اسه ذي شعور
مخلص تعب مسطور به : يفقور كجانب رسول كريم عليه الصلوة والتسليم في كبحي
استغفار : جناب رب الارباب : من هرگز نهين كيا بهر كفارة : اور بهر وجود
عديده اور تجر سديده سے هر آشكارا : پس دعائے مغفرت واسطے حضرت
ابوطالب كدر حیات كه لا تستغفر لك فرمايا جناب سيد الكائنات
عليه فضل الصلوة واجل التليبات : اور سبطور او كے ليے دعائے مغفرت كيا

و امير خجرات برائے علم شفیق المذنبین

آپ بعد وفات : كه غفر الله له ورحمة از بسكه متحقق به بالبينات : تو به دعائے مذکور
كه وه ذات بايركات هو مغفور : حضرت ابوطالب كى تصديق جنان كے ليے
تصديق : اور لاريب او كے توثيق ايقان كے واسطے تحقيق حقيق هو : كه
بغير تصديق جنان ايمان عند الرحمان ظهور دعائے غفران از جناب سيد
وجان غير ممكن از بسكه بعيد به : خلاف براين قاطعه اور مضامين ساطعه اور
نهایت ناسد به : اما به فرمان ايزد منان كه ما كان للنبي والذين آمنوا
ان يستغفروا للمشركين : الى آخر آيت نزول حضرت منصفين : پس كى
شخص غير حضرت ابوطالب كى شان من نازل هو باليقين : اور بطريق تسليم
برائے قطع نزاع ليتم : كه او كے حق من نازل حسب رعمز عيم : بغير حيز تاويل
صادق نهين نزول عقل سليم : از انجمله به كه ان يستغفروا للمشركين : سي به مراد هو
سزاوار : كه نه طلب مغفرت كرين كافرون كے ليے حكم شرعى سزاوار : كه حكم شرعى كا
لاريب ظواهر بهر بهر مدار نه بوطن و سر اهر بهر بهر او سكا اعتبارا : پس شخص كا
زبان سے هر اقرار : كه تصديق جنان كا اسے ظهارا : تو وه دعائے مغفرت كے سزاوار
ظاھر شرع من هو حكم بهر مختار : اور جس شخص كا زبان سے نهين هر اقرار : كه تصديق جنان كا
اسے نهين ظهارا : تو وه ظاھر شرع من دعائے مغفرت كے نهين سزاوار : اگر چه
حسب تصديق لائق مغفرت هو نزول پروردگار اور از انجمله قول من بعد ما تبين
سي الضرورة به مراد هو نزول ابل شعور : كه ظاھر هو جناب رسول كريم عليه الصلوة والتسليم
بر نازل من تعليم پروردگار : كه هرگز لائق دعائے مغفرت كے نهين بخار
كيونكه وه صحاب جسيم من : ابدال اباد سزاوار عذاب اليم من : اور قيود
تعليم نازل ليے نزول ابل درك : هو : كه منصب نبوت جهل مسائل ضروريه سے

تصنيف

روايت على كافي ش

ظوم ترجا

نيل ترما

ما فاطمة محمد بن موسى بن

ناشر

مكتبة

مكتبة

مكتبة

مكتبة

پاک ہو: خصوصاً وہ ذات سید الکائنات جو صاحب لولاک ہو: اور بعد نزول اس آیت کے اُمت پر ہوا آشکارہ کہ دعائے مغفرت کے لائق نہیں کفار کہ اب لا باد وہ سزاوارد اربوار: اما استغفار جناب رسول کریم بعد تعلیم حضرت رب قدیم: پس سین بہت حکمتیں ہیں نزد محققین: انا بحکمہ یہ کہ فرقان شریف میں منع استغفار در حق کفار نازل ہو بہر مومنین: تاکہ حبیب خدا سے استدعا نہ کریں صحابہ کبار: اپنے قربا کے لیے جناب الہی میں استغفار: اور یہ استدعا او کا مستحق ہو: عندا ولی الابصار: اور وقت انکار جناب سید مختار: خستہ خاطر ہوتے ساٹان: اختیار: اور صاحب تفریق نہ تھے وہ ساٹان: در میان اہل تصدیق جنان: اور اہل عدم تصدیق نہان: پس حسب خواہش سید انس و جان نبی اور امتی کے لیے ممانعت نازل ہوئی بیگان: تاکہ حبیب خدا سے خستہ خاطر نہوں ساٹان: اور اسے بعد بہر کفار کوئی نہوسائل دعائے غفران: اور چونکہ اون ایام میں اکثر عرب تھے مشرکین تو یہی لفظ نازل ہوا بہر منع مستدیر اور انا بحکمہ مراد حجیم سے عذاب علی الاطلاق ہو: عذاب حقیق و شدید کو شامل بہر وفاق ہو: کیونکہ عذاب حضرت ابوطالب نزد محققین: سب اہل نار سے خفیف ہو: بالیقین: اور عذاب حجیم از بسکہ عظیم ہے بنص سین چنانچہ اسی جلد اول میں یہ بیان آشکار ہو: معنائے ولائش عن اصحاب الحجیم: نگار ہو: اور عذاب اہوں و عذاب حجیم میں مبائنت بسیار ہو: پس بغیر اون تاویلات کے حضرت ابوطالب کی شان میں صداقت آیت

مذکورہ دشوار ہو: اور اون تاویلات سے وہ آیت نہ او کی تصدیق جنان اور توشیح نہان کو مانع عندا ولی الابصار ہے: اور مواہب الہیہ طفیل حضرت محمد: علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ سے نہیں بعید: بلکہ لائق شان سید انس و جان کے یہی مر ہے از بسکہ مدیدہ کہ وہ عذاب نار او نہر ہو گلزار: کہ عاشق صادق سید مختار: آتش میں ساکن ہے سمندر وار: نہ تو وہ آتش و سکے حق میں برد سلامت ہو: اور یہ انقلاب عین از ہر اظہار کرامت ہو

از طلوع وجود چو نور قدیم بتافت	از ظلمت حدوث چہ نام و نشان بود
از آئینہ وجود نمائند ز آب خاک	آن صورتیکہ معنی روح و روان بود
تا حش از در ریختہ ہستی رخ نمود	زین گفت گو بہر سر کردستان بود
زین نقطہ گاہ خاک مبین جہاں	کان مرکزہ محاور ہفت آسمان بود
از در مان خاک نہ نفیس ناطقہ	تا از زبان غیب ترا تر جہان بود
دل جلیست و بر بحر صفا وان کر سوز	آنرا کہ چون صدف ہم تن سخن بود
وازا کہ دیدہ نہ بود از آتش و رون	چون ابر بر بساط جہان و نشان بود
وازا کہ دل کلف بود از تہر و دوست	دل ہجو بحر باشد و کف ہجو کان بود
در محنت فراق چو دل میر و دوست	در لذت وصال بہ بین تاجان بود
گنجیکہ شاہ عشق نہد در دل خراب	نقد و کون و زطرش انگان بود
از ذرہ ذرہ آتش بچکہ قطرہ قطرہ خون	با ہر دلیکہ عشق تو در متجان بود
ہر مرہے بغیر تو بردل جہاں است	ز خمیکہ از تو میر سدا رام جان بود
ہر ہفت دوزخ از تف من کینہ است	ہر ہشت خلد یک گل زین بستان بود

تصنیف

ح زول محدث

حایت علی کافی

مظوم ترجمہ

تل ترجمہ

ن مانتہ مخزن مانی

ن مانتہ مخزن مانی

ن مانتہ مخزن مانی

ن مانتہ مخزن مانی

ن مانتہ مخزن مانی

ن مانتہ مخزن مانی

ن مانتہ مخزن مانی

ن مانتہ مخزن مانی

ن مانتہ مخزن مانی

یار ب بحق سید کو نین مصطفیٰ	کش جسم و جان خلاصہ کو نین
آن خواجہ کز حرم حرم تا فرامی قدر	گاہ عروج نہ فلکش نردبان بود
آن خرقہ پوش فقر کہ بردوش عرش	از گرد و امن گمش طیلان بود
یک شمع از خصائص فاش بیان کند	کلب سخن طراز کہ اندر میان بود
یاران اہل بیت کہ در دار ضربت	بر نقد دوستی رقم نام شان بود
زیشان شنیدہ ام کہ لطف بندگان	ہر چہ آن گمان بزریقین آچنان بود
دارم یقین بر حمت بے منتہائے تو	امید زان زیادہ کہ اندر گمان بود
نومید چون شود دل من خستہ فراق	جائیکہ حمت و کرمت بیکران بود

اے منصف حاذق و محبت صادق حضرت علما کا اس امر پر اتفاق ہے : ائمہ عقائد و فقہاء کا یہ مقال پر نوال باوفاق ہے کہ اگر ایک کم سو روایت قوی کسی شخص کے کفر پر ہو شکار : اور ایک روایت ضعیف میں نفی کفر ہو شکار : تو مفتی و قاضی پر لاریب یہ ہو سزاوار کہ روایت ضعیف کفر پر عمل کرے بصد قیاس : اور تاویل روایات کفر میں حسب مقدمہ و کوشش کرے بسیار : تاکہ وہ شخص داخل ایمان ہو نہ داخل کفر و خسران ہو : کیونکہ اہل سنت و جماعت کا بیفتور یہ ہے اصل جیل پر نور : کہ حسب مقدمہ و بندگان خدا کو داخل کرین ایمان میں : نہ کہ داخل کرین او کو کفر و کفران میں : بخلاف فرقہ خارجیہ ہندیہ : مشہورہ ہو یا بیہ نجدیہ : کہ انکے نزدیک یہ ہے اصل جیل پر شرور : کہ خارج کرین اہل ایمان کو ایمان سے حسب مقدمہ : قال فی الخلاصۃ و منہج الروض لا زہر و التجدید و غیرہا من زہر النجاس و قد ذکر الحق

الکلاء و المہرۃ المدققون النبلاء ان المسئلۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لها تسع وتسعون احتمالا قویا للکفر واحتمال واحد فی نفعہ فلا ولی للیقین والیقین ان یعمل بالاحتمال الثانی للکفر لا نہ عندنا داخل لعبد فی دین الاسلام : ما ممکن عن التبدیل حل الکلام و هذا هو من صمد اہل السنۃ والجماعۃ و من عیوب اہل البدعۃ والشناعۃ انہو یخرجون اصحاب الایمان عن الدین المتین الی الکفر بحسب لامکان حتی یرتکبہم الذنوب والعصیان ولان الخطاء فی بقاء الف کافرا ہون من الخطاء فی فناء مسلم واحد انتہی قال فی البحر الرائق وغیرہ کالصغری والاشباہ انہ لا یفتی بالتکفیر ما امکن حل الکلام علی محل حسن وکان فی الکفر خلاف ولو کان ذلک بروایۃ ضعیفۃ انتہی قال فی التتارخانیۃ لا یکفر بالمحتمل لان الکفر نہایۃ فی العقوبۃ فیسند نہایۃ فی الجنابۃ ومع الاحتمال لانہایۃ انتہی پس چہ جائیکہ تصدیق حضرت ابوطالب متحقق ہو عند اہل الاصابہ اور کوئی دلیل قرآن و حدیث سے مانع تصدیق نہ ہو آشکار : اور جمہور محققین سے کتب معتبرہ میں اس طور سے ہو شکار : کہ تصدیق جناب اظہار اقرار لسان ایمان ہو نزد پروردگار : اگر چہ اجرائے احکام شریعت نہ ہو بہ سبب عدم اظہار اقرار : تو کیونکہ حضرت ابوطالب مومن نہ ہون نزد ایزد و غفار : نعم نزد فرقہ خارجیہ ہندیہ مشہورہ ہو یا بیہ نجدیہ صحابہ النار : نماز ان اہل بیت نبوت و جناب سید مختار : صلے اللہ وسلم علیہم اوراق البیل والنہار : و علی آلہ و صحابہ البرۃ الاخیار : ممکن ہو تکفیر ہمہ امت علیہ بہت جناب سید الابار : تو کیونکہ تصدیق حضرت ابوطالب کا انکار نہ ہو شکار

کہ اصل اصول اور نئے نزدیک یہ ہے بصدرِ عقبار یہ کہ خارج کرنا مومنین کو اور
ایمان سے حسبِ قدر اور یہ اصل اور یہ تقریر و تحریر سے اظہارِ شمس
علی نصفِ لہنہ اور چنانچہ تفویۃ الایمان کے بابِ اوّل بیانِ توحید و شرک میں
مذکور ہے : اور وہ رسالہ طہ و ہا بیتِ اسماعیلیہ میں اُمّ الکتاب مشہور ہے : کہ اکثر
لوگ بیرون اور یغیر و ن اور امامون اور شہیدون اور فرشتون اور پریون کو
مشکل کے وقت پکارتے ہیں اور حاجت برآنے کے لئے نذر نیاز کرتے ہیں
اور بلا کے ٹلنے کے لئے اپنے بیٹوں کو ان کی طرف نسبت کرتے ہیں کوئی اپنے
بیٹے کا نام عبد النبی کوئی علی بخش کوئی غلام محی الدین رکھتا ہے پھر بعد بعض
خرافات کے یہ مسمور ہے کہ جو کچھ ہندو اپنی بتوں سے کرتے ہیں سو وہ سب کچھ
یہ جھوٹے مسلمان اولیا انبیاء امامون شہیدون فرشتون پریون سے کر
گزارتے ہیں اور دعویٰ مسلمانانہ کا کیئے جاتے ہیں سبحان اللہ یہ منہ اور یہ
دعویٰ سچ فرمایا اللہ صاحبِ سورۃ یوسف میں وَهَآیُومِیْنُ اَکْثَرُھُمْ
بِاللّٰہِ لَا وَھُمْ مُشْرِکُوْنُ یعنی اکثر لوگ جو دعویٰ ایمان کا رکھتے ہیں شرک
میں گرفتار ہیں انتہی ہر نبیل ہر عیان ہر بے دلیل ہر کہ وہ خضر عیسیٰ
ازین قبیل ہر پڑھائیل ہر چہ خوش گفت سعدی در زلیخا : اَلَا اَیُّہَا السَّاقِی
اَوْ کَاسًا وَاَوْ لَہَا : معنائے شرک و توحید کا بیان کہاں : اور وہ فعال بل
ایمان کہاں : معنائے لغویہ و مایوس اکثر ہم نزدِ محققان کہاں : اور
شرعیہ ایمان کہاں : وہ ادعائے پراباطیل کہاں : اور وہ ایرادِ دلیل پرابطل
کہاں : مخرج و افتاب اور تفاسیرِ بخاری کو در بیتِ اسماعیلیہ مطالعہ فرمادو

اور کتاب نجم المبین لرحم الشیاطین سے محمد نہ پھر اوسے پہر بعد لطلان ہو کر
ثبوت الایمان میں ایسا مسطور کہ اگر کوئی سمجھا نیوالا او نکو کہے کہ تم دعویٰ ایمان
رکھتے ہو اور افعال شرک کرتے ہو تو او کو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو شرک
نہیں کرتے شرک جب ہوتا کہ ہم اولیا انبیاء پر و ن شہید و ن کو اللہ کے
برابر سمجھتے سو یوں تو ہم نہیں سمجھتے بلکہ او کو ہم اللہ ہی کا بندہ جانتے ہیں
اور اوسے کا مخلوق اور یہ قدرت تصرف کی اوسے نے او کو بخشی ہے اور اسی
کی مرضی سے عالم میں تصرف کرتے ہیں اور او کو پکارنا عین اللہ ہی کو پکارنا ہی
اور اونسے مدد مانگنی عین اوسے سے مدد مانگنی ہے اور جسے لوگ اللہ کے پیارے
جو چاہیں سو کرین اور انکی جناب میں ہمارے سفارشی اور وکیل ہیں اوکے ملنے سے
خدا ملتا ہے اور اوکے پکارنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور جتنا ہم او کو
مانتے ہیں اتنا اللہ سے نزدیک ہوتے ہیں اور اسے حکمی خرافاتیں کہتے ہیں
اور ان باتوں کا سبب یہ کہ خدا اور رسول کی کلام کو چھوڑ کر اپنی عقل کو دخل
دیا اور جھوٹی کہانیاں کے پیچھے پڑے اور غلط سمون کی سند پکڑی اور اگر اللہ
اور رسول کا کلام تحقیق کرتے تو سمجھ لیتے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
بھی کافر لوگ ایسی ہی باتیں کرتے تھے اللہ صاحب نے او کی ایک نہ مانی اور
اون پر غصہ کیا اور او کو جھوٹا بنایا انتہے فانظر ایہا النبیل الجلیل الی اباطیل اعمال
وخر عیال والا ضایل کہ اول اعمال مستحسنہ شرعیہ اور بعض فعال مکروہہ دینیہ
سے فاعلین کو مشرکین ٹھہرایا پھر وساوس شیطانی اور ہوا جس نفسانی
سے عقائد و اقوال جواب مومنین کو ہباء منثورا بنی و ہم و زعم میں بنایا اور ضلال

جلیلیه اور جہالت ذاتیه سے انبیاء اولیا کو مقرر کیا اصنام : اور مومنین مجیدین کو تشبیہ دیا با مشرکان لٹام : اور ہمہ اعمال مذکورہ کو قول الہی یجدون سے عبادت ٹھہرایا باستیلائے اوہام : حضرت شاه عبدالعزیز سے تابہمہ صحابہ کرام : سب امت محمدیہ کو حکم کفر کا دیا تصریح کلام : اور یہی اعتقاد ہے ذریت اسماعیلیہ و اسحاقیہ کا آشکار : پس جب اونکے نزدیک حضرت شاه عبدالعزیز قدس سرہ مشرک ہوئے بلا انکار : تو کتب تصدیق حضرت ابوطالب کا انکے نزدیک ہو اعتبار : رد ہمہ مفوات و ترمیمات اسماعیلیہ و اسحاقیہ کا بخم المبین لزحم الشیاطین من مفضلہ مذکور ہے : اما یہاں ایک جملہ اسماعیل کے مرئی اور دایہ حضرت شاه عبدالعزیز قدس سرہ کی تفسیر سے مسطور ہے : در فتح العزیز بتفسیر سورہ وانشقت فرمودہ کہ بعض خواص ولیا و اشہار کہ جاہل تکمیل و ارشاد بنی نوع خود کردہ اند و ریخالت تصرف در دنیا دادہ و استغراق آہنا بجهت کمال وسعت مدارک آہنا مانع توجہ باین سمت نمیکرد و اوایا تحصیل کمالات باطن از انہامی نمائند و از باب حاجات حل مشکلات خود از انہامی طلبند و می یابند و زبان حال آہنا در انوقت ہم مترجم باین مقالات ست عن آیم بجان گر تو آئی بہ تن : اور تحفہ ثنا عشریہ شاه عبدالعزیز قدس سرہ الحریزین ایسا مسطور ہے : کہ جسے روز روشن ذریت اسماعیلہ پر شب و یجور ہے کہ معنی امامت کہ در اولاد حضرت امیر باقی ماند و کہ مروگیرے راوسی آن میساخت ہمین قطبیت و ارشاد و منبعیت فیض ولایت بود و لہذا الزام این امر بر کافہ خلایق از انہ طہار مروی نشدہ بلکہ یاران

چیدہ و مصاحبان برگزیدہ خود را بآن فیض خاص مشرف میساختند و بہرے را بقدر استعداد باین دولت می نواختند الی آخر ما قال و از نیست کہ حضرت امیر و ذریت او را تمام امت بر مثال پیران و مرشدان می پرستند و مہور تگونیہ را وابستہ بایشان میدانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر و سنت بنام ایشان رائج و معمول گردیدہ چنانچہ جامع اولیا و اللہ ہمین مرسوم است انتہی و شاه صاحب ممدوح قدس سرہ الممنوح در افراط و تفریط استعانت فرمودہ کہ فعال عادیہ الہی را مثل بخشیدن فرزند و توسیع رزق و شفاے امراض و مثال ذلک را مشرکان نسبت بارواح خبیثہ و اصنام نمائند و کافر میخوانند و موصدان از تاثیر اسمائی الہی یا خواص مخلوقات اومی دانند از دویہ و عقایر و دعائے صلحائے بندگان او کہ ہم از جناب او در خواستہ انجراح مطالب می کنانند می فہمند و در ایمان ایشان خلل نمی افتد و نیز در ان فرمودہ از انجملہ کسانیکہ در دفع بلا دیگر از میخوانند و همچنین در تحصیل منافع دیگران رجوع می نمائند بالاستقلال نہ اینکه توسل بان دیگران نمائند و در تفسیر و من الناس من یخذل من دون اللہ انداد و یحبونہم کحب اللہ و الذین امنوا اللہ جبارا فرمودہ کہ او تعالی را بالذات و بالاصالہ دوست باید داشت ہرچہ غیر اوست یا بحکم او محبوب است مثل انبیاء و اولیا و صلحا و بنا براینکہ بکرودہ او تعالی وسیلہ حاجت روائی این کس شدہ الی آخر ما قال و برخی از ایشان ارواح مدبرہ و ملائکہ موکلہ را بر مخلوقات یا ارواح انبیاء و اولیا و عباد و ربانین جبار و علما را بے ملاحظہ علاقہ بندگیئے خدا و محبوبیت بالاستقلال در محبت برابر خدا

ابن زبیر علیہ السلام
چون می داند کہ این
مجاہدین تالکین
داد این بزرگوار
بنو انون بن
نما کیستہ جادون

راو اکباد

ی

ترندی

ی

میسازند و کسانیکه ایمان آورده اند اگر چه بعضی ازین چیزها را برای خدا و بخدمت
خدا محبوب میدانند و واسطه حصول نعمت اوست و فهمند و بنده مطیع او میداند
لیکن نه باینقدر که برابر خدا سازند شاه صاحب موصوف قدس شسته لعل
در تفسیر آیات استعین فرموده که استعانت از غیر بوجهیکه عتقاد بران غیر باشد
و او را منظر عین الهی ندانند حرامست و اگر التفات محض بجناب حق ست او را
یکه از مظاهر عین الهی دانسته و نظر بر کارخانه اسباب و حکمت او تعالی دران
نموده بغیر استعانت نماید و دراز عرفان نخواهد بود و در شرع نیز جائز و درست
و انبیا و اولیا این نوع استعانت بنحی که کرده اند و در حقیقت این نوع استعانت
بغیر نیست بلکه استعانت بحضرت حق است لا غیر و در تفسیر صراط الذین نعمت
علیهم فرموده یعنی راه کسانیکه انعام کرده بر ایشان و این لفظ را در جای دیگر
از قرآن مجید تفسیر فرموده اند چهار فرقه که انبیا و صدیقان و شهیدان و صالحان
باشند پس معلوم شد که راه راست راه این چهار فرقه است و در وقت مناجات
با پروردگار بنده را می باید که این چهار فرقه را ملحوظ نظر اجمالی سازد و راه
آنها طلب کند باز فرموده که عوام مومنین را رفاقت صالحین طلب باید کرد
و صالحان را رفاقت شهیدان و شهیدان را رفاقت صدیقان و صدیقان
را رفاقت انبیا علیهم السلام و اگر کسی از عوام مومنین خواهد که رفاقت انبیا
نماید او را از رفاقت این سه گروه درجه بدرجه ناچار است چنانچه اگر کسی
رفاقت پادشاه خواهد بدون رفاقت جعدار که او در رفاقت رسالدار است
و او در رفاقت امیری از امرای کبار باشد ممکن نیست و لهذا دخول در طریقه

این راه و توسل با آنها جستن محمود و اهل سلام شده و در حوال این چهار فرقه فرموده که
حق تعالی ایشان را دوست میدارد و برکت در کلام و در انقباس و در رفاه و در
مکانات ایشان و در هم صحبتان ایشان و در اولاد و نسل ایشان و وزیران
کنندگان ایشان پسر و پسر پسر و پسر پسر و نوزاد و خود ایشان را جای و مرتبه می
که دعای ایشان مستجاب شود بلکه هر که در حاجتی با ایشان توسل نماید حاجت
او روا میگردد و در خصوصیات و علاماتیکه ایشان را در عالم برزخ و موافق قیامت
و در عالم ملکوت میدهند از ان قبیل نیست که عوام مومنین بان استدلال توأند
کردا بعد از مشاهد آن عوالم اتمی و قال الشیخ محمد موسی المبرور ابن الشیخ
رفع الدیة للفقوفی رسالته حجة العقل قال عی خلاصة العلماء حجة الله فی الارض
بلا منازع فی رد المنکرین بان الاستعانة من غیر الله شرک المشرکین اعلم ان
الاستعانة بغير الله والنداء له علی وجهین احدهما ان یکون علی وجه الاستعانة
فی التاثير والایجاد ولا شبهة فی انه شرک وثانیها ان یکون علی وجه الاعانة
والارشاد بوجه التدبیر والشفاعة اولدفع الشر ولا شبهة انه لیس بشرک
اذ ورد فی الاحادیث یا عباد الله اعینونی و یا محمد انی التوجه بک الی ربی فی حاجتی
وورد فی عدد الحسنات اعانة الملهوف و کذا ایفاء الرسق من عند غیر الله علی
وجه المواساة والمراعات وهذا لیس بشرک فی شیء وانما هو بسبب عادی مشرور
والحال ان اعتقاد التاثير القدیم لا یوجب الشرک بخلاف التاثير الخلقی والفرق
بینهما فی العرف ظاهر فذا یقال رزق الامیر فلا یناد به اعطاء المال وافر
الراتب وکذا یقال شفیع الطیب المریض نتمی و قال الشیخ ولی الله رحمه الله حسن العقیدة

بہذا العبارۃ السدیہ ولا یشفی مریضاً ولا یرزق رزقا ولا یكشف ضراً الا هو یفعل
ان یقول لشیء کن فیکون لا معنی لسبب العادی الظاہر کما یقال شفی الطیب المریض
ورزق الامیر لجنہ فہذا غیرہ وان اشتبه فی اللفظ مولوی اسماعیل در رسالہ
خویش کہ در زبدۃ النصاب فی مسائل لذبایح موجود چنین نوشتہ کہ درین متعلق
مولوی عبد الحکیم مضمون ست اول حلت گاؤ سید احمد کبیر دوم اعتراض بر
تفسیر ماہل بہ لغیر اللہ کہ در تفسیر فتح العزیز واقع شدہ سوم طعن و تشنیع بر
شاہ عبدالعزیز صاحب بحر مت آن و ازین ہر مطلب مطلب سوم قابل آن نیست
کہ اہل علم تعرض بان نامد بلکہ بمقتضائے ادفع بالحنۃ السیئۃ اعراض از ان
فرائد و مطلب دوم اگرچہ واجب التحقیق ست لیکن فہم آن مختص بر اشد است
مطلب اول بر بطری تقریر باید کرد کہ عام و خاص دریافت نامد باز نوشتہ
کہ جائے اشتباہ درین زمانہ و درین دیار در صورت ہائست کہ ذبح بر اہل مذہب
میکند پس باید دانست کہ مقصود درین صورت گوشت میبود چنانچہ در فائز
دستور ست کہ جانور برائے گوشت ذبح میکند و طعام آن بچتہ میخورند
و ثواب آن طعام بروح میت میرسانند پس دین صورت حیوان مذہب
حلال ست ہرگز شبہ در آن نیست و اگر کسی نذر مقرر کند پس نذر ہم اگر بگوشت
واقع ست آن گوشت حلال ست بیا نشانی کہ اگر شخص نذر کند کہ اگر فلان حاجت
من بر آید نقد نیاز حضرت سید احمد کبیر می کنم و اینقدر طعام نیاز ایشان
مردم را بخورم اگرچہ درین نذر گفتگو ہست لیکن طعام حلال ست و بچنین
گوشت مثلاً اگر شخص بگوید کہ دو من گوشت نذر حضرت سید احمد کبیر صاحب بعد

برآمدن حاجت خود خواہم خورایند گوشت حلال ست و اگر می گوید کہ گوشت
گاؤ خواہم خورایند نیز درست ست و اگر ہمین قصہ گاؤ نذر کند نیز رواست چنانکہ
مقصودش گوشت ست و پس و بچنین اگر گاؤ زمرہ بنام سید احمد کبیر کہ را بہ
بطور کہ تقدیمی دہند نیز درست ست گوشت آن حلال ست عرض نذر گاؤ مالیت
باز در آن نوشتہ کہ نذر اولیاد و طریق ست حسن و قبیح اگر طریق حسن در دل
باشد اما از زبان لفظ نذر کند خلط در آن ہست یا نہ نظر بر اینکہ این لفظ در شرع
مستعمل برائے معاست کہ مختص بچند ہست باید کہ شائبہ از ممنوعات شرعیہ
در آن باشد و ادنی آن ترک اولی است اما حرام نتوان گفت قصہ مسلمانان
کہ بجائے مسلمانان گفتند شاہراست و چونکہ آن مسلمانان در ملک جاہلیت
بودند و بعد ورشدند و اگر از الفاظ مشترکہ کہ بسبب استعمال عرف این دیار شتر اک
پیدا کردہ گفتہ آید بانی میت باز نوشتہ پس اگر شخص بزی را خانہ پرور کند یا گوشت
او چرب شود پس و را ذبح کردہ و بچتہ فاش حضرت خوث الاعظم رضی اللہ عنہ
خواہد بخوراند خلط نیست در آن بشاہ آہست کہ برائے زمرہ عظم بچنین عمل
نامد و اگر نذر کند کہ بشرط بر آمدن حاجت خود گاؤ و دو سالہ و فرہ را نیاز
حضرت خواہم کرد پس حکم این مثل حکم طعامست اگر نذر بطریق حسن ست
بیچ خل نہ و اگر قبیح ست فعلش حرام ست و حیوان حلال و شاید ہمین صورت
مراد مولانا محمد ہمین ست کہ در تنقید مندرجت و ہمین صورت با صورت محرم
اشتبه شد و در تفسیر احمدی حلت آن واقع شدہ ست باز در آن نوشتہ کہ
دوم بکہ در آن جانور ان اہل چنانچہ بجار ہندوان و حکم این قسم آنست کہ ملا

چرا که فاعلان این فعل تقرب در راه کردن و بی شقت ساختن آن منظور می دارند با جانش و بخش سر و کاری ندارند پس اگر شکر کی برای بهوانی که بود یا بخشه را بگذار و یا جابل سلسله بنام بزرگی را نماید و همان که بود یا بخشک را شخصی شکر کرد و بخور و حلالت و همین است حال بجا ریغ و سائیدن این معنی که ازین نام خلط در آن نشده مقال مولوی اسماعیل دهلوی صراط المستقیم بین اسطور مذکور است بعد بیان کمالات نبوت سید احمد صاحب ید بیان مسطور است که اما استفاده کمالات راه ولایت پس قبل از تحصیل سبادی از مجاهدات راجع و از کار و اشتغال و مراقبات بطور علم لدنی حاصل شد نسبت قادریه و نقشبندی باین طور که روح مقدس جناب غوث الثقلین و جناب خواجه بهاء الدین نقشبند متوجه حال حضرت ایشان گردیده تا قریب یکماه تمارع در مابین روحن مقدسین مانده که هر واحد ازین هر دو امام تقاضای جذب حضرت ایشان تمامه بجا خود میفرمود و بجز انقراض زمان تمارع و وقوع مصالحت بر شرکت روزی هر دو روح مقدس بر حضرت ایشان جلوه گر شدند و تا قریب یکپاس هر دو امام بنفس نفیس ایشان توجه قوی و تاثیر زور آور میفرمودند تا آنکه در میان یکپاس نسبت هر دو طریق نصیب ایشان گردید و نسبت چشتیه بدینطور که روز حضرت ایشان بر مرقم نور حضرت خواجه خاگان خواجه قطب الاقطاب بختیار کاکلی قدس سره مراقب نشستن درین شهراب و روح پرفروش ایشان ملاقات متحقق شد و آن جناب توجه پس قوی فرمودند که بآن سبب ابتداء حصول نسبت چشتیه متحقق شد بعد از آنکه خود چهل و علایق توسط احدی ختم نام نسبت

چشتیه ازانی داشت باز در صراط المستقیم نوشته که حضرت مرتضی رضی الله عنه را یکین تفصیل ششین هم ثابت و آن بحسب کثرت تبعاع ایشان و وساطت مقامات ولایت بل سائر خدمات است مثل قطبیت و غوثیت و ابد الیت و غیره همه از عهد کرامت مبدء حضرت مرتضی تا انقراض دنیا بواسطه ایشان است و در سلطنت سلاطین و امارت مهابت ایشان را دخلی است که بر سیا حان عالم ملکوت مخفی نیست و نیز در آن کتاب مذکور نوشته که اکابر این فریق در زمره ملائکه مدبرات الامر که در تدبیر امور از جانب ملا اعلی ملهم شده در اجرائی ان میگویند محدود پس احوال این کرام را بر احوال ملائکه عظام قیاس باید کرد مولوی اسماعیل در صراط المستقیم نوشته که چون حب ایامی که حقیقتش غایت الفت است مروج بفرط تعظیم بحال خود میرسد و در ضاحوی منع حقیقی ظاهر و باطن و جوارح و قوای مؤمن پاک را با تار و انوار خود مجلی و مزین میسازد او را بکینف ولایت خود گرفته و زیر سایه کفالت تربیت خود آورده جارحه تدبیر تکوینی و تشریعی خود میگرداند باز در آن نوشته که چنانچه چیله خاص ماذون مطلق در تصرف است و اقمشه مولای خود میباید و تمام سلطنت او را بخود نسبت می نماید مثلاً چیله خاص شاه هندوستان را میرسد که بگوید سلطنت ما از شهر کابل تا لب دریای خورست همچنین اصحاب این مراتب علیه و ارباب این مناصب رفیع ماذون مطلق در تصرف عالم مثال و شهادت میباشند و این کبار اولی الایمیری و الاصلی را میرسد که تمامی کلیات را بسو خود نسبت نمایند مثلاً ایشان را میرسد که بگویند که از عرش تا فرش سلطنت است باز در افاده دوم از هدایت را بعبه آن بختاب

نوشته که اگر نیک تامل کنی در بابی که محبت مثال این کرام خود شعار ایمان
 محبت و علامت تقوی اوست خذک و من یعظم شعائر الله فانها من
 تقوی القلوب و بغض شاه این عظام امارت نفاق بغض نشان شقا
 اوست که لا یحب الله المؤمن یقی و لا یحب الله الا من اقام شیئاً من
 این من رفته و در افاده سوم از هدایت ثالثة در بیان آثار محبت عشق نوشته
 که از جمله آن شدت تعلق قلب است بر شری خود استقلال یعنی نه بان ملاحظه
 که این شخص ناودان فیض حضرت حق است و واسطه هدایت اوست بلکه
 بجهتیکه متعلق عشق همان میگرد و چنانکه یکی از اکابر این طریق فرموده که اگر
 حق جل و علا در غیر کسوت مرشد من تجلی فرماید هر آنکه مرا با او التفات دارد
 نیست و در افاده اولی این هدایت نوشته که از جمله آثار محبت عشقی اینست که
 انحراف حجاب بشری و وصول روح الهی باصل خود میکند و پیش مقابله
 هیچ قانونی خواه قانون شرع باشد خواه قانون ادب و نه بتغائی رضائی
 کسی مقصود از این کلام آنست که این حب محض ضحکال صاحب این حال
 در مشاهده جمال ذوالجلال بخواهد و بس بهر طریقیکه بدست آید خصوصیت هیچ
 طریق را در مقتضائی آن دخل نیست مثلاً اگر صاحب خیال را ضمن حصول
 مقصود خود در اجتماع مزایای عشق مجازی و شغل برزخ و تخلیه اوقات از
 او کار و طاعات و مثال آنها از امور ممنوعه شرعاً هم رسد البته از صمیم قلب
 او میلان به سوی این امور نمودی خواهد گرفت اگر چه آن صاحب حال زرا
 ترین و شرع از ظهور آثار این داعیه مانع آید بلکه دراز آله آن جهد کند

۸۳ که استوار از ایشان جائز مستند و ساهل برای نام
 ایامی بینی که در عشق مجازی عاشق را مشاهده جمال معشوق و قرب و وصل
 او مطلوب میباشد اگر چه آن معشوق از قرب این عاشق متاوی باشد و بس
 که معشوقان مجازی عشاق خود را از دیده بازی واد و رفت در مجلس و محفلت
 میکنند بلکه نوبت بسبب شرم و اخراج از محله و د یا خود میگرد و آن عشاق بچگونگی
 از دیده بازی واد و رفت محافل معشوقان دست بردار نیشوند بلکه مقتول
 شدن از دست معشوقان و جان در کوی آنها باختن را کمال فخر و علوهت شمارند و
 این کمال شکایت بر زبان ایشان میگذرد باز در باب خیر نوشته قتی که ارباب این کمال صطفا
 و جهاد و قبولیت محبوبیت فائز میشوند و قدم راسخ در مقعر صدق نصیب ایشان
 میگردد و حقوق رفیق اعلا فائز میگردد و به بنده خاص و بعد باختصاص لقب
 میشوند البته میلانی بسوی امور مرغوبه دارند بنا بر دخول آن امور در خزان
 مولای خود و عدم انجام آنها از طلب مری از امور اگر چه بس رفیع و بریع باشد
 بسبب رسوخ قدم عزت در مقام قبولیت و ردل ایشان حادث میشود و هر چه
 آن امور را بنا بر جزائی اعمال خود طلب نمایند بلکه بوجهیکه مقتضای علاقه عبودیت
 در حق گیرند و بعد از طلب حظوظ نفسانی و در حق ایشان موجب از و یاد قرب میباشد
 نه ثواب بعد از نظم مولی اندر درخت آتش دیدن سبز تر میشد آن درخت از نار به
 شہوت و حرص مرد صاحب دل این چنین دان این چنین بخار به القصه چون با
 این کمال با این مقام و حال میگرد بسبب اختلاف استعدادات جبلتیه سه فرقی میگرد
 نوی بسبب کمال علوهت نصب خود و شدت رسوخ قدم عزت در مقام قبولیت مرغوب
 و کدورت کونین را و مصائب و مشکلات دارند را از امور خسیسه دنییه دست التفاتی

بسیوی طلب مرغوب و فرار از مکروه و ازاله مصائب و استحلال مشکلات از صمیم قلب
ایشان سر بر زمین نهاده بسبب هجوم سکر محبت و عدم تمیز در مابین مکروه و مرغوب که
بسبب کمال علو مقام صاحب ایشان و در توانی امور مذکوره الحقی که پایه ایشان برین
ست از آنکه با مثال این امور در قلوب ایشان التفاتی بهم رسد و سرور و بهجت
بان مناصب اعلی است از آنکه فرصتی دیگر طلب نماید اگر چه او را پایه عرض حاجات
بهم رسیده است بحدیکه بنظر غیای ربانی و کفالت یزدانی دعای او واجب الجاب است
و تقوای واجب القبول گردیده و قومی دیگر در عرض حاجات و استحلال مشکلات
و طلب مرغوبات و استمراء و مکروهات و سعی در شفاعات بنا بر استحکام علاقه عبودیت
و ظهار حاجت که شعار بندگی است و بنا بر محنت بر اهل اضطراب ذوالحاجات چالاک
و سرگرم میباشد و قومی دیگر هم مشرب فریق ثانی میباشد که در دل ایشان تقصیر
طلب مرغوبات و استحلال مشکلات و شفاعت ذوی الحاجات حادث میشود لکن
بسبب کمال تادیب و غایت اعتماد بر کفالت حضرت حق با وجود کمال اعتقاد و عاطف
ازلی بسراپشیا و بواطن امور بلسان حال گفتار و ده زبان قال را در اکثر احوال
بمعنی می آرند که عَمَلُهُ يَحْيِي حَسْبِي عَنْ مَوَالِي بیان شان مثال این اعیان است
و حق جل و علا البته دعائی حالی ایشان قبول میفرماید و حوائج قلبیه ایشان را انجام میدهد
باینوجه که مقتضای قلبی ایشان را خود بخود بلا تقرب بر روی کار می آورد و ایشان را
بلکه سائر عظمای محافل و مصلح می سازد که ایجاد این محض برای استحضار
ایشان و تنفیه قضاای قلبی ایشان متحقق گردیده و این مباحث مزین و عبادت
کمال افتخار ایشان میگردد و ایشان را و جانی بس رفیع بسبب این معامله مثال

و اقران خود بدست می آید و باغی که اگر تفصیل یک فرق ازین فرق ثلثه فریقین
آخرین من جمیع الوجوه غلط محض و خطا صریح است هر گلی را رنگ و بوئی دیگر
لیکن قوم ثالث را بنظر از یاد اعتبار و جاه در ملا و اعلی بر قوم ثانی فضیلتی که هست بر
همچونکی از اهل فطانت پوشیده نیست و همچنین قوم ثانی را بنظر ظهور و مقتضیات علم
عبودیت و حصول مقام و مسالت فیما بین الرب و خلقه در وصول فیوض غیبیه
بجهیزان بسبب سعی ایشان در شفاعات بر قوم اول فضیلتی که هست بر هیچکسی از
عقلا پوشیده نیست و در باب دوم از آن کتاب نوشته که مرشد بلاریب و سبیل
را و خداوند تعالی است قال الله تعالی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا
الْوَسِيلَةَ إِلَيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ مرشد بنا بر فلاح حقیقی و فور تحقیقی پیش از مجاهده ضرورت
و منت الله بر همین منوال جاریست لهذا بدوین مرشد راه یابی نادرست پس میباید
که مرشد کسی را گیرد که بوجه مخالف شرع شریف نبود و بر طریق مستقیم نهایت راسخ
القدم باشد و او را مرشد و دیت خود مقرر نماید و آنچه خلاف شرع گوید برگز اتباع
آن نکند که لا طاعة لخلق فی معصیه الخالق و محبت مرشد با نیطور باید که مال و
جان خود را برای رضا و آرام وی صرف نماید و هیچ دنیا را عزیز تر از رضا مندی
وی نداند چرا که فائده منفعتی که از مرشد حاصل میشود به هزار مراتب بهتر از تمامی
دنیاست و اگر بعد عقد بیعت با مرشد طالب حق را امری منکر در آن مرشد واضح
گردد پس اگر آن منکر از قبیل فساد عقیده است عقد بیعت را از وی قطع کرده و او را
مرشد و پیرو خود نداند و اگر فساد عقیده نبود گو گناه کبیره باشد پس خلع مرشدی و
نکند لیکن تباعش را در انکار حرام نگاشته سعی ظاهری و باطنی در نجات و سعادت

از ان بلیہ کی بی بی بجار و باز در همان باب نوشته کہ حضرت رسالت پناہ سعد بن معاذ را بعد التماس ایشان کہ ما ورم فوت شدہ و یارای گفتن نیافت و اگر بی یافت وصیت میکرد پس برای وی اگر چیزی بکنم نفع بوی خواهد رسید فرمودند کہ چاہ کن و گو کہ این براسے ما در سعد است و خواندن سورہ یس است کہ بقید روز جزا است قبر والدین وارد شد و حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا از طرف برادر خود یعنی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بعد وفاتش بردہ آزا ذکر و تدویرین قیاس بآورد سائر عبادات را پس ہر عبادتیکہ از مسلمان ادا شود ثواب آن بروح کسے از گذشتگان برساند و طریق رسانیدن آن دعائے خیر بجناب الہی است پس خود البتہ بہتر و تحسن است و اگر آن کس کہ ثواب بروح میرساند از اہل حقوق اوست بمقدار حق و سے خوبی رسانیدن این ثواب زیادہ تر خواہد شد پس در خوبی این قدر ہر از ہر سورہ فاتحہ و اعراس و نذر و نیاز ہموات شک و شبہ نیست بقول مولف المسکین انما فوائدہ رصیق لجنبین اگر چہ بخواے صدق انتمائے الکلام سحر الی الکلام بیان طوال زر وے مثال ضمنا نکار ہوتا فوائد عدیدہ اور عوائد مدیدہ سے نہ خالی و تبیان عند اولی الابصار ہے نہ از انجلیہ کہ عبادت تقویۃ الایمان مذکورہ سے لاریب آشکار ہے کہ نہ ذوق و ہامیہ تصدیق جنان اور قرار لسان کا حقیقت ایمان میں نہیں اعتبار ہے بمحض اعمال پر ایمان کو فکا اس کے نزدیک مدار ہے نہ اور نزدیک اہل سنت و جماعت کے رکن ایمان تصدیق جنان بلا انکار ہے نہ اور قرار لسان شرط اجرائے احکام بالبرہان معتبر و مختار ہے نہ و اما العمل بالارکان فقید داخل فی حقیقۃ الایمان و قد صرح بہ کتاب

رب البریات ان الذین امنوا و عملوا الصالحات قال فی مفاتیح الغیب ہذا الایۃ تدل علی ان الاعمال غیر داخلہ فی مسعہ الایمان لانہ لما ذکر الایمان ثم عطف علیہ العمل الصالح وجہا للتفاثر و الا لزم التکرار و ہو خلاف الاصل قال فی انوار التنزیل و عطف العمل علی الایمان يدل علی خروجہ عن مسماء و ایضا قال فیہ والنجدل علی انہ الصدیق و صدقہ انہ سبحانہ و تعالیٰ اضاف الایمان الی القلب فقال و لک کتب فی قلوبہم الایمان و قلبہ مطمئن بالايمان و لم تؤمن قلوبہم و لما یدخل الایمان فی قلوبہم و عطف علیہ العمل الصالح فی مواضع لا تخصی و قد نہ بالمعاصی مع ما فیہ من قلة التفسیر انتہی و ایضا قال اللہ الملک العلم یا ایہا الذین امنوا کتب علیکم الصیام و ایضا قال اللہ سبحانہ تبارک و تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا کتب علیکم القصاص فی القتل و القصاص نہما یجب علی القاتل المتعمد ثم اللہ سبحانہ خاطبہ بقولہ یا ایہا الذین امنوا فدل ہذا علی انہ مومن امی عزیز و فہم تمیز لخص کلام یہ ہے درین مرام کہ رکن توحید عقاد و حصر الوہیت ہی و ذوات واحد ملک علام نہ اور قرار زبان شرط اجرائے احکام ہے نہ و حضرت کرامہ اور اعمال خیر و فوعات ایمان و اسلام میں لاکلام کیونکہ توحید و ایمان بدون عمل خیر تحقق ہوتا و نہ نص رب الانام نہ اور بغیر توحید ہمہ اعمال خیر ہباء منشور ہیں یوم القیام نہ اور ایسا ہی رکن شرک عقاد و شرکت ہے الوہیت میں ای فہم اور اقرار بشرک شرط ہو کما فی الارقام نہ اور اعمال شر و فروع و عوارض میں علی الدوام نہ کیونکہ بغیر ان عوارض کے شرک تحقق ہوتا ہی باصل تام نہ اور بدون شرک وہ غیر معتبر ہیں نہ و جمیع اعلام پس شرک عقاد و کتبہ ہی وصف خاص عام

اور وہ اثبات شریک ہو الوہیت میں بالاہتمام بہ خواہ بمعنائے وجوب الوجود ہو
جیسا کہ اعتقاد آتش پرستان تمام بہ خواہ بمعنائے استحقاق عبادت ہو جیسا کہ
اعتقاد عبودۃ الاصنام یا اور یہی شرک غیر معذور ہے اس آیت پر ہدایت میں
ہلا اشرک کہ ان الله لا یغفر ان یشترک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء
یہی شرک کفر ہے نزد محققان یہی ضد توحید ہی مخرج ایمان قال فی شرح
العقائد ان الاشراک هو اثبات الشریک فی الالوہیۃ بمعنی وجوب الوجود کما للہ
او بمعنی استحقاق العبادۃ کما للعبادۃ الاصنام اور لفظ شرک جو وارد ہو بعض شیا
پر و اخبار بہ مثل طیرہ وغیرہ حلف بنیر پر و دگر کہ تو اوستے نہ مرا و شرک مذکور ہے
عند اولی الابصار نہ چنانچہ نجم البیین میں یہ بیان خوب مفصل و عیان ہو چکا ہے
جامع ترمذی اور سنن ابوداؤد میں یہ حدیث مسطور ہے حضرت عبداللہ ابن
مسعود رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے کہ ان الطیرۃ شرک ولكن الله ینہیہ بالتوکل
یعنی شگن و شگون ایک شرک موہوم ہے ؛ ولیکن امر الہی توکل سے وہ معدوم
ہو پس اگر طیرہ کفر ضد ایمان ہو تو پھر توکل سے کیونکر نائل بنیان ہے نہ تبت
اسما عیلیہ ما تسأل سحاقیہ سے اس عبارت کو مطالعہ فرماوے بہ خواہ نحو اشراک
خمانہ پر و سے نبیرہ شاہ عبدالعزیز کو کافر بناوے کہ در کتاب نہایۃ الاثر مذکور
ومنہ الحدیث الطیرۃ شرک ولكن الله ینہیہ بالتوکل جعل الطیرۃ شرکاً لہ فی
اعتقاد جلب لنفع و دفع الضرر و لیس الکفر باللہ لاند لو کان کفراً لما ذہب بالتوکل
باز نوشتہ کہ شرک معنی طاعت ہم مستعمل شدہ چنانچہ در کتاب وجوہ القرآن مذکور
الشرک علی اوجہ منہا الطاعة کقولہ تعالیٰ فلما اتاہا صلحا جعل لہ شرکاء فاما اتاہا

صافی الرحمن

باز از فتح العزیز نقل کر وہ کہ این شرک در تسمیہ است نہ در عبادت پس جبکہ او نہیں کہ
رئیس و مقصد سے معنائے شرک غیر کفر آشکار ہو ؛ لاکلہ او کے دفتر میں معنائے
شرک طاعت بھی نگار ہے ؛ تو ہر لفظ شرک بہ ہر لفظ کفر قضا ہے ہو جس نفسانی
اور نشان فقدان بصیرت ہے ؛ پیشہ القاس و ساوس شیطانی اور ظہار خبیث
سہریت ہے ؛ اور طرہ تریہ کہ مشرکان زمان رسد لکرم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو اہل
توحید ٹھہرانا ؛ اور فعال حسنہ و مکروہ پر حکم کفر و کبر امت محمدیہ اہل توحید کو کافر بنانا
صفت مبعودیت جو خاص ہے برائے ایز و ملک علامہ مشرکین نے اوسکو اپنے
زعم و ہم میں اعتقاد کیا و صف عام نہیں شرک مقرر کیا اوسمیں غیر خدا کو
مثل اصنام ؛ اور فرقہ خارجیہ ہندو مشہورہ بوہائیہ نجدیہ نے صفت عام کو خالص
کیا برائے رب الانام ؛ اور وہ صفت محبوبیت و شفاعت خواص بندگان پر و دگر
ہو ؛ اور تفویض امور تدبیر و تصرف ورین دار ہے ؛ اور یہ صفت باتفاق ہمہ
شرائع ثابت برائے مقربان کر دگار ہے ؛ مشرکان عرب نے اول مقربان
الہی کو اپنے خیال خام میں مبعود ٹھہرایا ؛ توحید مبعود برحق سبب استیلائی اوہام
نہیہ چرایا ؛ خارجیان ہندیہ و بابیان نجدیہ نے اول مقربان الہی کو تشبیہ یا
باصنام ؛ کہ صفت عامہ کو انہوں نے خاص کیا برائے ایز و ملک علامہ نہیں
بسطور کا طبیعت سے مذہب مشرکین مردود ہے ؛ و بسطور مذہب فرقہ واپس نجدیہ
کا طبیعت سے نابود ہے ؛ کیونکہ اعتقاد مشرکین مبعودیت اصنام نص و صق طوع سے
آشکار ہو ؛ اور خارجیہ ہندیہ و بوہائیہ نجدیہ کو مشرکین کے اعتقاد مبعودیت بتان سے
آشکار ہے ؛ چنانچہ تقویۃ الایمان کے باب اول میں ایسا مسطور ہے ؛ اور اسی خود تبت

اسما عیله مخمور و بے شعور ہے کہ پیغمبر خدا کے وقت کے کافر بھی اپنی توفیق کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اویس کا مخلوق اور اویس کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اویس کے مقابل طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی کفر اور شرک اور کج تہا سوجو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اوس کو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے **خَذَلَهُمُ اللَّهُ اَنۡی یُؤۡفِکُوۡنَ کَذٰلِکَ کُوۡفٰی جَهَنَّمَ وَاَنۡتُمْ جُنُوۡدٌ اَبۡلِیۡسَ اَجۡمَعُوۡنَ** مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ الحریز در شان ولایت پر ہدایت **وَاللّٰهُکُمُ الْوَاحِدُ** فرمودہ کہ ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی صالح و ابوالشیخ روایت کرده اند کہ چون این آیت در مدینہ منورہ نازل شد کافران مکہ معظمہ میں راشنیدہ خیلے تعجب کردند و گفتند کہ کیف یسم الناس الله و ان محمد یقول الله و احد فلیاتنا بایة ان کان من الصادقین انتہی شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ و نور الکبیر نوشتہ شرک آنت کہ غیر خدا را صفات مختصہ خدا ثبات نماید مثل تصرف در عالم بارادہ کہ تعبیر از ان کن فیکون میشود یا علم ذاتی غیر از کسب بحواس و دلیل عقل و منام و الہام و مانند ان یا ایجاد شفا کے مریض باز فرمودہ کہ شرک این مشرکان در ہور خاصہ بعضی بندگان بود گمان میکرد کہ مانند آنکہ بادشاہ عظیم القدر بندگان خاص خود را با طرف مالک میفرستد و ایشان را در امور جزئیہ تا وقتیکہ حکم صریح بادشاہ نشدہ است مختار و متصرف میدار و خود را جزئیہ بندگان نمی پر واز و حوالہ سایر بندگان بقہار مہ میکند و شفاعت قہار مہ در باب خادمان و متوسلان ایشان قبول می نماید بچنین ملک علی الاطلاق بعض

بندگان خود خلعت الوہیت دادہ است و رضا و سخط ایشان در سایر بندگان اثری کند پس واجب میدستند تقرب بان بندگان خاص تا شائستگی قبول ملک مطلق حاصل شود و شفاعت برای ایشان در مجاری ہور درجہ پذیرای یا ہر بلاطفہ این ہور سجدہ بسوی ایشان و ذبح و حلف بنام ایشان و استعانت ہر ہور ضروریہ بقدرت کن فیکون ایشان تجویزی نمودند و صورت ہا از سنگ صفر و روئین و مثل آن تراشیدہ قبلہ توجہ بان ارواح ساختند و جاہلان رفتہ رفتہ آن سنگہا را بذاتہا خود معبود نگاشتند و خلط عظیم راہ یافت ہتی و حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ در حجتہ اللہ البالغہ فرمودہ کہ خلف من بعد ہم خلف اضلعو الصلوۃ و اتبعوا الشہوات فحلو الالفاظ المستعملة المشبهة علی غیر محلها کما حلو المحبوبة و الشفاعة التي اثبتہما اللہ تعالیٰ فی قاطبة الشرایع نحو اوص البشر علی غیر محلہما و کما حلو اصد و رخرق العوائد و الاشراقات علی انتقال العلم و التخییر الاقصیان الی هذا الذی یری فیہ و الحق ان ذلك کلمہ يرجع الی قوئنا سوتیۃ اور و حاتیۃ تعدل نزول التدبیر الالہی علی وجہ و لیس من الایجاد و الامور المختصۃ بالواجب فی شیئی و ہم در ان کتاب نوشتہ کان من زند قہر قہم قوطم ان هناك اشخاص من الملائکة و الارواح تدبر اهل الارض فیما دوز الاکابر العظام من اصلاہم حال العابد فیما يرجع الی خویصۃ نفسه و اولادہ و اموی اللہ و شہوہم بحال الملوك الی ملک الملوك و بحال الشفعاء و الندماء بالنسبة الی السلاطین المتصرف بالعبود و منشاء ذلك ما نطق بہ الشرایع من تفویض لامور الملائکة و استجابة دعاء المقرین من الناس فظنوا ذلک کمتصرف الملوك قیاسا للعائب علی

الشاهد عبارت مذکور و شاہ ولی اللہ سے صاف صاف آشکار ہے کہ عقائد مشرکان عرب بمجہودیت اصنام متحقق بلا انکار ہے اور اسی مجہودیت پر شرعاً شرک کا مدار ہے نہ کہ ولایت شرک بعد از رتبہ احد افرمان پروردگار ہے اور مجہور جو یتیم متصرف بالاستقلال اور شفاعت بتان مجہودہ کو نزدایزہ متعال نہ گووہ شفاعت ناپسندیدہ ہونے و خدا کے ذوالجلال واجب القبول اعتقاد رکھتے تھے وہ مشرکان اصحاب کمال اگرچہ بتوں کو ہو عظام میں بلکہ علی الاطلاق نہیں جانتے تھے درہمہ حال اور صاحب نفوۃ الایمان اور او کو متبعان اسطور سے ہیں قائلین کہ مشرکان عرب مجہودیت اصنام کے ہرگز نہ معتقدین فقط نذر و نیاز و نذائے اصنام اور امید شفاعت بتان علی الدوام سے تھو و مشرکین پس مدار شرک فعال پر قرار دیا اور رکن شرک مجہودیت اصنام سے فرار کیا اور وہ اعمال جو عوارض عقائد شرک ہیں بالیقین پش طواف و سجدہ و قرابین وغیرہ فعال مشرکین اور بغیر اعتقاد شرک اور ان کا اعتبار نہیں عند المحققین یعنی ان کے فاعلین بلا اعتقاد شرک اول سے نہ ہرگز مشرکین اور بغیر ان کے شرک متحقق الوجود ہو عند المبصرین اور ان کو رکن شرک تصور کیا باستیلائی و ساوس لعین اور حال افعال موجدان کہ جن کو رکن شرک ٹھرایا منکرین یہ کہ بعضی مباح اور بعض حرام اور بعض مستحب اور بعض منکر و جب لاکلام پس اس فرقہ شیطانیہ نے فعال مذکورہ کو اصل شرک ٹھہرایا اور تفریق اعتقاد قدرت غیر خدا مستقلہ و غیر مستقلہ سے منہ پھرایا اور اس تفریق آباؤ اجداد و دینیہ کو دفعہ سینہ پر کینہ سے مثایا اور اپنے اصول اور سائر مومنان فحولات

جناب رسول پر حکم تکفیر و شرک جاری کیا اور اپنی ذوات خجاست آیات کو وادی نحران و بادیہ خذلان میں ساری کیا اور حالانکہ ضرورت و لزوم تفریق اعتقاد مذکور بکتب شاہ عبدالعزیز و شاہ ولی اللہ سے ہو مسطورہ پس جبکہ او کو ہمہ امت محمدیہ کی تصدیق و اقرار کا انکار ہو تو کب او کو تصدیق حضرت ابوطالب کا قرار ہے بلکہ ایمان والہ میں سید الثقلین سے بھی ان کو قرار ہے ہاں ایمان یزید پلید پر ہر ایک و ہابی جان نثار ہے اور مردان مقتدائے اہل نحران او کا از بسکہ دلدار ہے اور ان کی توحید کا نشان نفوۃ الایمان با فائے فریب و فساد آشکار ہے اللہم احفظنا من ہوا جسرتک المحدثین و اعصمانا من وساوس ہولاء الشیاطین بحاۃ حبیبک نبی المرسلین و بحرمۃ آلہ و اصحابہ الطاہرین

حروف معانی و عقود جواہر	تھا کی مصداقہ النجوم الطوار
تروم بار و ارجح الحامد حسنها	فیرقی بہا فی سامیات المقام
تخیر تھاکھا شیمہ محمدی	حمید مساعی خیر باد و خا
نبی الی والناس فی جاہلیۃ	یحوضون فی بحر من الشک و الخا
علی لغی فی طفیا یوم یہو زقہ	ہوت بیم الاھوالی غیر ناہر
فمد علیہم منہ ظل ہدایۃ	و ارشد منہم للھدای کل حائر
لہ مخبرات الوحی لا قول کاہن	گما زعموا و روا لا قول شاعر
عن یزید الا فاء الذی یفترونہ	علی للہ من تخیر میو ذات القائر
وعن رجب و ثانی و حمزہ و مسیر	وطحیان انصاب و از لام فاجر

هَذَا نَالِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ بِعَمَائِهِمْ
وَعَلَّمَ الْأَحْكَامَ وَالرُّشْدَ رَحِمَةً
فَنَحْنُ بِهِ فِي مِلَّةٍ خَيْرٍ مِلَّةٍ
فَكُنْ يَا شَقِيعَ الْمُنْذِرِ لِعَانَةً
وَمَا لَظَنُّكَ يَا مُؤَلَّاهِي فِيكَ خَائِبٍ
فَإِنِّي عَلَى قُرْبَى وَبَعْدِي رَفِيقٌ
فَكُنْ مِنْ أَذَى لَدُنِّيَا غِيَاؤُ وَنَاصِرٌ
فَلَيْسَ لَنَا يَوْمَ الْمَعَادِ ذَخِيرَةٌ
فَمَا طَعَنَ الرَّاجُونَ مِنْ مَطْلَبِ الْغَنَى
وَصَلَّى عَلَيْكَ اللَّهُ مَا حَرَّ رَاعِدٌ
صَلَاةً تُسَاهِي الشَّمْسُ نُورًا وَرَفَعَةً
تُخْصِّصُكَ يَا فَرْدَ الْوُجُودِ وَتَنْشِئُ

و دوسرا فائدہ یہ کہ عبارت فتح العزیز و صراط المستقیم سے متحقق ہوا بعد النصیفین
کہ تصرف ملائکہ مدبرین اور اولیائے مقربین کا عالم دنیا میں ثابت ہو بالیقین
اور طلب حاجات اولیائے رب البریات سے جائز ہلافتور ہے یہ کہ ارباب
حاجات حل مشکلات خود از انہامی طلبند و می یا بند فتح العزیز میں مسطور
اور دعائے ولی واجب الاجابت و تقویٰ واجب القبول صراط المستقیم میں
نکار ہے اور حل مشکلات خلایق محض برائے استرضائے ایشان و تنفیذ قضائے
قلبی ایشان بھی وہاں آشکار ہے اور حصول مقام و سالت فیما بین الرب و خلق

در وصول فیوض غیبیہ بھی وہاں مرقوم ہے و در سلطنت سلاطین و امارت امرا
علی مرتضیٰ داخل است کہ بر سیاہین عالم ملکوت مخفی نیست نیز اوسی کتاب معلوم
قیسرا فائدہ یہ کہ استاد بالاستقلال غیر خدا سے لاریب ممنوع و محظور ہے اور
استاد مقربان اہل برنخ سے بطور توسل جائز و مستحسن ہلافتور ہے چنانچہ عبارت
اجداد مولوی اسماعیل دہلوی سے بالتصریح پر عیان ہے اور خود مولوی اسماعیل
بھی جواز استاد اہل تمور کا صراط المستقیم میں قائل اگرچہ صاحب تقویۃ الایمان
ہے چوتھا فائدہ یہ کہ فاتحہ مرسومہ اور اعراس بزرگان اور منت و نذر و نیاب
حضرت مقربان الہی مستحسن و قائل ہے چنانچہ تحفہ ثنا عشریہ اور صراط المستقیم
اور رسالہ مذکورہ مولوی اسماعیل سے یہی مظاهر و باہر خوش آمل ہے تا اسراف
در یکاری و افراط و تفریط بسیاری پس نہ ممنوع علی الخصوص ہلافتہ مرسومہ
و اعراس بزرگان ہے بلکہ جمیع فرائض و واجبات و سنن و مستحبات میں ہر ایک
میں غیر مشروع محظور و ممنوع یکساں ہے اور یہ مسئلہ فرقہ و ہابیہ پر نہان ہوئے
و اطفال نو خواندہ کتب پر عیان ہے شعر کلید درد و زخست آن نماز ہے کہ
بر روی مردم گذاری دراز ہے مولانا شاہ عبدالعزیز پر در بارہ عرس باؤ اجداد
ایسا اعتراض مسطور ہے مفتی عبدالحکیم سے زبدۃ النصائح فی مسائل لذباغ
میں مذکور ہے کہ عرس بزرگان خود بخود مثل فرض دانستہ سال بسال برقرار
اجتماع کردہ طعام و شیرینی در انجا تقسیم نمودہ مقابر را و ثنا یعبہ میکنند انتہی سکا
جواب شاہ صاحب مدوح قدس شہرہ المنوح سے ایسا آشکار ہے اور اسی
کتاب زبدۃ النصائح میں اس عبارت سے نکار ہو کہ قولہ عرس بزرگان خود

برخودہ این طعن بینی ست بر جہل باحوال مطعون علیہ زیر کہ غیر از فرائض شرعیہ
مقررہ رہیچکس فرض نمیداند آری زیارت و تبرک بقبور صالحین و امداد ایشان
بامداد ثواب و تلاوت قرآن و دعائی خیر و تقسیم طعام و شیرینی امر حسن و عادت
با جماع علما و تعیین روز عرس برای آنست کہ آن روز مذکور تھا لایقان ایشان
میباشند از دالعمل بدار الثواب الا ہر روز کہ این عمل واقع شود موجب فلاح و نجاتست
خلف لازمست کہ سلف در این نوع بر و حسان نماید چنانچہ در احادیث مذکورست
کہ وَلَکُمْ صَلاَحٌ یَّدْعُوْکُمْ وَ تِلَاوَتِ قرآن و اہدائی ثواب راجعات قراوان
ہستی بر کمال بلاوت و افراط جہل ست باز فرمودند کہ اخرج ابن جریر عن
محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہما نہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی قبور
الشہداء علی رأس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتمو فنع عقی الدار و ابوبکر
وعمر و عثمان رضی اللہ عنہم و قال فی التفسیر الکبیر بعد الحدیث المذكور
و الخلفاء الاربعہ ہکذا یفعلون انتہی یہ جواب پر صواب جو شاہ صاحب
موصوف قدس لہ سرہ المعروف سے مذکور ہوئے لا ریب عین رد اعتراض
در تبت سماع علیہ و سحاقیہ نجد یہ در بارہ منع عرس بلا فتور ہے۔ پانچواں فائدہ
یہ کہ اولیاء اللہ کے لینے نذر و نیاز جانور جائز بلا شمار ہے کہ مقصود اوست
گوشت و ایصال ثواب برائے اولیائے کبار ہے نہ کیونکہ تشہیر بنام اولیاء
اللہ سے وہ ہرگز حرام ہوئے نہ لفظ نذر و نیاز بنام اولیاء اللہ سے حرمت کا
اوسمین کچھ مرام ہے نہ نذر قبیح قلبی سے حرمت کا وہاں کچھ مدخل ہوئے
لا ریب گوشت اوست حلال کی طور ہرگز اوسمین نہیں خلل ہوئے حاکم جانور

ہندوان رہا کردہ بنام بتان مذکورہ بالتسمیہ حلال ہوئے تشہیر تعیین بنام صنما
سے حرمت کی اوسمین نہیں قیل و قال ہوئے یہضمون حلت مشحون ثابت ہوئے
بہرچون رسالہ مولوی سہما عیل دہلوی سے جو زبدۃ النصاب میں مسطور
ہے نہ تواسے بطلان اس بیان پر خسران تفویۃ الایمان کا اظہار من اشہر
بلا فتور ہوئے کہ جیسا سطور اور لو ہو اور مردار ناپاک و حرام ہو ایسا وہ جانور
بھی ناپاک و حرام ہے کہ خود گناہ کی صورت بن رہا ہو کہ اللہ کے سوائے کسی
اور کے نام کا ٹھہرایا اسے بت اذ فسق اھل لخیئر اللہ یہ میں کچھ سہات
مذکور نہیں کہ اس جانور کے ذبح کرنے کے وقت کسی مخلوق کا نام لیجئے جب
حرام ہو بلکہ اتنی ہی بات کا ذکر ہے کہ کسی مخلوق کے نام پر جہان کوئی
جانور شہور کیا کہ یہ گائے سید احمد کبیر کی ہو یا یہ بکرا شیخ سدوکا ہو وہ حرام
ہو جائے تو پھر کوئی جانور ہو مرغی یا اونٹ کسی مخلوق کے نام کا کر دیجئے ولی
یائنی کا باپ کا یاداد کا بھوت کا یا بیری کا وہ سب حرام ہو اور ناپاک اور
کر نیوالے پر شرک ثابت ہوتا تو انتہی لے عزیز و اقربا تمیز پیشہ فرقہ و ہا بیتہ
نیز گئی و شعبہ ہازی ہوئے کار زمرہ خارجیہ ہندیہ بے نیگی و جعل سازی ہوئے
کیونکہ ملت و ہا بیت و حیا ضدین بین آشکار ہوئے اور جماع ضدین ممکن نہیں
نیز ہمارے اور یہ ضرب لائل متحقق ہو عند ذوی الافہام نہ ان لہ تستحی فاصنع
ما شئت علی لدوام و اور سکامعنی یہ ہے لاکلام شعر

نہیں گرجا تنگولے بے شعور	تو کر جو کہ چاہے ہمہ شتر و زور
جیاشاخ ایمان نہ آسین گمان	بلا شلخ ایمان رہے بے نشان

حیاء و خوف نزد رہبان
نہین بے حیا کو غم و وجہان
نہین گرجیا و لمین پھر کیا غم

رسالہ مرقومہ زبدۃ النصائح میں خود مولوی سہاگل سے یہ مضمون بلا فراط
و تفریط ہے کہ تفسیر و ما ابل یہ لغیر اللہ تفسیر فتح العزیز میں پر تخیل ہے نہ
اور نذر و نیاز حضرات اولیاء اللہ شرعاً جائز و روا ہے نہ گوشت و بیجہ
منذورہ برائے اولیاء اللہ حلال بچوں و چرا ہے نہ اگر نذر بطور قبیح ہو تو فعل
فاعل حرام ہو نہ اما حلت گوشت میں نہ ہرگز کچھ کلام ہے نہ اور شبہا ہی
صورت کا ساتھ صورت محرمہ کے آشکار ہو یا اور حلت او کی تفسیر جری
اور ہتھکڑے مولانا محمد حسین میں بگاڑ ہے نہ اور گوشت جانوران مشہورہ
بنام بتان بھی حلال ہو نہ اوس شہرت سے حلت گوشت میں نہیں قیل
قال ہو نہ چنانچہ عبارت رسالہ مرقومہ جملہ عبارات میں بالاندر کور ہے نہ اور
رسالہ مولوی سہاگل زبدۃ النصائح میں مسطور ہے نہ پس جو جانور مشہور
بنام غیر خدا تفویہ الایمان میں ناپاک و حرام ہو نہ وہی جانور شہور بنام غیر
رسالہ مولوی صاحب میں حلال بصد احترام ہے نہ اور اگر شہرت کندہ جانور
بنام غیر خدا پر شرک ثابت ہو نہ مولوی سہاگل نہ تو اوس رسالے کا لایف
کنندہ اور اوس میں حکم حلت بجا رہندہ اول مشرک ہو بے قال و قیل اول
اوس رسالے میں مولوی سہاگل نے طریق شرک اپنی جیلو کو تعلیم فرمایا نہ پھر
تفویہ الایمان میں اوسی تعلیم شرک سے خود بخود اپنے آپ کو مشرک بنایا نہ سچ ہو
مگر حقیقۃً لا حیۃ فقد وقع فیہ کرونی خویش آمدنی پیش شریعت خانہ پرور

جو با سو گھر کیا ایک چیز حلال کو ایکجا حلال اور اوس کو دوسرے جائے
میں حرام تسلیم کیا حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ کا ایسا فرمان واجب لاؤعا
آشکار ہو کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں وہ بگاڑ ہے کہ تم المذبحہ للطواغیت
الذین یغیر اسم اللہ و ما اهل لغير اللہ یہ و ما ذبح علی نصب یا ذبحہ غیر اللہ
الذین یغیر اسم اللہ و ما اهل لغير اللہ و ما ذبح علی نصب یا ذبحہ غیر اللہ
عند الذبح لانه لا یتحقق الفرقان بین الحلال والحرام بادی لرای الا عند ذلک
وايضاً ان الحکمة الالہیة لما اباحت لهم الحيوانات التي هي مثلهم في الحياة وجعل
لهم الطول عليها ووجبت ان لا یغفلوا عن هذه النعمة عند زهاق ارواحها
وذلك ان یذکروا اسم اللہ علیہا و هو قوله تعالیٰ لیدکروا اسم اللہ علی ما رزقکم
من جمیعہ الا کلام پس ب ذریات سہاگل و سہاگل معنائے مقولہ مذکورہ
میں غور فرماوین نہ متیلے ہو اجس نفسانی اور قضاے و ساوین شیطانی
سے اپنی بزرگوں کو مشرکین نہ بناوین نہ کہ لا یتحقق الفرقان بین الحلال والحرام
بادی لرای الا عند ذلک شاہ ولی اللہ کا فرمان ہو نہ کہ ہرگز حلت و حرمت میں
فرق تحقق نہیں مگر عند الذبح بیگان ہے نہ بادی النظر قبل ذبح حلال و حرام
میں ہرگز نہیں فرقان ہو نہ لہذا تسمیہ عند الذبح فارقی حلت و حرمت میں
پر بیان ہو نہ ہر حکمت تسمیہ عند الذبح کو فکر کرے وہ ذریات نہ کہ اوس میں بھی قید
عند الذبح لازم والزم ہو بالیقین نہ کہ ان لا یغفلوا عن هذه النعمة عند زهاق
الارواح الحيوانات اور عدم غفلت اس نعمت سے یہ ہے کہ عند الذبح ذکر کریں اسم
ایز ملک علام اور وہ یہ قول الہی لیدکروا اسم اللہ علی ما رزقکم من جمیعہ

الانعام یعنی حیات میں نوع حیوان مثل انسان اور تو اور غیر انکو قدرت و قوت
بیکران ہوئے اکل حیوان ماکول انکے لئے طلال یگیان ہرگز لہذا لازم کہ اس نعمت کا
شکر اہر ایک انسان بجالائے اور وقت ادائے شکر میں ہرگز غافل نہ ہو جائے
اور وہ وقت نزد اخرج روح ہائے جانوران ہوئے پس عند الذبح ذکر اسم خدا شکر
بادل و جان ہوئے اور لیکر ذکر و اسم اللہ ہی فرمان خالق زمین و آسمان ہوئے
پس یہ بیان مولوی اسماعیل جو تشریح جدید تفسیر الامان ہے کہ آیت
اَوْفَسَقَّا اَهْلًا لِّغَيْرِ اللّٰهِ یہ میں کچھ اس بات کا مذکور نہیں کہ اوس جانور کے
ذبح کرنے کے وقت کسی مخلوق کا نام لیجئے جب حرام ہوئے خسران ہوئے نقیض
قول شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ نزد اہل یقان ہوئے جہ اسماعیل کے نزدیک عند الذبح
حلت و حرمت کا فرقان ہوئے اور مولوی اسماعیل کے نزدیک قید و حلت و حرمت
عند الذبح خلاف قرآن ہوئے شہرت قبل ذبح حرمت کا اوس کے نزدیک
مدار ہوئے اور یہ اور عاتے مذکور از بسکہ پر شر و بطلان صریح اور طغیان فیض
ہے کیونکہ آیت اَوْفَسَقَّا اَهْلًا لِّغَيْرِ اللّٰهِ یہ اور و ما اهل به لغیر اللہ جو قرآن
شریف میں جاریہ ہے تو ہر ایک مقام میں قید تشبیہ قبل ذبح موجب
حلت و حرمت بھی مقصود ہے نعم تشبیہ قید بالقیو و حلت و حرمت میں شرعاً مقصود
ہے کیونکہ اہل بہ ذبح عرف عرب میں نہایت وبے غایت مشہور و معروف ہوئے
اور موافق عرف مذکور نزول قول رب غفور ہر ایک جائے مسطور صحابہ کرام
ماثور نزد اہل سعود و ہند و اسی پر اجماع سلف و خلف صالحین تا وقت مولانا
شاہ عبدالعزیز کتب ائمہ دین میں میں محرر و موجود ہوئے لہذا جس تفسیر میں

تفسیر نیساوری معنی و ما اهل به لغیر اللہ
تفسیر نیساوری معنی و ما اهل به لغیر اللہ
عند الذبح جب عرف مقصود شرعاً معبود بھی مسطور ہے یا ذکر صغیر و لات عزری
عند الذبح قول اہل جاہلیت اصل شان نزول پر نور ہے اور جس جائے معنی
اہل کا ذبح جب عرف مقصود کلام و دو و آشکارا ہوئے تو وہاں قید عند الذبح ہرگز
نہیں نکار ہے اور یہ مضمون صدق تحون تفاسیر محققین سے ہو یا ہر حکم
المیں ارجح الشیاطین اور عنایت ربانیت و افحہ و ساوس شیطانیت سے بھی
پیدا ہوئے یہ بصائر جائے خصار ہے یا اما سقد رطیر سزاوار ہے کہ قال فی
التفسیر نیساوری و اما ما اهل به لغیر اللہ فمعناه ما رفع به الصق للصم
و ذلک قول اهل الجاہلیۃ باسم اللات والعزی ثم قال ویستثنی عند عطا و تمکول
والحسن والشعبی وسعد بن المسیب ما اهل به لغیر اللہ ذباہج اهل الکتاب
اذ اسمی علیہا باسم المسیح مثلاً لا طلاق قوله تعالی و طعام الذین اوتوا الکتاب
حل لکم لان النصرانی اذا سمی اللہ تعالی فاغایرید بہ المسیح وقال الامام مالک
و ابو حنیفہ واصحابہ و الشافعی رضی اللہ عنہم اذا ذبحوا باسم المسیح فقد اهلوا
بہ لغیر اللہ فوجب ان یحرم و اذا ذبحوا باسم اللہ فظاهر اللفظ یتضمن الحل ولا یغیر
لغیر اللفظ وعن سیدنا علی رضی اللہ عنہ انہ قال اذا سمعتم الیہود و النصارى
یذبحون لغیر اللہ فلا تأکلوا و اذ لم تسمعوا فکلوا فان اللہ قد احل ذباہجہم و
اعلم بما یقولون انتهى قال فی مفاتیح الغیب جواب عطا وغیرہ رضی اللہ عنہم
انما نحن کلفنا بالظاهر لا بالباطن فاذا ذبحہ باسم اللہ وجب ان یحل ولا یسبیل
الناظر الباطن وقال فی سورۃ المائدہ و ما اهل لغیر اللہ بہ کاتوا یقولون زعموا انہ

تفسیر صحابی عند الامم و ذکر حدیث مرفوع و لا یترو

باسم اللات والعزى فحرم الله تعالى ذلك انتهى قال في المعالم وما اهل به لغير الله اى
ما ذبح للاصنام والطواغيت واصل الاحلال رفع الصوت وكانوا اذا ذبحوا لا يسمعون
يرفعون اصواتهم بذكرها فحرم ذلك من امرهم حتى قيل لكل ذابح وان لم يحضر
بالترسمية مهول وهكذا في روح البیان وقال في تنوير الاقباس بالاسناد الاستدلال
عبد الله بن عباس عليهما رضوان الله ملك الناس وما اهل بلغير الله ما ذبح باسم
غير الله عبد الاصنام وقال في سورة المائدة وَمَا أَهْلَ لَغَيْرِ اللَّهِ بِهِ اى ما
ذبح بغير اسم الله متعمدا وقال في سورة الانعام اوفسقا ذبححة اهل لغير الله
به اى ذبح باسم غير الله عمدا فانه رجس وقال في سورة النحل وما اهل لغير
ما ذبح بغير اسم الله انتهى قال في الارشاد وما اهل به لغير الله اى رفع الصوت
عند ذبحه للصنم وقال في سورة المائدة وما اهل لغير الله به اى رفع الصوت
لغير الله عند ذبحه كقولهم باسم اللات والعزى وفي سورة الانعام اوفسقا اهل
لغير الله به صفة للفسق موضحة له اى ذبح على اسم الاصنام انتهى قال في اللام
المشهور اخرج ابن المنذر عن ابن عباس رضى الله عنهم فى قوله وما اهل قال
وما ذبح قال فى الاتقان فيما يستوعب تفسير غريب القرآن عن ابن عباس رضى الله
عنهما فقال اهل به لغير الله ذبح للطواغيت وقال فى شروط المفسر وقد روى الحكم
فى المستدرک ان تفسير الصحابي الذى شهد الوحى والتنزىل له حكم المرفوع
ثم قال ويجب ان يعلم ان النبى صلى الله عليه وسلم بين لاحكام به معانى القرآن
كما بين لهم الفاظ ثم قال ان تعارضت اقوال جماعة من الصحابة رضى الله عنهم
فان امكن الجمع فذاك وان تعذر رقد ابن عباس رضى الله عنهما لان النبى

صلى الله عليه وسلم بشر به ذلك حيث قال اللهم علمه التاويل انتهى قال
ولى الله رحمه الله فى فتح الخبير بما لا يد من حفظه فى علم التفسير اهل به
لغير الله ذبح للطواغيت قال الشيخ النبيل على انوار التنزيل معنى اهل ذبح الله
وقال فى تبیین الحقائق لا يقال ان الآية وما اهل به لغير الله محالة لا يد
هل اريد بها اى رفع الصوت حال الذبح او الطبخ او حالة الاكل لا نأقول
اجمع السلف على ان المراد بها حالة الذبح فتكون مفسرة فتم الاحتجاج بها
انتهى فتاوى مولانا شاه عبد العزيز بن ايسا سطورى واوراس تحریر
بمى خوب دفع شتر و زور و قال النووى رحمه الله فى شرح مسلم فى تفسير
ما اخرج من قوله صلى الله عليه وسلم لعن الله من ذبح لغير الله واما الذبح
لغير الله فالمراد به ان يذبح باسم غير الله كن ذبح للصنم الى اخره واورنا
عالمى بن يثرب واورتار خانى سے ومان تسيطر سے واورا وسمين
مختار الفتاوى سے مذکور سے و غیر ہا کتب فقہ میں بھی ایسا ہی مسطور
کہ مسلم ذبح شاة الجوشى لبيت نارهم والكافر لا يهتم توكل لانه سمى الله تعالى
وبكره اى ذلك الفعل للصنم مجوسى گاوى بسلامانى واو کہ بنام نار کہ معبود است
وہ کہ مسلم بنام خدا ذبح کر و گوشت او حلال است کذا فى الفوائد البرہانىہ
عن الکتاب الفقہیہ یقول لعبد المسکین محمد خیر الدین صا نہ الله من شر الحاکمین
کہ اس تحریر میں مسطور اور تجزیہ خطیر مذکور سے صاف صاف ظاہر ہوا ہے
انصاف بیغض انصاف کے نزدیک خوب شفاف باہر ہوا کہ وما اهل
بہ لغير الله کا معنی بازبح باسم غير الله سلطان المفسرين سيدنا عبد الله

تفسیر الذبح در کلام شاه ولی اللہ موافق مفسرین ۱۰۴
 و انکار صاحب نفوۃ الایمان از ان مردود بالحق
 بن عباس علیہما رضوان اللہ التین سے ماثور ہے اور یہ تفسیر نزد حضرات محدثین
 حکماء مرفوع بالیقین تحقق پر نور ہے اور اس پر اتفاق سائر صحابہ و تابعین اور تبع
 تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین بلا فتور ہے اور حضرات مفسرین اور فقہائے
 سے کتب متداولہ میں بھی یہی تفسیر مسطور ہے کسی جائے اصل معنی لغوی
 ہمراہ قید عند الذبح حسب معنی عرفی آشکار ہے اور کسی جائے اصل معنی
 مقصودی حسب تفسیر شارح ذبح نگار ہے یہاں تک کہ ہر ذابح پر اطلاق
 لفظ اہل بلا رفع صوت بالتسمیۃ سزاوار ہے یہی اطلاق اس معنا کا مصدر
 موجب اجماع پر وفاق بلا انکار ہے قال فی السمین وغیرہ من زبر المحققین
 لفظ ما فی قولہ تعالیٰ وما اهل به لغير الله موصول بمفعول الذی و محلیہ النص عطفاً
 علی المیتۃ و لفظ بہ قائم مقام الفاعل لاهل و الباء بمعنی فی و لا بد من حذف فضاء
 ای فی ذبحہ لان المعنی وما صیغہ فی ذبحہ لغير الله انتہی پس قید عند الذبح
 جو شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ سے مذکور ہے تو وہ موافق ہمہ تفاسیر مفسرین
 اور مطابق کتب حضرات فقہائے دین اور حضرات صحابہ کرام اور تابعین
 عظام سے ماثور ہے اور انکار قید عند الذبح جو نفوۃ الایمان وغیرہ سائل
 اہل طغیان فرقہ نجدیہ و ہابیانیہ میں مسطور ہے تو وہ مخالف ہمتہ
 قرآن بلکہ تحریف معنی حضرت قرقان اور انکار اجماع است بیگانہ از الفا
 و ساوین شیطان سراسر افترا و زور ہے اور جو معنی و ما اہل بہ لغير الله کا تفسیر
 فتح العزیز میں نگار ہے تو وہ خود فتوائے شاہ عبدالعزیز قدس اللہ سرہ سے
 منسوخ و مردود بلا انکار ہے اور ان کے جوابات مقالات مفتی عبدالحمید رحمۃ اللہ

۱۰۵ سکر اہل معنی ذبح نیامدہ در کلام عرب عرفی مدبر
 الکلمت وہ معنی مقیم نزد ارباب عقل سلیم از بسکہ بیکار ہے بلکہ اوسے
 تفسیر وہی تفسیر باطل و عاقل عند اولی البصار ہے تفصیل اس اجمال کی
 اور تجمل اس مقال کی بجم البین اور عنایت ربانیہ سے خوب آشکار ہے تفسیر
 مذکور اور فتوائے مسطور کا جواب پر صواب حرفاً و روانہ نگار ہے تا یہاں
 بطور مشتہ نمونہ فرما دیکر دلیل بسیار بقدر تحریر سزاوار ہے کہ شاہ صاحب
 اسطورہ تفسیر میں فرماتے ہیں معنی اہل بہ لغير الله میں لاتے ہیں کہ اہل
 بذبح حل کردن خلاف لغت و عرفت ہرگز اہلال در لغت عرب و عرفان
 دیار و آن وقت بمعنی ذبح نیامدہ در هیچ شعر و هیچ عبارت بلکہ اہلال در لغت
 عرب معنی بلند کردن آواز و شہرت دادنست و اگر اہل را بذبح حل کر دہ
 پس ذبح لغير الله مرد خواہ شد ذبح باسم غیر الله از کجا فہمیدہ شود تا مدعائے
 مردم حاصل شود پس درین عبارت اہلال را بمعنی ذبح گرفتن باز لغير الله
 را بجائے باسم غیر الله ساختن قریب تحریف کلام الہی میرسد انتہی معنی تعبیر
 مذکور یہ ہو یا فتور کہ اہل کو ذبح پر حل کرنا خلاف لغت عرب و عرف بلا انکار
 ہرگز اہلال بمعنی ذبح لغت و عرف آنوقت کسے شعر و عبارت سے نہیں آشکار
 ہوا بلکہ اہلال کا معنی لغت عرب میں آواز بلند کرنا اور شہرہ ہے اور اگر
 اہل کو ذبح پر حل کیا جائے تو بمعنی ذبح لغير الله صادق آوے ذبح باسم
 غیر الله کیونکہ صداقت پائے تا نامہ عالین آدمیوں کا ظہور فرمائے پس اہل
 کا معنی ذبح ٹھہرانا پھر لغير الله کا معنی باسم غیر الله بنانا یہ نہیں ہے مگر
 کلام الہی کو قریب تحریف پہنچانا انتہی سبحان اللہ خود شاہ صاحب موصوف

تصانیف مولف الذبح

قدس سرہ المعروف اوس اپنے فتویٰ میں جو زبڑۃ النصائح میں مسطور ہے چنانچہ شہ عبادت اوسکی بالا مذکور ہے حضرت ذبیحہ میں اس حدیث یعنی اللہ من ذبح لغير الله سے تشبہ فرماتے ہیں اور حدیث مذکور کا معنی اپنے رب پر بطور شرح مسلم سے تحریر میں لاتے ہیں کہ قال الامام النووی رحمہ اللہ فی شرح المسلم واما الذبح لغير الله فالمراد به ان يذبح باسم غير الله یعنی یہ جو معارف ذبح لغير الله کہ ذبح کیا جاوے باسم غیر اللہ پس اگر وہ معنی تحریف کلام پروردگار ہے تو یہ معنی بھی تحریف کلام سید مختار ہے اور نہ دائم صلوة و سلام کرو گارہی پس کلام محرف سے تشبہ عاقلوں کے لیے نہیں سزاوار ہو اگر یہ نوشتہ تفسیر فتح العزیز آپ کے نزدیک حق بلا انکار ہے تو اوس فتوے میں آپ کا تشبہ اوس معارف حدیث مسلم سے بیکار ہے اور اگر وہ تشبہ صحیح ہو تو یہ نوشتہ تفسیر مذکور بطلان و ہزیان شعار ہے ہاں تحریر تفسیر مذکور مقدم اور تسطیع فتوائے مسطور مآخروہ منسوخ یہ ناخ تطبیق سزاوار ای عزیز پیر تمیز و ما ابل بہ لغير الله کا معنی و ما ذبح باسم غیر اللہ سلطان التفسیر سیدنا عبداللہ بن عباس علیہما رضوان اللہ علیہما لاسے ماثور ہوئے اور اسی اتفاق ہمہ مفسرین اور سائر صحابہ و تابعین اور جاہلہ و محدثین اور شاہ فقیر کا محققین رضوان اللہ علیہم اجمعین کتب متداولہ میں مسطور ہے چنانچہ زیر مہرہ دین متین سے شہد براہین و مضامین پر تسکین بالا مذکور ہوئے تو وہ جو اظہر من الشمس نزول اہل سنت و جماعت ماثور و مشہور ہے اور اسکو تحریف کلام ایہ ذلک علام عقائد کارناشاہ صاحب کی شان تقویٰ بنیان سہنات

وے غایت دور ہوئے نعم عصمت خاصہ انبیائے کرام اور خصیصہ ملائک عظام علیہم السلام عند ذوی الافہام ہے فتور ہے اور جبکہ تفسیر بخاری سے مسطور ہو انکار کہ ہر ذبح کو مہل کہتے ہیں عرب میں صغار و کبار اگر چہ ذابح تسمیہ کو عند الذبح کہے بطور جہار و ثواب اور کیا دلیل عرف اوس دیار اور اوست کی ہر درکار اور کیا حاجت کسی شعر و عبارت کی باقی رہی عند اولی الابصار فتح النجیبہ بالا بدین حفظہ فی علم التفسیر جو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ کی تحریر اور نیشاپوری تفسیر جو شاہ عبدالعزیز کی بڑی دلیل ستیہ اور خود فتوائے شاہ صاحب رحمۃ اللہ القدیر ہے کہ اوسین عبارت شرح مسلم آپ کی برہان منیرہ تو انمین ما ابل بہ لغير الله کا معنی ما ذبح باسم غیر اللہ ہے انکار پس اس روز روشن کو شب و بجور کہنا محض شاہ صاحب کی وجاہت کا اعتبار ہے سچ جو جب تک وہ ہادیے مطلق عنایت زعفران و تونو کتاب رب الارباب کیا ہدایت دکھلاوے امی منصف حاذق وے محب صا شاہ صاحب مدوح قدس سرہ المنوح جواب مقالات مفتی عبدالحکیم رحمۃ اللہ اکرم میں ایسا فرماتے ہیں اور اوس تفسیر اور اوس فتوائے شہید و نوکو منسوخ ٹھہراتے ہیں کہ لاشک فی وقوع الاختلاف فی حل هذه الذبیحة و تعاد الادلة ومتی کان كذلك کان محلاً للشبهة ومن قاعدة الفقهاء انه اذا اشتبه الحل والحرمۃ غلب جانب الحرمۃ احتیاطاً فالأخذ بالحرمۃ اولی یعنی وہ جانور جو اولیاء اللہ کے لیے منذور ہوئے اوسکی حلت و حرمت میں اختلاف بیفتور ہوئے اور جبکہ اوس میں اختلاف ہوئے تو وہ محل شہد نزول اہل نصاب ہے اور یہ قاعدہ

فقہا بلا انکار ہو کہ جہان حلت و حرمت میں شبہ آشکار ہے تو وہاں غلبہ
حرمت پر احتیاطاً حکم کا مدار ہے پس اخذ کرنا حرمت کو مذکور میں اولیٰ عند
اولیٰ الابصار ہوئے عزیز و افر تمیز اول تو کچھ خلاف اور تعارض دلائل کر
ذبیحہ مندورہ میں واقع نہیں زمینہار اور اقوال مخالفان ائمہ امت اہل
سنت کا وقوع اختلاف میں ہرگز نہیں اعتبار جبکہ و ما اہل بغیر اللہ کا
و ما ذبح باسم غیر اللہ خود شاہ صاحب کی زبان اور ان کے والد ماجد کی تحریر
خوش عنوان سے ظاہر باہر ہے مثل شمس علی نصف النہار اور جبر اللہ اور
ہمہ ائمہ اہل سنت حضرات مفسرین و محدثین اور فقہائے دین متین سے باتفاق
پروفاق ہر آشکارہ حاکم گوشت بجا رہند وان تسمیہ عند الذبح سے حلال
ہو اس حلت میں نہ ہرگز کیسے طور قیل و قال ہے تو عدم وقوع اختلاف
ذبیحہ مذکورہ میں ظہر من الشمس بالضرورة ہو اور فرض کیا ہے وقوع اختلاف
حلت و حرمت اس جانور میں جو مندورہ ہے جیسا کہ شاہ صاحب کی تحریر
مذکور میں مسطور ہے پس جبکہ حرمت ذبیحہ مندورہ کی حیثیت آپ کے نزدیک
استوار ہے اور یہ حیثیت امر عزیمت اور اولیٰ واسطے اہل تقویٰ کے آشکارہ
تواہل رخصت و فتویٰ کے لئے حلت ذبیحہ مندورہ کا آپ کو اقرار ہے غایت
یہ کہ عود ترک اولیٰ اہل رخصت و فتویٰ پر بلا انکار ہو پس باطل ہو اوہ اوہا
جو تفسیر فتح العزیز میں مسطور آشکار ہے کہ چہ آن جانور منسوب بغیر گشت و خبیث
ور و پیدا گشت کہ زیادہ از قبیل مرد است زیرا کہ مردہ بے ذکر نام خدا جان
دادہ است و جان این جانور از ان غیر خدا قرار دادہ کشتہ اند و این عین

شرکت و ہر گاہ کہ این خبیث در و مسرات کہ دیگر ذکر نام خدا حلال نمیشود
مانند سگ و خوک کہ اگر بنام خدا مذکور شود حلال نیگردد اور یہ تعبیر مسطور
نیز باطل ہے بلانقوض اس تعبیر سے بالضرورة نزدیک باب شعور کہ آری نام
خدا بر آن جانور وقتی قائمہ میدہد کہ قصد تقرب بغیر خدا را از دل دور کردہ
و خلاف آن شہرت و آواز شہرت و آواز دیگر دہند کہ ما ازین کار بہر گشتیم
بے تفسیر فتح العزیز میں اول مسطور مسطور ہے کہ جو جانور غیر خدا کے لئے
منسوب و مشہور ہو تو اس میں مردی سے زیادہ خیانت بالضرورة ہے اور جب
اس خیانت نے اس میں سرایت کیا بسیار تو پھر دوسرے مرتبہ ذکر نام خدا
حلال نہ ہو گا زمینہار جیسا کہ تسمیہ عند الذبح سے حلال نہیں ہوتا سگ
اور خنزیر و ایسا ہی حلال نہیں ہوتا تسمیہ عند الذبح سے وہ جانور جو غیر
خدا کے لئے مشہور ہو پھر اسی آیت کی تفسیر کے آخر ایسا فرمایا ہو آواز د
حلت جانور مذکور مسطور شہرت میں آیا ہو کہ جو جانور غیر خدا کے لئے ہوا ہو
منسوب و مشہور ہو ان نام خدا عند الذبح اس پر مسطور نافع ہو بالضرورة کہ قصد
تقرب الی غیر اللہ کو دل سے باہر لاوین اور خلاف اس شہرت آواز کے
دوسری شہرت و آوازہ مقرر ٹھہراوین کہ چھوڑا ہننے یہ کار آشکار ہے ہو
بہر از اہل منصف حمید موصوف بوصف سدیدہ اول شاہ صاحب نے اس
جانور مشہور بغیر اللہ کو مثل خنزیر فرمایا حرمت میں نجس عین مثل خنزیر ٹھہرایا
اور اقرار عدم امکان حلت مثل خنزیر انظار میں آیا پھر آخر اس خنزیر کو
حلال کرنا کا طریق بتایا پس اگر فرقہ وہابیہ خارجیہ ہندیہ کے نزدیک وہ

جانور مشہور اولیاء اللہ کے لیے مندرجہ حرمت میں فی الحقیقہ مثل خنزیر ہو
 تو خنزیر کا حلال ہونا ان کے عقیدے میں متحقق بلا تفریب ہے کیونکہ تفسیر
 العزیز سے تفسیر و ما آتٰ بہ لغیر اللہ کا ان کو لاریب اقرار ہے اور اس مقام
 کے سوا باقی ہمہ تفسیر مذکور پر نور سے ان کو فرار ہے اور اگر وہ جانور مذکور
 ان کے نزدیک حرمت میں نہیں مثل خنزیر محض عوام کا لانعام کو و غلا
 کے لیے ان کا تسک ہو وہ تفسیر تو ہوائے نفسانی معنائے کلام ربانی کا
 پیشہ بلا بخار ہو عذاب تفسیر بالترای اوس گروہ خدا ن پر وہ کے لیے
 سزاوار ہو اول ایک جانور حلال کو ہوائے نفسانی سے حرام بنانا یہ
 اوس کو حرمت میں مثل خنزیر نجس لعین ٹھہرانا پدروازہ مکان حلت کا ایک
 دفعہ مسدود فرمانا یہ پھر طریق اوسکی حلت کا خود بخود تحریر میں لانا جس
 جانور کو خنزیر ٹھہرایا اوس کو پھر بکری پر شیر بتانا تفسیر میں حلال جانور
 تشہیر سے مثل خنزیر آشکار ہو فتوے میں حلت و حرمت کا نیت پر مدار
 پس اگر یہ شرع جدید نہیں تو کیا ہو تحریف معانی قرآن مجید نہیں تو
 کیا ہو اور خود شاہ صاحب اوس فتوے میں معنی و ما آتٰ بہ لغیر اللہ کا
 تقریب الی غیر اللہ فرماتے ہیں اور اس معنا کو خلاف مفسرین و فقہائے
 دین متین خود بخود تحریر میں لاتے ہیں یہ پھر جواب مقالات مفتی عبدالحکیم
 رحمہ اللہ الکریم میں اوس تفسیر اور اس فتوے شہید و نو کو منسوخ ٹھہراتے
 ہیں کہ یہ فیضون فیض شجون اوس جواب میں ہو پر نور ہے کہ حرمت جانور
 مذکور ہو اولیاء اللہ کے لیے مندرجہ از روئے احتیاط و فضیلت ہے پدور

چنانچہ وہ عبارت پر بشارت پیش ازین مسطور ہے پھر اس رخصت حلت
 پر ہی شاہ صاحب نے حضرات علماء سے ربائی نہ پایا آخر ہمہ تحریرات معاویہ
 اپنے جنگ ایک مختصر فتویٰ فرمایا اور وہ فتویٰ عقائد خبیثہ کے دوم جلد
 میں نگار ہے اور اوس فتوے کی صحت کا فرقہ وہابیہ کو بھی قرار ہے احمد شد
 رب العالمین کہ آخر الامر شاہ صاحب قدس اللہ سرہ البین حلت ہی
 مندرجہ اولیاء اللہ کے معترف ہوئے بالیقین مثل سائر اہل سنت و جماعت
 صالحین اور اعتبار ہر امر کا آخر پر ہے نزد محققین کہ ان العبرة بالخواتم
 فی الدین آئینین لہذا حلت و حرمت دیکھ کا عند الذبح پر مدار ہے قبل
 ذبح اور بعد ذبح کا ہرگز نہیں اعتبار ہے پس جب مولانا ممدوح کو حلت
 ذبیحہ مندرجہ مذکورہ کا قرار ہے تو پھر نہ بیان اہل توفیۃ الایمان سراسر
 باطل و بیکار ہے اب منصفین کچھ انصاف فرماوین پمتصفین تعسف سو
 دگورات نہ ٹھراوین جاہلین جہالت سے شاہ صاحب کو لباس عصمت
 نہ پہناوین لغزش بشریت کو وحی سماوی نہ بناوین اگر حق گوئی کی توفیق
 رفیق ہو تو کلمۃ الحق سماعت میں ہی لاوین کہ حکم الضرورات تلجیح لخطوات
 شہد جواب باصواب جو یہاں مذکور ہے تو وہ کلام شاہ صاحب ممدوح
 قدس اللہ سرہ المنوح سے ہی مسطور ہے اور ان کے والد ماجد اور سیدنا ابن
 عباس اور سائر ائمہ دین حق اساس سے ماثور ہے پس اگر بقضائے بشریت
 کسی بزرگ سے کچھ لغزش ظہور میں آوے تو او اسکے تابع پر لازم کہ
 اوس لغزش سے روپوشی اظہار میں لاسے یہ فرقہ اسماعیلیہ اور ذریات

تفصیل دیکھو

اسحاقیہ ایسے بے ادبی مین چالاک ہیں : شان شاہ صاحب پر تو قیر ان مکر کے واد پیر مین بے باک ہیں : کہ اونکی ایک لغزش کو خفا مین نہیں لاتے مین : مجلس ہر کہ یہ مین اوسی لغزش کی حکایت سناتے ہیں : اور بخاریاتی تفسیر اور انکی سائر تالیف منیر سے اونکے روح پر فتوح کو سناتے ہیں : اور جب جواز امتداد از اہل قبور وغیرہ ہو اور اوسی تفسیر سے اونکو اہل سنت و جماعت دکھلاتے ہیں : تو ہر طور ہدیان پر بطلان بصدر طغیان زبان کہ عنوان سے معرض ظہار مین لاتے ہیں : کہ واد پیر تو اس تحریر سے مشرک آشکار ہے : تو کیا ہمکو بھی اوس عقائد سے مشرک ہونا سزاوار ہے : نعوذ باللہ من ہذہ وساوس الشیطان الرجیم : ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم : جو لعین ایسے عالم ربانی عامل لاثانی کے حق مین ویسا ہدیان شیطانی زبان لاتا ہو : لا ریب وہ احکم الحاکمین اوس موزیے بے دین کو خطاب خضریر ولعین سے دنیا مین ہی سرفراز فرماتا ہے : کہ دینی خویش آمدنی پیش کا

چہرہ دکھلاتا ہے شعر

از مکافات عمل غافل مشو	گنہگار از گندم بروید جو رجو
اللہم ارنا الاشیاء کما ہی فی الحقیقۃ : بحق نبینا صاحب الشریعۃ الانیقہ :	
واللہ واصحابہ ارباب لمعرفۃ العتیقہ : شعر -	
ابن بدیع اول ہوا آخر	سمیع بصیر الکلام کل جانب
جواد حلیم ظاہر ہو باطن	علیم رشید الکلمات ذاہب
رؤف رحیم عالم ہو اگر مو	وبر عتی الذات اعلى المراتب

حسب حکم صادق ہوشیار
شکر تجید و احد ہو واحد
صواعق غلب ہو فارغ
غفور عفو واسع ہو رافع
نوی قریب جامع ہو سید
مجید و منہ شاعر ہو مقصد
حبیب رقیب مومنین
کریم واحد فی الصفات ذاتہ
عظیم کہ خلق و ما متخلق
و محی و معطی الخلاق کلہا
خیر و مولی الکائنات باسرها
الاستی عند الالہ و سلیتی
راذلتی عند الہمیز شافعا
فقل الخیوری لا تخف من رجیاء

علیک التحیات البہیۃ دار عما
مع الال و الصحب لکرام کو اکی

بہ خفا فائدہ یہ کہ قربان الہی کے اقوال : اور اونکے انفس و مکان و افعال
اور اونکے ہم صحبتان و زائرین : اور اونکی اولاد و مجتہدین : اور سائر و استگان
من حق تعالی خیر و برکت عطا فرماتا ہے : اور اونکی دعائے مقبول و برتدعا

موصول سے حاجت متوسلین اور مراد اہل شہدین کو منصفہ ظہور پر جلوہ دار
 میں لانا ہے اور عالم برزخ اور عرصات قیامت میں حق تعالیٰ او کو جو کچھ عطا
 فرمائے ہر ایک زمرہ عوام اہل اسلام میں ہرگز ہرگز نہ آوے چنانچہ تفسیر
 فتح العزیز سے یہ مضمون بالا مذکور ہے بمعانی صراط الذین انعمت علیہم میں
 مسطور ہے : ساتواں فائدہ یہ کہ صراط مستقیم طریق نبیائے کرام اور
 اولیائے عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے فقور ہے : اور حضرت ایزد و تان
 سے ہر ایک اہل ایمان اسی راہ رہت عنوان کی طلب کا مامور ہے : کیونکہ
 اہل نبوت و اہل ولایت اہل عصمت و اہل حفاظت بالضرور ہے پس لابد
 ہر ایک ان حضرات معاون برکات سے وسیلہ وصال ایزد و الجلال
 پر نور ہے : چنانچہ یہ مضمون صداقت شحون تفسیر فتح العزیز میں عیان ہے
 معانی صراط الذین انعمت علیہم میں بیگان ہے : آٹھواں فائدہ یہ کہ
 محبت محبوبان پروردگار برائے رضائے حضرت خالق نور و نار : عین محبت
 خدا ہے عند اولی الابصار : چنانچہ تفسیر فتح العزیز سے یہی مضمون پیش
 آشکار : ناواں فائدہ یہ کہ وصال حضرت ذوالجلال بغیر وسیلہ حضرت
 مرشدین از بسکہ محال و سواں فائدہ یہ کہ محبت مقربان الہی علامت
 ایمان و تقویٰ آشکار ہے : اور بغض محبوبان الہی امارت نفاق و شقاوت
 بلا آشکار ہے : گیارہواں فائدہ یہ کہ طلب حظوظ نفسانیہ : و حق مقربان
 حضرت ربانیہ : موجب قرب و حضوری ہے : نہ باعث بعد و دوری ہے :
 بارہواں فائدہ یہ کہ حضرات اولیائے مددکن گان و شافعین اولیائے

غیر مدین سے فضل بین بالیقین : تیسرہواں فائدہ یہ کہ استمداد از اہل
 قبور : لاریب مستحسن ہر زوار باب شعور چودھواں فائدہ یہ کہ اولیائے
 کو سماعت مزامیر جائز بلا فقور ہے : اور فقیر امور غیر مشروعہ میں محبت صافی
 معذور ہے : پندرہواں فائدہ یہ کہ نزد اسماعیل صاحب تقویۃ الایمان
 تعلق قلب برشد بالا استقلال ضروری ہے : بیگان : نہ بطور وسیلہ وصال
 ایزد و تعالیٰ خالق جان و جنان : یہ چھ فوادمہ اخیرہ صراط المستقیم سے ہیں
 آشکار : چنانچہ اصل عبارت ان فوادمہ کی عبارت بالا میں ہر نگار سوہوا
 فائدہ یہ کہ آیت جلالہ شکر کا : میں شکر بمعانی طاعت مائۃ السائل میں
 مسطور ہے : پس معانی عبد الرسول مطیع رسول مقبول نزد اسحاقیہ بظہور
 اللہ تبارک و تعالیٰ صراط المستقیم : بحق حبیبک صاحب الخلق العظیم : و بحرمۃ
 الہ و اصحابہ ذوی القلب السلیم : شعر

صلوٰۃ الٰہی الفرد الجلیل	علی ذی النعمت والذکر الجمیل
عالم الوجود ومنتقاہ	و محبوب الالہ بلا مثیل
علم من حاز کل الجہ جمعاً	و ساد علی لوری فی کل جہل
علم من علم کل الخلق جوداً	نبی اللہ والداعی الازہیل
الحادی فی قوس مستقیم	باسرار و فضل مستطیل
قیام بشری الاکام بنور طہ	شفیع الناس فی الیوم الثقیل
امان الکو فی علو و سفلی	نجاۃ الایق العبد الدلیل
رسول اللہ دار کما فاکنا	بشوم الذنب فی حق طویل

حَبِيبُ اللَّهِ اَنَا مِنْكَ سَرَجُو	فِيَوْمَ ضَامِكَ تَشْفِي لِلْعَلِيلِ
وَسِرَّامِكَ يَسِّرِي فِي قُودَادِ	دَوَاءَ لِحُمِّ وَالْقَلْبِ الْعَلِيلِ
وَلَيْسَ لَنَا سِوَاكَ يَغِيثُ اَدْرَاكَ	بِهَذَا الدَّهْرِ مِنْ قَالٍ وَقِيلِ
فَإِنَّ دَوَاءَ رُوحِي بَلْ وَرُوحِي	مَلَاحِذِي نَاصِرِي عَوْنِي كَفِيلِ
عَلَيْكَ مَعُوذِي مِنْ بَعْدِ رَرِي	بِحَاكِيكَ اَرْجُو رَفْعَ الدَّلِيلِ
وَأَحْسَانًا وَتَقَرُّبًا وَوَصْلًا	بِیَعْمُ الْخَشْرِ فِي ظِلِّ ظَلِيلِ
فَارَوْيْنِي وَأَصْحَابِي وَحِزِّي	بِكَاسِ الرِّاحِ وَهَابِ الْجَزِيلِ
عَلَيْكَ اللَّهُ صَلِّ شَرَّ آلِ	وَأَحْكَابِ سَمَوَاتِي كُلِّ حَبِيلِ
دَوَامًا دَائِمًا فِي كُلِّ حِينِ	مَدَّ الْأَكْبَارِ أَوْ وَفَتْ الْأَعْيَلِ

وَمَا نَحْنُ إِلَّا حَمَامٌ وَقَالَ صَبَّ
صَلَوَةُ الْوَاهِبِ الْفَرَادِ الْجَلِيلِ

البصيرة السابعة لبیب صفی وے اریب و فی اگر کسی معترض کہ
آئینہ ضمیر منیر میں یہ خیال پُر زوال عکس چہرہ جلوہ دکھلاوے : ہر اہل
خاطر فاتر میں زنگار جرح و قدح سطور قرار پائے کہ جو عبارات کتب
مہرہ محققین سے جلد اول عقائد خیریں میں موجود ہیں : تو وہ ہر ائمہ دین
متین اکثر علماء کے نزدیک اس دیار میں مقنن و بین : تو کس طور تحقیق اس
تحریر کی ظہور میں آوے : اور کیونکر تصدیق اس تعبیر کی صداقت پاوے
خصوصاً کیونکہ طہیمان پاوین وہ قلوب معتصر ضمیں : جو ایمان ہمہ باو اہت
رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکرین : تو اسکا جواب باصواب یہ

کریں جس کے دل میں محبت حبیب خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام پائے ہو تو اس کے
لیے سلام ہمہ آباء خیر الانام و اقبہات علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اندک
ذیل بسیار ہے : اس بارے میں فرمان بعض اہل عرفان موجب اطمینان
و ابقان ملائخار ہے : نے بلکہ اس میں جمیل میں طلب لیل سے وہ
لاریب ذلیل غدا ولی الابصار ہے : کما قال سید عبد الوہاب لشعرانی قدس
سہ النورانی فی کشف الغم عن جمیع الامم ان جمیع الکرامات و الخصائص الواقعة
فی هذا العالم منذ خلق الله تعالى الدنيا لنبينا محمد صلى الله عليه وسلم بحكم
الاصالة وما وقع شيء منها لخواص الخلق فذلك بحكم التبعية في الارث له
صلی اللہ علیہ وسلم فکل ما مال الی تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی
لاحدا ان یبحث فیہ ولا مطالبة بدلیل خاص فیہ فان ذلك سوء ادب فقل
ما شئت فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سبیل المدح لا حرج وما ضبط
العلماء رضی اللہ عنہم لخصائص لا تنبہا علی علو مقامہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن التحجیر الواقع علی امتہ وھکذا فی التحریر و التحجیر و الجامع الکبیر و غیرھا
من زہر النخاریر و اللہ دَرَمَافِی ہذا التعبیر شعر

ما شئت قل فیہ فانت مصدق
فالجواب یقتضی والمحسن تشهد

اور جس شخص کو محبت جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرار
اور باوجود ادعائے ایمان تحقیق سید انس و جان اسکا پیشہ لین نہا کر
تو اس کے نزدیک ہزار دفتر اولہ آشکار کلام خدا و سید مختار سے بیکار
ہے : اس کے لئے یہی جواب باصواب لاریب سزاوار ہر شعر

از حضرت آدم تا حضرت عبداللہ علیہ السلام

آنکس کہ بقرآن و خبر و نور ہی
 است جوابش کہ جوابش مذہبی
 اسے محبت صادق سے منصف صادق نفس مسئلہ اسلام ہمہ آباءائے کرام
 و امہات سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام بسے آیات قرآن اور احادیث
 متواترہ سید الاکوان سے آشکار ہے : اور ان کتب معتبرہ میں جو اکثر علما
 و مینداریں ان کے نزدیک موجود لاریب نگار ہے : مثل شہادت
 شرح مشکات اور تفسیر روح البیان اور شفا سے قاضی عیاض : اور تفسیر
 کبیر و مواہب لدنیہ و زرقانی اور نسیم الریاض : چنانچہ اول آیات خبر
 سے جلد اول عقائد خیریتہ میں شہ مسطور ہے : اور ان کتب مرقومہ علمائے
 اخبار سے بھی وہاں اپنی جائے پر تعبیر مذکور ہے : اور آیات و اقوال
 اور باقی تعبیر نفیس پھر یہاں اعادہ کرنا کیا ضرور ہے : مگر ایک عبارت
 شرح مشکات شیخ عبدالحق دہلوی قدس اللہ سرہ القوی یہاں تحریر کرنا
 موجب سرور ہو کہ محبت منصف نہ مبغض متعسف کے لئے یہ کافی دینی
 بے فتور ہے کہ آباءائے کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ہمہ لشیان
 از آدم علیہ السلام تا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ طاهر و مطہر ہند از دین
 کفر و جس شرک چنانکہ فرمود بیرون آمدہم از صلاب طاہرہ بارحام طہ
 و دلائل دیگر کہ متاخرین علمائے حدیث آنرا تحریر و تقریر نمودہ اند و لعمری
 این علمیت کہ حق سبحانہ و تعالیٰ مخصوص گردانیدہ است باین متاخرین را
 علم آئمہ آباء و اجداد شریف آنحضرت ہمہ بردین توحید و اسلام بودہ اند
 و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و یختص بہ من یشاء و خداجہ اسے خیر دہ

شیخ جمال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ کہ دین باب رسال تصنیف کردہ اند
 و افادہ و اجادہ نمودہ این مدعا را ظاہر و باہر گردانیدہ اند و حاشائے کہ این
 نور پاک را در جائے ظلمانی پلید نہ نهند و در عصاات آخرت بہ تعذیب و تحقیر
 آباء اور اختری و مخدول نہ گردانند استے

وَمَا زَالَ يُؤْمِنُ الْمُصْطَفَىٰ مُتَنَقِّلًا	مِنَ الطِّبَا لَا تَقَى الطَّاهِرَاتِ
إِلَى صُلْبِ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ لَا مَتَّه	وَقَدْ أَصْبَحَ اللَّهُ بِأَهْلِ إِيْمَانٍ
وَجَاءَ لَهَا فِي حَدِيثِ شَوْهَدٍ	وَمَا إِلَيْهِ الْحُجْمُ مِنْ أَهْلِ عِرْفَانٍ
وَأَنَّ الْإِمَامَ الْأَشْعَرِيَّ لَمْ يَشْهَدْ	حُجَّتَهُمَا فَضْلًا تَحْكُمُ تَبْيَانٍ
وَحَاشَا لَكَ الْغُرُثَ بِرَضَى جَنَابِهِ	رَوَالِدِي لِمُخْتَارِ رُؤْيَا نِدَانٍ
وَقَدْ شَهِدَ مِنْ مُجَنِّدَاتِ مُحَمَّدٍ	خَوَارِقَ آيَاتٍ تَلُوهُ لَعْنَانٍ

الہی رؤس و روحہ و ضریحہ
 بعرف شدی من صلوٰۃ و خیر

البصیرۃ الثامینۃ لے محبت صادق سے معتقد و اتق مسئلہ و حدیث
 اور ان کے دیگر اسعد : جو اول جلد عقائد خیریتہ میں مسطور ہے : اور یہ
 اختیار مرام باقتصار کلام بطور اجمال مقال مذکور ہوئے تو اگر کسی شخص کو کچھ
 کی طرح کا اعتراض در پیش آوے : یا شبہ پائے فکر میں در دخیل گئیے
 و سوسہ ظہور پائے تو لازم کہ تباہی بریافتہ مسئلہ مذکورہ سے یا شبہ کو پاشند
 نکست باہر لائے : اور اگر وہ کتب دستیاب نہون تو اس تعبیر سے استراحت
 فرمائے : اور یہ تعبیر مذکور مکتوب لدنی میں لاریب مسطور ہے : اور یہ تالیف

شاه ولي الله رحمه الله عنده العالم ان بسكة شهور يكره ان الصوفية حيث قالوا ان العالم عين الحق ما ارادوا انفي الوجودات الخاصة الحاصلة من تنزل الوجود الى مراتب شتى بل رادوا افادة معنى التنزل والظهور فكما ان المعقولي يقول زين وعمرو واحد يعني به التماثل في النوع لا الاتحاد من كل وجهه ويقول ان الانسان والفرس واحد يعني به الاشتراك في الحيوانية فكذلك الصوفيون يقولون ان العالم عين الحق يعنون تعينة ملكية في الوجود المنبسط وقيام الوجود المنبسط بالحق الاول

جل مجده لا نفى التماثل بالملكة كما قال قائمهم شعر

هم مرتبه از وجود حكمه وارو | اگر حفظ مراتب بخي زنده بقی

ثم قال الشيخ ولي الله رحمه الله فلما اصل ان قول الصوفية بوحدة الوجود صحيح عقلاً وكشفاً فانك اذا قلت ان المتحقق في معركة القتال ليس لا الجسم فهو القاتل والمقتول وآلة القتل والراكب والمركوب والسرير والسيف والرمح والقوس والسهام والصائل الصول عليه غير ان الجسم لم يستحق اسما من هذه الاسماء الا كصفة خاصة ومعنى خاص واذا نظرنا الى تلك الكيفيات مع قطع النظر عن اقتنائها بالجسم كانت معدومة ولم تصدق منها آثارها واذا انضم اليها الجسم صارت موجودة وصدور منها آثارها والجسم محل تلك الكيفيات والحامل لها استعداد لتلك المعاني في العقل والتقدير قبل الوجود الخارجي وتلك الصور المتكررة اعدت محضاً ان لوحظ اليها مع قطع النظر عن الجسم لم يكن لها تحقق وكانت موهومة وان لوحظ بضمومية وهي الجسم كانت موجودة فاذا صار الجسم شيئاً تارة ورشحاً اخرى فقد اقتضى به الاسباب اعني الجوارح والخيال والنفس والحديد والنار والكبر والمقيم والقدر والمشار وغيرها الى ان حدث

بين المعدوم والموهوم الذي هو السيف والرمح وبين الوجود الذي هو الجسم نسبة معلومة الانية بمهولة الكيفية بها انصف ذلك المعدوم بالوجود ومعنى وجود السيف والرمح حيث ان ارتباط المعدوم بالوجود بحيث يصح له اشتقاق الاسم من الوجود كان الجسم عامماً محتملاً لصور كثيرة فاذا صار سيفاً وتلبس باحكام السيفية من القطع ونحوه فقد تعين بتعين خاص وبرز في بعض صورته المحتملة فيقال عند ذلك ظهر في مظهر خاص وهو السيف كان ذلك كله كلاماً صحيحاً لا يمكن من انكاره عاقل اللهم الا مناقشات لفظية ترجع الى الوضع والعرف ولا عبرة لها عندنا فاذا فهمت هذا القدر في الجسم فالوجود اولى بهذا ثم الوجود معناه ما انصف بالوجود ولا شك انه صفة انتزاعية فليبحث عن هذه الصفة الانتزاعية هل لها منشاء انتزاعي في الخارج او هي بمنزلة انبياء لغول ولا شبهة ان بداهة العقل يحكم بالاول منه الاحتمال الثاني واذا كان هذا حكم الوجود كان هو حكم الوجود الحقيقي الذي هو منشاء الانتزاع بالاولى ثم قال اعلموا ان وحدة الوجود ووحدة الشهود لفظتان تطلقان في موضعين فارة تستعملان في مباحث السير الى الله عز وجل فيقال هذا السالك مقامه وحدة الوجود وذلك مقامه وحدة الشهود ومعنى وحدة الوجود هاهنا الاستغراق في معرفة الحقيقة الجامعة التي تعين العالم فيها بحيث تسقط عنه احكام التفرقة والتماثل التي معرفة الخير والشر مبنيّة عليها والشرع والعقل مخبران عنها مبنيان لهما اتم بيان واوفى اخبار وهذا مقام محل فيه بعض السالكين حتى يخلصه الله تعالى منه ومعنى وحدة الشهود الحكم بين احكام الجبر والتفرقة فيعلم ان الاشياء واحدة بوجه من الوجوه كثيرة مباشرة بوجه آخر وتارة

تستعملان فی معرفۃ حقائق الاشیاء علی ماہی علیہ فظروانی ارتباط الحالات بالقدرة
فوقہ عند قوم ان العالم اعراض مجتمعة فی حقیقة واحدة کما ان صورة الانسان
وصورة الفرس وصورة النجوم متواردة علی الشئ والطبیعة التسمیة باقیة فی
جميع الحالات لکن الشئ لا یسمی باسم التماثل لا بملک الصور المتواردة علیہ بل
تلك الصور فی حقیقة ہی التماثل لکن لا وجود لہا الا بضم ضمیمہ وھی الشئ وقع
عند الآخرین من الشہود یدہ ان العالم عکوس الاسماء والصفات انطبعت فی مرایا
الاعدام المقابلة لتلك الاسماء کما ان القدرة یقابلہا عدم وهو العجز فلما انعکس
صورة القدرة فی مرآة العجز صارت قدرة ممکنة وعلی هذا القیاس سائر الصفات
والوجود ایضا علی هذا الاسلوب فالمدہب الاول یسمی بوحدة الوجود والثانی
بوحدة الشہود انتہی ملخصاً من تبصیر الضمیر وتنویر البصیر اور تحفہ ثناء عشر
بین ایسا مسطور ہے اور یہ کتاب مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ العزیز
کی مشہور ہوئی کہ شیخ ابن مطہر علی باوصف اینہمہ دانیہا در کتاب نہج الحق تو
بحلول را بصوفیہ اہل سنت نسبت کردہ حالانکہ ایشان حلولیہ را کفیر می کنند
واین ہمہ از نا فہمی کلام ست مسئلہ وحدۃ الوجود را بسبب دقتیکہ دارد
نفہمیدہ وبر حلول حل نمودہ واز بنیاد دقیقہ فہمی علمائے ایشان توان دید
ہمین قسم دیگر مطالب غامضہ را کہ در کلام حضرات ائمہ واقع شدہ اند بسبب
غلط فہمی نسخ و تبدیل نمودہ باشند و بعضی از فرق غلاة مثل بنائیتہ و نصیریہ
و اسحاقیہ اتحاد بجائے حلول استعمال کنند و حالانکہ اتحاد مطلقاً باطلست
و بطلان اواز اجلائے بدہیات ست و شیخ علی بنابر کمال دقتہ فہمی

بناچار اینہا را نیز بسا لکین اہل سنت فسوب کردہ حالانکہ مقصد ایشان ازین
اتحاد یکے از دو معنی ست نہ اتحاد حقیقی اول نجاح و اضلال نہایت عبد
زید یک ظہور تجلی مثل حالتیکہ نور چراغ راز و یک ظہور آفتاب میشود و در
این حالت ظہور نور تجلی از قرآن مجید و اقوال عتبرت ظاہرہ بر ظاہر
تو لہ تعالی فلما تجلی ربہ لجنبل جعلہ ذکا و حرم موسی صیقا و تو لہ تعالی قلمکا
حاکم ہاؤدی ان بورک من فی النار و من حولہا و سبحان اللہ رب العالمین
و از اقوال عتبرت ظاہرہ قول حضرت صادق علیہ السلام در محلی طہرہ بوجہ
بروایت کلینی سابق گذشت کہ ان المؤمنین یرونہ فی لدنیاء قبل یوم القیامہ
لست تراه فی وقتک هذا و این معنی را شیخ ابن فارض مصری قدس سرہ

سرہ در تائید خود واضح نمودہ کہ شعر

وجاء حدیث فی اتحادی ثابت	روایتہ فی النقل غیر ضعیفہ
یشہر محبت العبد بعد تقرب	الیہ بفعل اواداء فی رضہ
وموضع تنبیہ الاشارة واخبر	بکنت لہ سمعا کثورا طہیرہ

نہ شمار مذکورہ اینکہ آمدہ است حدیث در اتحاد من کہ ثابت ست روا
اور نقل و ضعیف نیست آن کہ شارت میکند بدوست داشتن بندہ بعد
از قرب جستن بسوی خدا بعبادت نقل و ادائے فریضہ و محل تنبیہ شارت
واضح ست باین لفظ کہ خدا میفرماید کہ من میثوم برای آمد دوست گوشل و
وضاحت این مثل روشنیہ نیم وزست و آن حدیث صحیح قدسی نیست
در لحدی بنقر الی بالنواقل حتی احببتہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی

یسع به وبصره الذی یبصر به ویدہ الی بیطش بہا ورجلہ الی یشہ بہا و و انک
خود را حرارت حق داند و مظهر ہے از مظاہر اوشناسد بوجہیکہ بعض حکام ظاہر
بمظہر منسوب گرد و بالعکس لکن بوصفیکہ قاض باشد و نہایت ظاہر از مظہر
ترقی نکند و بوضعیکہ عنوان مرتبہ ظاہر باشد بمظہر نزول نفرائد و اینمندی نیز از
قرآن جمید و اقوال عترت طاہرہ پیر ظاہرست قولہ تعالیٰ من یطع الرسول
فقد اطاع اللہ ان الذین یمایعونک انما یمایعون اللہ و خطبہ الافقار و خطبہ
البیان حضرت امیر علیہ السلام در کتب امامیہ معروف و مشہورست الی آخر
ما قال قال المقداد فی شرح الفصول فی علم الاصول فی ذکر الاحوال الساعۃ
للسالکین ان المراد من الاتحاد هو ان لا ينظر الا الیہ من غیر ان يتکلف ویقول
ما عداہ قائم بہ فیکون الكل واحداً من حیث انه اذا صار بصیرا بنور تجلیا یبصر
الا ذلہ انتہی اور صراط المستقیم کی ہدایت رابعہ میں بطور مسطور ہے: مولوی علی
کی تحریر سید احمد صاحب مرحوم کے مناقب میں مذکور ہے کہ چون قائم توتہ
دست این مدہوش ابتہاج مشاہدہ را گرفتہ بالا یکشدہ مقام فنا و بقا از پردہ
اختفار و بظہور می آرد بیان جمال شئی نکلہ چنانکہ آہن پارہ را در آتش می اندازد
وز با نہا آتش اور از ہر جانب محیط میشود بلکہ اجزائے لطیفہ نار یہ در نفس
جوہر آن آہن پارہ داخلت مینماید و شکل و لون اورا ہم رنگ خود میسازد
و حرارت و احراق کہ از خواص نارست با او می بخشد ہر آئینہ نقطہ حدید بعد
از جملہ قبسات نار یہ خواہد شد نہ آن معنی کہ آن حدید از حقیقت خود متبدل شدہ
بنار صرف متحول گردیدہ کہ این امریت بدیہی البطلان بلکہ این آہن با زہر حقیقت

تفسیر سوره نازعات
 خود را بنیست لیکن بسبب هجوم جنود شعل ناریه حدیث پیش مع آثار و حکام خود و
 از آفریده در زاویه خفا خول و زریده پس هر چه بر ناز از آثار و حکام مترتب
 بشده آن آثار و حکام تمامها بے کم و کاست بر آهین پاره هم میتوان شد
 بے بلکه آن آثار و احکام حالا هم مترتب بر ناری ست که آن آهین پاره
 احاطه کرده اما چون آن ناری آهین پاره را مرکب خود ساخته عرش سلطنت
 خود قرار داده این آثار و حکام را بآن آهین پاره نسبت می توان کرد و چنانچه
 وَصَلَتْ عَنْ أَقْرَبِي تَصْرِحِي سِتْ اِزْ اَنْ فَاَرَادَ رَبُّكَ تَلْوِيحِي سِتْ اَنْ اَلْقَصْدُ
 اگر آن آهین پاره را در ریخال مجال مقال بودی هر آینه بصدر زبان آورده
 خود بار و غلغله آنجا و ناز با حدید گنبد افلاک انداختی البته البته ساعتی از
 حورقه و از حقیقت خود غافل گشته باین کلمه متکلم شدی که من اخگری از
 آتش سوزانم و منم آنکه کار و بار طباخان و حدادان و صواغان بلکه جمیع
 ارباب صنایع منوط بنیست به چنین چون امواج جذب و کشش رحمانی نفیر
 کامله انطالب را در قعر لجر بحار احدیت فرو میکشد زمزمه انالحن ولیست فی
 جنتی سوی الله ازان سر بر میزند که کلام هدایت التیام گنت سَمِعَ الَّذِي
 بِصُورَةٍ وَبَصَرَةٍ الَّذِي يَبْصُرُهُ وَيَدَّاهُ الَّذِي يَبْطِشُ بِهَا وَرَجُلُهُ الَّذِي يَمْشِي بِهَا
 و در روایت و لسان الَّذِي يَتَكَلَّمُ بِهِ حکایتی ست ازان وَذَا قَالَ اللهُ
 عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ سَمِعَ اللهُ مِنْ حَمْدِهِ وَيَقْضِي اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ
 حکایتی ست ازان این مقالیت بس بار یک مسئله ایت بس نازک
 بلکه در آن نیک تامل کنی و تفصیل او را بر مقامی دیگر تفویض نمائی - شعر

وَدَّ اَذَاكَ فَلَا اَقُولُ لَا نَهْ

سِرِّ لِسَانِ النُّطْقِ عَنْهُ اَخْرَسَ

وزنہار برین معاملہ تعجب نہائی و باخار پیش نیائی زیر کہ چون از نار وادی
مقدس ندای اِنِّی اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ سر برزد اگر از نفس کاملہ کہ اشرف
موجودات و نمونہ حضرت ذات ست آواز انما الحق بر آید محل تعجب نیست و از
جملہ لوازم این مقام صدور خوارق غریبہ و ظہور تاثیرات قویہ و استجابات و دعا
و دفع بلیات است کہ لَانْ سَاکِنِیْ لَا عَظِیْمَہٗ و لَانْ اَسْتَعَاذَیْ لَا عِیْدَہٗ
مصرح ست باین معنی و از جملہ لوازم آن ظہور نکبت و وبال برعدہ و بدگال
این صاحب حال ست کہ مَنْ عَاذَیْ وَلِیَّ فَقَدْ اَذْنَتْہُ بِالْحَرْبِ مفیدین
مضمون ست باز گفتہ کہ اگر لطیفہ دیگر از غیب و جذبی جدید از پردہ لاریب
باو میرسد ادراک و وسعت بس عظیم و پهنائی بس فحیم پیدا میکند کہ بسبب آن
ضمحلل جمیع حقایق کونیہ و موجودات مکانیہ در جنب ذات بیچون ہو یا دیگر
و نسبتی کہ مابین نفس و مطالب و حضرت حق ظاہر شدہ بود همان نسبت
در میان ہر چیز کہ در عرضہ وجود بطہور رسیدہ و حضرت حق روشن
میگرد و با جملہ نسیاط قیوئیہ حضرت حق بر بساط وجود و قیام این حقایق ممکنہ
بآن ذات متصورہ مدرک میگردد و مضمون هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ
وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ حَاطٌّ وَکَوْنٌ یُّخْرِجُہُ اِلٰی الْاَرْضِ لِتَابِعِ الشَّفَا
الْحَبِطُ عَلٰی اللّٰہِ دم میزند سبحان اللہ زہی تاثیر حب عشقی و خجہ جذب تجلی
علی کہ بسبب آن این مثنی خاک در مقام مقدس و پاک چندان جالاک گرد
ہو این تراب مہین در مجلس قرب رب لاریب عظیم چه مقصد صدق مقام کریم

بسم فاک از عشق بر فلاک شد

کودہ در قیص آمد و چالاک شد

مثنی بان طور آمد عاشق قفا

طور ست و خر موسی صاعقا

و از لوازم این مقام ست دم از وحدت وجود زدن و لب بمعارف اہمیت شود
و تر تم بہ مضامین این ابیات نمودن شعر

آنچہ نیگوید اندر زیر و بم

فاش گر گویم جہان بر ہم زخم

جملہ معشوق ست و عاشق پردہ

زندہ معشوق ست و عاشق مرد

بقول المؤلف المسکین انا فی اللہ حق المجہین کہ اب فرقہ و بابیہ خارجیہ ہند تیکلا
صدق انجام شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ کو جو مسطور ہے یا اور تعبیر نیز حضرت شاہ
عبد العزیز قدس اللہ سرہ الاحریز کو جو مذکور ہے یا اور تحریر مولوی اسماعیل جو کہ
صراط المستقیم سے بالانگار ہے یا اور یہ کتاب حرفا حرفاً اول سے آخر تک شنیدہ سید
احمد صاب مرحوم بلا بخار ہے یا صدق جنان او حق الایقان سے عمل میں
لاؤں تاکہ وہ اپنے فرشتین کے منکرین میں شمار نہ کیے جاوین یا معتقدان
وعدہ الوجود کو اپنی جہالت جلیلیہ او ضلالت ازلیہ سے مثل روافض فرقہ حلوئیہ
نہم ہر وین یا اہل سنت و جماعت ارباب رحمت و طاعت کے حق میں طعن و
تشیع سے باز آوین یا اور بخار عبارت صراط المستقیم سے اپنا مسکن و ماوی
نہم نہاؤں بلکہ صراط مضمون اس تعبیر پر کہ زہار برین معاملہ تعجب
نہائی و باخار پیش نیائی زیر کہ چون از نار وادی مقدس ندای اِنِّی اَنَا اللّٰهُ
رَبُّ الْعَالَمِیْنَ سر برزد اگر از نفس کاملہ کہ اشرف موجودات و نمونہ حضرت ذات
آواز انما الحق بر آید محل تعجب نیست استقامت ظہور میں لاؤں اور عذاب موفور جو

عبارت میں مذکور کہ از جمله لوازم آن ظهور نجبت و وبال برعد و بدسگال نصیب
حال است کہ من عادی لی ولیاً فقد آذنته بالحرب مفید ہمین مضمون است
بدصفات کو بجاوین : اور ان اشعار پر ہر اس کے مضمون فیض شجون کو گوش
ہوش سعادت نبوش سے سماعت فرماوین : شعر

من بجانان زندہ ام وار جان نیم	من زجان بگد شتم و جانان نیم
چشم و گوش و دست و پا یم او گرفت	من بر رستم سرائم او گرفت
این بصروین سمع چون آلات است	ملک ذرات تم مراآت اوست
چون تجلی فگند بر ذات من	حسن خود بیند ورین مراآت من
آئنه چون صاف و بزرنگ است	با جمال دوست ہم رنگ آمدست
تا توانی رنگ بیرنگی گزین	تا شوی ہم رنگ آن نور الیقین
ہر کہ در بحر ہویت غرق شد	آب اورا ہم قدم ہم فرق شد
خوض کم کن اندرین معنی عمیق	تا نگردی اندرین دریا غریق
نغمہ از نایست نے از نے بدان	مستی از ساقی ست فی از نے بدان
ما چوست از دیدن ساقی شدیم	در گد شتیم از فنا باقی شدیم

اللَّهُمَّ اعْصِمَانِي مِنَ الْبَيِّنِ وَأَوْصِلْنَا إِلَى الْعَيْنِ بِجَاهِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ
عَلَيْهِمَا وَلِأَهْلِ الْبَيْتِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

البصيرة التاسعة ناظرین جلد اول عقائد خیریت کی خدمت میں یہ اہتمام
نیاز اس اس شکار ہے : اس مؤلف مسکین محمد خیر الدین کی طرف سے یہ گزارش
بصد شکار ہے کہ ہوا ہب لدنیہ اور منج محمدیہ سے توفیق رفیق جو کچھ تحقیق

صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم علیہ السلام
ایق اور تطبیق عین جلد مذکور میں نگار ہے کہ ہمہ آباء ائمہات سید الانام
علیہم السلام و الصلوٰۃ والسلام : اہل توحید و اسلام ہیں لاکلام : اور جملہ حضرات
کفر و شرک سے طاہرین و طاہرات : مقرران جناب رب البریات : مفیضان
خلائق ہیں علی اللہ و ام : تو یہی اعتقاد پر سداوے ہے : موجب رضائے رب لعبا
: و ثنائان شان شافع یوم التناد ہے : وسیلہ جمیلہ نجات روز میعاد ہے :
واسطہ خوشنودیئے باعث مبد و معاد ہو : پس ہر اہل ایمان صاحب یقین
پر لازم و الزم ہر زمان کہ اسی اعتقاد پر عرفان پر استقامت فرماوے : تاکہ
رضامندیئے سید انس و جان اور قرب حضرت ایزد متان حصول میں
لاوے : اور مبادا اگر وہ اعتقاد پر سداوہ خاطر فائز میں خلاف رائے نہاد
ملکس چہرہ دکھلائے : تو مناسب کہ دل حیران خاطر پریشان کو شوق سکوت
مقام اہل ہبوط پر ٹھہراوے : اور فحوائے صدق اہمائے کل حزب بالہ بہم
فرخون سے خاطر محزون کو مسرور بناوے : اور ورد و قلب حزین لکھ دیکھ ولی
سے خط کشیر اور لذ و فیروٹھاوے : اور یہی اعتقاد مذکور یعنی سکوت و مسئلہ
سطور عقیدہ مقتدایان فرقہ و بابیہ خارجیہ ہندیہ آشکار ہے : چنانچہ تحاف
النیل الیاف صدیق حسن فوجی پھر بھوپالی میں نگار ہے کہ کہ احوط دین مسئلہ سکوت
بلا انکار ہو : اور اگر آتش حسد و عناد اور نارفتہ و فساد سے زبانہ انانیت سو
عنان آسمان ترقی پاوے : اور کچھ تحریر در بارہ تحقیر نسب منیر سید بشیر و ندیر
جناب حبیب رب قدیر خیال پر ضلال میں آوے : یعنی معاف اللہ بغیر نسبت
کفر و شرک بسوئے بعض آباء سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم علیہم السلام

نفس مارہ کو نہ ہرگز طہیان ہو بہ غوایت بیغایت اور فقدان ہدایت سے بحر
 خذلان و خسار میں کشتی ایمان و عرفان پر تلاطم ہوا جہ طغیان ہو تو الزام چند
 شرائط اوس تحریر پر غوایت میں ضرور ہے اور بغیر ان شرائط کے ظہار تحریر
 مذکور نہ و منصف ذی شعور از بسکہ قراؤ زور اور بہتان پر ضرور ہے بعض
 استیلائے ہوا جس نفسانیہ اور غوائے وساوس شیطانیہ اور موجب عذاب
 موفور ہے بشرط اول یہ کہ جطور نصوص قرآنیہ اور تفاسیر آیات ربانیہ سے
 بصراحت و وضاحت اسلام ہمہ آباء سید الانام علیہ فضل الصلوٰۃ و اہل اسلام
 ہو یا و آشکار ہے اور مضامین احادیث منقذہ مہرہ معتقدین اور اخبار و آثار
 مستندہ ثقات متقین اور برہین شارحین محققین اہل سنت و جماعت تحریر
 ائمہ دین متین سے اسلام آباء ممدوحین بتصریح نام ہر ایک جائے میں
 نگار ہو یا و سیطور نصوص آیات قرآنیہ اور تفاسیر کلمات رحمانیہ اور احادیث
 منقذہ حضرات محدثین اور اخبار و آثار معتبرہ ائمہ دین مبین سے معاذ اللہ
 اثبات کفر و شرک لئام منکر اسلام آباء کرام پر لازم و سزاوار ہے اور
 اگر یہ شرط منقود ہو تو اوس تحریر مذکور سے کیا سود ہو یا نہ وہ تحریر مستور ہو
 مردود ہو اور منکر اسلام ہمہ آباء سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام مردود ہو
 ہوئے نفسانی اور غوائے شیطانی سے اوسکا دار ناخود ہو یا و سپر عذاب
 الیم اور عقاب عظیم قہار مردود ہو یا کیا ایھا الرافد علی مہاد الغایۃ فاستقیظ
 بفضل الاحاد والغوایۃ والزم صدق الاعتقاد بنور الدرایۃ و تب ممالک تک
 من العناد فی البدایۃ و توصل بنیۃ الذریعۃ العباد الی الہادیۃ فی یوصلک الی

الکفایۃ لا ینال الباب نہایۃ النقایۃ شعر

فَالْفَضُّ وَتُبُّ مَغْفُوتٍ وَمُؤْمَرٍ إِلَى	بَابُ الْكَرْبِ وَكَذِبُهُ مُتَقَرَّرٌ
وَأَدْعُوهُ إِلَى الْأَسْحَادِ عَوْدَةً مَذْنُوبٍ	وَأَعِزُّمْ وَلَا تَكُ فِي التَّائِبِ مُقَدَّرًا
وَأَذْأُطْرِدُ تَعْرِجَ الْخَنَابِ قَوْمٍ إِلَى	أَعْتَابِهِ بِالنُّجُومِ مِنْكَ مُعَدَّدًا
فَلَقُلْ رَحْمَتُهُ تَعْمُرُ فَإِنَّهَا	تَسْعُ الْعِبَادَ وَمَنْ بَغَى فَمَنْ أَعْتَدَ
وَأَذْكُرْ تَوَلَّكَ فِي الْمَعَادِ وَأَنْتَ	كَرْبُ الْحَسَابِ حِثَّ عَبْدًا مُفْرَدًا
سَوِّفَتْ حَتَّى ضَلَّحَ عُمُرُكَ بَاطِلًا	وَأَطَعْتَ شَيْطَانَ الْغَوَايَةِ وَالْعَلَا
فَلَيْسَ مِنَ الذَّنْبِ الْعَاصِي إِذَا	لَمْ يَسْتَبِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ الرَّدَى
وَأَذْأُطْرِدُ تَعْرِجَ الْخَنَابِ قَوْمٍ إِلَى	نَارِ الْحُجُومِ وَحَرِّهَا الْمُتَوَفَّدَا
لَذِ الْبَلَاءِ الْهَاشِجِيِّ حُمَّى	خَيْرَ أَوْرَى نَسَبًا وَأَكْرَمَ مُحْتَدَا

صَلَّى عَلَيْهِ اللَّهُ مَا سَرَتْ الصَّبَا
 وَشَدَّ الْفَرْجَ عَلَى الْغُصُورِ وَغَرَّجَا

شرط دوم یہ کہ جو کلام نزد علمائے اعلام ائمہ دین و اسلام مرہ بعد آخری
 مردود ہے بصراحت برہین قاطعہ اور مضامین ساطعہ اوسکے رد و رد پر
 از بر مہرہ دین موجود ہے تو اوس کلام بد انجام سے منکر طعام اوس تحریر
 شک نہ ظہار سے زمینہ ہر تاکہ دلیل مردود سے نہ ہو دلیل و مطرود وہ ادعا
 مردود عند اولی الابصار مثل کلام ابن وحیہ و ملا علی القاری رحمہما اللہ البنا
 جو عدم اسلام والدین شرعین سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بصدر

اهتمام سيف اقسام علامه قطبي رحمه الله العلام وغيره علمائ عظام سترقا
مقام مقطوع ہے کیونکہ اس بارے میں اونکی ہر مقال پر زوال نروار باب
کمال محض از وراؤ قرا باستیلائے اہوا از بسکہ مصنوع ہوئے اور سبطور کلام متبعان
ابن وحیہ و ملا علی القاری علیہما رضوان اللہ الباری عدم اسلام والدين سید
الثقلین میں بھی مرود و موضوع ہے کیونکہ وہ بطور تقلید متفرع ہے اوسى
اصل بے وصل پر فصل پر جو زوائمه اعلام غیر مسموع ہوئے قال الحافظ القسطلانی
علیہ الرضوان الربانی فی المواہب اللدنیۃ بالمنہ المحمدیہ ولکن الحدیث من
ذکر والدیہ صلی اللہ علیہ وسلم بما فیہ نقص فان ذلک یؤذی بنی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لان العرف جاربانہ اذا ذکر ابو الشخص بما ینقصہ او وصف
بوصف وذلک الوصف نقص فیہ تاذی ولدہ بذلک الذکر ولا ریب ان اذا
صلی اللہ علیہ وسلم کفر قال لعلامۃ الزرقانی شارح المواہب للقسطلانی قدس سرہ
سرہما النورانی وقد بذل الحافظ جلال لدین السیوطی رضی اللہ عنہ فی ذلک
جہدہ فالف فیہ ست مولفات حقلۃ فاللہ تعالیٰ یتنبیہ علی قصده الجہل
قال فاذا سئلت عنہما ای عن حکم الوالدین الشریفین فقل انہما ناجیان فی الحجۃ
لانہما کاناعلیٰ الحنیفیۃ والتوحید ولم یتقدم لہما شریک کما قطع بہ الامام السنوی
والہمام التہسانی شارح الشفا قدس سرہما ولا نہما ما تافی الفترۃ قبل
البعثۃ ولا تعذیب قبلہما کما جزم بہ العلامۃ الابن فی شرح مسلم رحمہ اللہ لاکم
ولان اللہ تعالیٰ احیاءا فامتابہ صلی اللہ علیہ وسلم کما جزم بہ الامام السہیلی و
الطہطام القرطبی والشیخ ناصر الدین بن المنیر وغیرہم رضی اللہ عنہم ہذا ماد

بہارت جناب رسول کریم
علیہ من نصوص العلماء ولم تزل فیہ ما یخالفہ الا ما یشتہ من نفس ابن حنیۃ
وقد کمل برہ الامام القرطبی رضی اللہ عنہ وسئل لقاضی ابوبکر احد ائمۃ الامۃ
فی السنۃ رضی اللہ عنہ عن رجل قال ان ابانا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فی النار فاجاب بانہ ملعون لقولہ تعالیٰ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لہنم
العذاب الدنیا والاخرۃ واعدلہم عذابا مہینا ولا اذی اعظم من ان یقال
ذلک القول السوء انتہی قال جلال لدین السیوطی حافظ السنۃ المجدیہ
سکہ اللہ اعلم عرف الفرادیس للعلیۃ یہذہ العبارة فی المقامۃ السندیۃ
وضعہ اللہ رب البریۃ علیہ اطیب الصلوۃ والتحیۃ بطہارۃ النسب تعظیما
لشاہدہ وحفظ آباءہ من الدنس تہیما لہ ہانۃ وجعل کل اصل من اصولہ
خیر اعل زمانہ کما قال فی حدیث البخاری الذی نقطع بصدورہ من فیہ
عن ابن خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت فیہ
قال علیہ الصلوۃ والسلام انا انفسکم نسبا وصہرا وحسبا لم یزل اللہ ینقلنی
من الاصلاب الطیبۃ الی الارحام الطاہرۃ مصفی مہذبای لا تتعجب شعبان
اکنت فی خیر ہما فان خیرکم نفسا وخیر کما یاء ینظم فی سلك ہذہ الدنیا
قول حافظ العصر ابی الفضل ابن حجر قدس سرہ الانور شعر

بہارت جناب رسول کریم	بہارت جناب رسول کریم
بہارت جناب رسول کریم	بہارت جناب رسول کریم
بہارت جناب رسول کریم	بہارت جناب رسول کریم
بہارت جناب رسول کریم	بہارت جناب رسول کریم

بہارت جناب رسول کریم
بہارت جناب رسول کریم
بہارت جناب رسول کریم
بہارت جناب رسول کریم

النور في صلب آدم وهو الدرّة الفاخرة قال شع لم يزل ينقلني من الاصلاب الكريمة الى الارحام الطاهرة واجرى علي يديه من البحرات الوفيلة وانه من الخصائص المبرزة نبينا قبله وكان مناسب من البحرات والخصائص اليه احيا وحقى آتياه ابويه وما زال اهل العلم والحديث في القديم والحديث يروون هذا الخبر وبه يسرون وينشرونه بين الناس ولا يسترّون ويجعلونه في عدد الخصائص والبحرات ويدخلونه في حيز المناقب والمكرّمات الى آخر ما حقق اسناد حديث الاحياء من ائمة السنة في هذه الامة الكملاء والله الغفار دُرّماني هذه الاشعار

أَيُّقُتُ أَنْ أَبَا النَّبِيِّ وَأَمَّه	أَحْيَاهَا الرَّبُّ الْكَرِيمُ الْبَارِي
حَتَّى لَهُ شَهِيدٌ ابْنٌ وَرَسُولٌ	صَدِّقٌ قَبْلَكَ كَرَامَةُ الْمُتَحَارِرِ
هَذَا الْحَدِيثُ وَمَنْ يَقُولُ يُضْعِفُ	فَهُوَ الضَّعِيفُ عَنِ الْحَقِّقَةِ عَارِي

شعر سؤم هم که جو احوال و آثار متعلقه عذاب اهل فرت و آباء سید مختار صلی الله وسلم علیه بعد قطرات الامطار معلول و موضوع بین یا ضعیف غیر مسوم بین یا صحیح منسوخ عمل میں ممنوع بین عذابی الالبصار حالاً و ههمه قسم احوال و زوار باب سدا و معارضه بین بنصوص پرور و کار تو لازم که اولیے تسک نه طهر و س منکر اهل عدا و نه که اوکے عدم تثبیت یتفق بین جمله ائمه نقاد و قال فی المقامة السند سیئه بهذه العبارة السنية و مضمونها بالبرهان المنير في التحرير والتحجير و اما قول المنكر انه وردت احاديث كثيرة في عذابيهما فقد وفت عليها بأسرها و بالغت في جمعها و حصرها و اكثرها ما بين ضعيف و معلول و الصحيح منها منسوخ بالقدام

من النقول او معارض بالحديث المتواتر و الكتاب المقبول فيطلب لترجيح على ما نقل في الاصول و قد اتي ائمة السنة بجواب سألهم فقالوا هذه اخبار احاد لا تقاض القاطع وليست شعري ماذا يقول المنكر في اطفال المشركين و الخبر بانهم في النار متين مبين فان قال بمقتضاها فقد اكبر القول و اعظم الغرابة و الهول و ان قال بقول الناس و رفع عنهم الباس فقد سلم العدة و الفرار عن الاخبار الواردة بانهم في النار و ليس ذلك الا لكونها من المنسوخ عند اهل التحقيق و الرسوخ و ذلك بالشفاعة الواقعة فيهم من ان رسول لكرم عليه اطيّب الصلوة و اركى التسليم حيث قال سألت ربي عن اللاهين من ذرية البشر فاعطانيهم و قد وقع الناس للاطفال و من لم تبلغه الدعوة مقتدرين نزول في قوله تعالى و لا تزروا زرة و زرا اخرى و ما كنا معذبين حتى نبعث رسولا فجاءه الاولي نسخت تعذيب لاطفال و الثانية نسخت اخبار التعذيب قبل ارسال فانظر الى هذه الاسرار المودعة في نظم القران و المناسبات المبتدعة في ترتيب الفرقان

قُلْ الشَّعَاوِي اِنْ يَرَوْكُمْ مُشْكِلَةً	عَلَيَّ كَيْفَ مِنَ الْأُمُورِ مُلْتَبِمٌ
وَلَقَدْ ظَنَنْتُ أَنْ يَخْلَوْا بِمَنْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَبِّ	غُرْفًا مِنْ الْبُحْرِ أَوْ شَقًّا مِنْ الدِّيمِ

قال الحق العلامة و المحدث الفهامة سيدي السنوسي و التمساني قد رُفّع الله سره و ما النوراني في شرح الشفا لزاله الشقا لم يتقدم لوالديه صلى الله عليه وسلم شرف و كانوا مسلمين لانه عليه الصلوة و السلام انتقل من الاصلاب الكريمة الى الارحام الطاهرة و لا يكون ذلك الا مع الايمان بالله تعالى و ما نقله المورخون

فهو قلة حياء انتهى فبطل ما يخص الفضاصون في شان نبينا الامين الميمون عليه اطيب الصلوة والسلام وعلى آله واصحابه الكرام بانه راي ابو به ليلة المعراج في النار واختار عليها شفاعته عند الغفار نعوذ بالله من ذلك الازدراء والافتراء ثم العباد بالله من ذلك الاعتراء والاعتراء ومن القصاص الذي يودي بنبي الانبياء اذ ليس له من معرفة الايمان والحياء قال الله جل جلاله وعلى لعالمين عم نواله في كتابه الكريم ان الذين يوذون رسول الله لهم عذاب اليوم اعلم ايها الصنفى والحب الوفي ان فضلاء الامة الكرام وكلاء الستة العظام حرروا في الخصائص النبوية وقرر وافي النفائس لمصطفوية على صاحبها اطيب الصلوة والتحية بانه لا يلج النار بلطف الله وعنايانه جوفاً فيه فطرة من فضلاته فاذا بلغ امر الخصيصة هذه الغاية النفيسة فكيف تعذب بالاصلاب والارحام الفاخرة حملت حبيب الله سيد الدنيا والاخرة

ولله در القائل ذي المجد الفضائل

لوالدي طه مقام قد علا	في جنة الخلد ودار الثواب
فقطرة من فضلاته لها	في الجوق نجي من اليم العقاب
فكيف ارحام له قد عذبت	حاملة تصلي بنا العذاب

اللهم خالق ما نشاء وتختار صل وسلم على نبينا المختار وعلى من ينسب اليه من العبيد والاحرار ما زجل زاجل بحسن التذكار هذا المخلص ما في نجوم المبين من زهر المهرة المحققين كالخفاحي ومنهل الصفات في خصائص المصطف عليه الصلوة والسلام ثم في چهارم سیه که علم طهارت نسب جناب سید الانام

که با و آتیهات حبیب الله الملك العلام اصحاب توحید ارباب تفریدین علی الدوام محبوبان الہی سلالہ اہل اسلام بعض خلعت نبوت و رسالتی شرف بصدا احترام اور باقی زبده فاضلان زمرہ اولیائے عظام علی نبینا وعلیم اطیب الصلوة والسلام ستر ستر قرآنیہ ہے نور انوار فرقانیہ ہے در فرخیزان مضمونہ ہے گوہر و حید و فائز مکنونہ ہے وصل وصول علوم لدنیہ ہے وصل وصول قروم ربانیہ ہے نعمت عظیمہ رحمانیہ ہے رحمت غیمہ صمدانیہ ہے طلعت لطیفہ ارباب ہدایہ ہے خلعت شریفہ اصحاب عنایہ ہر مفتاح ابواب کنوز عرفانیہ ہے بر صبا ج ارباب زور یزدانیہ ہر و فی انفسکم فلا تبصرون کے لئے بصیر بصیر ہے سخن اقرب الیہ من قبل نورید کے لئے سراج منیر ہے بحکم امتحان تراہم میظرون بیک و ہم لا یبصرون ہر خلاصہ عرفان الی اعلم لا تعلمون ہے نہ ہر کس اس علم مخصوص کے سر اور ہے کہ یہ علم مخصوص برائے خاصان پرور و گارڈ اور لهذا بعض حضرات علمائے دین و دربارہ طہارت نسب سید المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین بعض مقامات میں ہوئے لغزش گزین کیونکہ ابتدا کیا ان حضرات نے اون علما کا جو اس علم سے نہ تھو ماہرین ہا اگرچہ دیگر فنون میں ہم اقران سے لاریب تھے وہ فائقین مثل صاحب تیسر و فاضل بیضاوی ناصر الدین کیونکہ علم مذکور نزد ارباب شعور اس قبیل کے ہوا تھو کہ ماہرین تھے اوستے بعض متقدمین ہر جا یکے قاضی بیضاوی اور مثل اوستے دیگر علمائے ظاہرین بنیاد علیہ شیعہ المذہبات شرح مشکائین

مسطور ہے یہ فرمان واجب الاذعان شیخ عبدالحق قدس شمسہ الاسبغ
پر نور ہے کہ ولعمری این علمیت کہ حق سبحانہ و تعالیٰ مخصوص گردانیدہ است
باین متاخرین رایعے علم آنکہ آباؤ اجداد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہمہ بر دین توحید و اسلام بودہ اند و ذلک فضل اللہ یؤتی من یشاء و یختار
یمن یشاء اور تفصیل اس جمال کی اور تجلیل اس مقال کی نجم البین مین
آشکار ہے اور شتہ نمونہ خوار اندک دلیل بسیار جلد اول عقائد خیرورہ مین
نگار ہے اور نظیر لغزش مذکور بہ در بارہ نسب طہور یہ کہ لفظ آب از روئے
لغت و عرف چند معنی مین مستعمل ہوا آشکار ہے اور احادیث و کتب ساری مین
بھی وہ استعمال ظاہر و باہر عند اولی الابصار ہوتے چنانچہ صل ہر شے اور ظہر
و مری و علما پر بھی اطلاق آب سزاوار ہے اور باب و داد اوچھا و مامون
اطلاق آب کا شمس علی نصف لہار ہے انجیل و شرائع سابقہ مین طلاق
لفظ آب وارد بر ذات پروردگار ہے اور یہ بیان قرآن و اخبار اور کتب
اولی الابصار سے جلد اول عقائد خیرورہ مین شتمہ بالتصریح نگار ہے پھر
یہاں اعادہ کرنا اون بر این قاطعہ اور مضامین ساطعہ کا موجب طناب
و تکرار ہے اما اسقدر بیان پر کثافت کرنا اس مقام مین لاریب و کار ہے
کہ شیخ عبدالحق دہلوی قدس شمسہ القوی در مدارج النبوة فرمودہ کہ طلاق
ابی برعم آمدہ است چنانکہ در قول وی سبحانہ و رخبار از بنی یعقوب علیہ السلام
واقع ست اذ قال لینیو ما نعبد و من بعدی قالوا نعبد الہک و الہ آبائک
ابراہیم و اسماعیل و اسحاق علیہ السلام را اب خواندند و حالانکہ وی

ثم یعقوب علیہا السلام انتهى وقال في اسرار التنزيل والتحرير وغيرهما
كالكلمة الكبر ان العرب تسمى العرا بآ قال عليه الصلوة والسلام وعلى آله
واصحابة البررة الكرام ردوا على ابي يعنى به العباس رضي الله عنه قال العلامة
الزرقاني في شرح المواهب للقسطاني عليهما الرضوان الرباني ان آزر كان عم
سيدنا ابراهيم عليه السلام ودليله كالشمس فقد خرج الشهاب لهيئتي
رضي الله عنه بان اهل الكتابين والتواريخ قد اجمعوا على انه لم يكن اباہ
حقیقۃ وانما کان عمہ والعرب تسمى العرا بآ كما جزم به الفخر الرازی رحمہ اللہ
وقد نزل القرآن بذلك كما قال الله عن بنی یعقوب علیہ السلام نعبدا لک
والہ آبائک ابراهیم واسماعیل واسحاق بل لولم یجمعوا علیہ لوجب تاویلہ
جماعین الاحادیث واما من اخذ بظاهر لفظہ کالبیضاوی وغیرہ فقد
استدھر و تساهل انتهى وروی البیهقی والطبرانی والقاضی عیاض عن بن
عباس علیہم رضوان اللہ ملک الناس انه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم و علی الہ و احبابہ ذوی الحکم ان اللہ تعالیٰ قسم الخلق ای الثقلین قسمین
الاسعداء و الشقیاء فجعلنی من خیرہم قسمای من قسم السادة التي هم ارباب
السعادة كما قال الله تعالى واصحاب الیمین واصحاب الشمال فانما من صحاب
الیمین وانا خیر اصحاب الیمین ثم جعل القسمین اثلاثای ثلاثۃ اصناف فجعل
ارباب السعادة صنفین فجعلنی من خیرہا ثلثا و هم المقربون فذلک قوله
عالی فاصحاب الیمین واصحاب المشامة والسابقون السابقون فانما من السابقین
وان خیر السابقین الی آخر الحديث وقد قال الله تبارک و تعالیٰ و کتاب الیمین

لخطاء والصواب وعلى ذلك اتفق اولوا الالباب ولا عبرة بخبر منكر
اهل الارتياب ومنها ان جميع ابناء الانبياء الكرام عليهم الصلوة والسلام
كانوا اصحاب التوحيد والاسلام وما كان فيهم احدا من الكفار اللئام تشريفا
لمقام النبوة وتطيفا لمقام الفتوة هذا امر متفق عليه ما وصل اليه انكار ابي
وقد قال الله سبحانه في كتابه المبين الذي يراك حين تقوم وتقلبك في السجدة
والمراد من الساجدين ان جميع ابناء نبينا خاتم النبيين صلى الله وسلم عليه
والله اجمعين كانوا موحدون المصلين كما اخرج ابن سعد والطبراني في
غيرهم رضي الله عنهم اوى وتقلبك في اصلاصا مصلين من مصل الى مصل
حتى اخرجك نبيا في هذه الامة فهذه الآية الكريمة وسائر الايات الفخيمة
في طهارة نسبة العظيمة والى بالصراحة مبينة بالوضاحة على ان جميع
آباء الكرام ارباب لتوحيد والاسلام فحينئذ يجب لقطع بان والسيّد
ابراهيم عليه الصلوة والتسليم كان موحدنا موصنا بالقلب لسليم فالمراد
بقوله لا ييه ازرعه عند الفهم على فهم الوجوب اللازم القويم هذا هو الصراط
المستقيم ولا عبرة لهذين المنكر المضلل لسقيم ومنها انه عليه الصلوة
والسلام وعلى آله واصحابه البررة الكرام قال لم ازل انقل من اصلاصا
الى ارحام الطاهرات ومضمون هذا الحديث النفيس قد بلغ حد التواتر
وقد قال الله جل جلاله وعلى العالمين نعم نواله انما المشركون نجس فهذا
يوجب ان احدا من آباء نبينا الكريم عليه اطيب الصلوة والتسليم ما كان
من المشركين لان بغير الايمان لا يمكن ان يكونوا طاهرين فثبت من هذا

ان والد سيدنا ابراهيم عليه الصلوة والتسليم ما كان من المشركين وقد
كان اذ مشركا باتفاق ائمة الدين فوجب ان المراد من قوله المبين لا ييه
ازهمهم لخليل باليقين والله يهدي به المتقين وما يضل به الا الفاسقين
ومنها ما روى البخاري عن ابي هريرة عبد الرحمن عليه رضوان الله
عليه ان الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى آله واصحابه
ذوي الكرم بعثت من خير قرون بني آدم قرنا فقرنا حتى كنت من القرنة
التي كنت منه واخرج الامام احمد عن سيدنا عبد الله بن عباس واخرج
عبد الرزاق وابن المنذر عن سيدنا علي كليمه بسند صحيح على شرط الشيخين
رضي الله عنهم انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يزل على وجه
الارض سبعة مسلمون فصاعدا فلولا ذلك هلكت الارض ومن عليها
فانتم من هذا ان جميع آباء سيد الثقلين صلى الله وسلم عليه ملائكة
كانوا ارباب التوحيد والاسلام ما كان فيهم احدا من المشركين اللئام
لان المنكر ان اقر بان كل جد نبينا الكريم عليه اطيب الصلوة والتسليم
كان من جملة السبعة المذكورين في زمانه فهو المدعى عند ائمة الدين
وان انكر وخص ان احدا كان من غير السبعة المسلمين لزمه احدا من
المنكرين في غاية الشين لانه ان قال انه ما كان خيرا منهم بحكم الشرع الصحيح
فهذا باطل مخالف للحديث المذكور الصحيح وان قال انه كان خيرا ولكن
كان من المشركين فهذا ايضا باطل بالجماع ائمة الدين لان الله فاطر
السموات والارضين قال ولعبد مؤمن خير من مشرك في كتابه المبين

بعض براین قاطعه مضامین طاهر را حاضر و آنار
 ۱۲۲ که از رعم سیدنا ابراهیم ست عند اولی الابصار
 فثبت ان جميع آباء نبينا الكريم عليه افضل الصلوة والتسليم كانوا على ملة
 التوحيد والصراط المستقيم ليكونوا خيرا هل الارض في زمانهم القويم فوجب
 ان يكون المراد بقول الله الخليل اذ قال ابراهيم لابيه ازرع الخليل ومنها
 ما روى ائمة الامة اصحاب تنقيد السنة عن سيدنا عبد الله بن عباس
 عليهم رضوان الله ملك الناس انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وعلى آله واصحابه ذوى الحكم ان الله قسم الخلق قسمين فجعلني من خيرهم
 قسما الى ان قال فانما من السابقين وانا خير السابقين فكان والخليل
 من المقربين خيرا واصحابا ليعين عند رب العالمين ولا يخفى ان ازرعان
 من المشركين فوجب ان يكون المراد بما في التنزيل لابيه ازرع الخليل ومنها
 ما قال الله سبحانه في كتابه تعليما واتقانا وقضى ربك ألا تعبدوا الا اياه وبالاولاد
 احسانا وايضا قال الله تبارك وتعالى تاديبا موصوفا ولا تقل لهما افلا
 هما قل لهما قولا معروفا وهذا ان النصان من الله المكرم عامان في حق
 الاب الكافر والمسلم فلا تجوز الغلظة والجفاء للولد بالوالدين بلا امتراء
 وتلك الآية دالة على ان سيدنا ابراهيم عليه الصلوة والتسليم شافه ازرع
 بالعلم على لادراء محمولا على قرعة الضم بالنداء وحيث شافه ازرع بالاداء
 والتوهين انى اراك وقومك في ضلال مبين وهذا من اعظم انواع الجفاء
 وانهم اصناف الاستخفاف والاداء وهذا لا يليق بسيدنا ابراهيم الخليل
 فوجب ان المراد بقوله لابيه ازرع عند النبيل ومنها ما قال الملك
 العلام الآله ان ابراهيم تحليم آواه فكيف يليق بسيدنا ابراهيم مع انه

بعض براین قاطعه مضامین طاهر را حاضر و آنار
 ۱۲۵ که از رعم سیدنا ابراهیم ست عند اولی الابصار
 فثبت ان جميع آباء نبينا الكريم عليه افضل الصلوة والتسليم كانوا على ملة
 التوحيد والصراط المستقيم ليكونوا خيرا هل الارض في زمانهم القويم فوجب
 ان يكون المراد بقول الله الخليل اذ قال ابراهيم لابيه ازرع الخليل ومنها
 ما روى ائمة الامة اصحاب تنقيد السنة عن سيدنا عبد الله بن عباس
 عليهم رضوان الله ملك الناس انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وعلى آله واصحابه ذوى الحكم ان الله قسم الخلق قسمين فجعلني من خيرهم
 قسما الى ان قال فانما من السابقين وانا خير السابقين فكان والخليل
 من المقربين خيرا واصحابا ليعين عند رب العالمين ولا يخفى ان ازرعان
 من المشركين فوجب ان يكون المراد بما في التنزيل لابيه ازرع الخليل ومنها
 ما قال الله سبحانه في كتابه تعليما واتقانا وقضى ربك ألا تعبدوا الا اياه وبالاولاد
 احسانا وايضا قال الله تبارك وتعالى تاديبا موصوفا ولا تقل لهما افلا
 هما قل لهما قولا معروفا وهذا ان النصان من الله المكرم عامان في حق
 الاب الكافر والمسلم فلا تجوز الغلظة والجفاء للولد بالوالدين بلا امتراء
 وتلك الآية دالة على ان سيدنا ابراهيم عليه الصلوة والتسليم شافه ازرع
 بالعلم على لادراء محمولا على قرعة الضم بالنداء وحيث شافه ازرع بالاداء
 والتوهين انى اراك وقومك في ضلال مبين وهذا من اعظم انواع الجفاء
 وانهم اصناف الاستخفاف والاداء وهذا لا يليق بسيدنا ابراهيم الخليل
 فوجب ان المراد بقوله لابيه ازرع عند النبيل ومنها ما قال الملك
 العلام الآله ان ابراهيم تحليم آواه فكيف يليق بسيدنا ابراهيم مع انه

اور حتمالات و اہمیت اور ہدایات لایہ اور خرافات غلویت اور نفوٹ راستہ سے وہ باقرار ہے یہ جب کشتی عقل قاضی بیضاوی اور ابن وحیہ و ملا علی القاری اس بحر زخار میں بہکنا رہے یہ تو کب تشبہ منکر سید المرسلین موفی حبیب رب العالمین تختہ تحریر تفسیر رومی سے استوار ہے صدق اللہ جل جلالہ و علی العالمین عم نوالہ و کتابہ المصنوع یہ بیرون لطفوا نور اللہ بانوا ہم واللہ یتعم نورہ و لو کرہ الکافرون

لَا تَجِدُ فِي كُتُبِنَا يَسِيْدًا مُّوَدَّ وَ مُؤَدِّ لَعْنٍ حَقَّمْ عِنْدَ رَبِّنَا فَلَا يَجْنُ الْاُطْفَاءُ بِالْقُوَّةِ نُورُهُ عَلَيْكَ صَلَوةُ اللهِ بِاخِيَرِ خَلْقِهِ	لَا تَجِدُ فِي كُتُبِنَا يَسِيْدًا مُّوَدَّ وَ مُؤَدِّ لَعْنٍ حَقَّمْ عِنْدَ رَبِّنَا فَلَا يَجْنُ الْاُطْفَاءُ بِالْقُوَّةِ نُورُهُ عَلَيْكَ صَلَوةُ اللهِ بِاخِيَرِ خَلْقِهِ
--	--

عَلَى لَآئِلِ وَالْاَحْصَاءِ غَيْرُ حَقِّهِمْ ذُنُوبُ الْجُورِ يَا غَفُوْرَ تَفَضَّلَا

اسے منصف صفی فی محبت و فی اصل مغالطہ بعض حضرات علمایہ ہے عند اولی الابصار کہ زمان سابق میں بعض محدثین نے اسطو طعن کیا اور مجید فرقان حمید پر آشکار ہے کہ والد سیدنا ابراہیم علیہ السلام تاریخ میں باتفاق اہل تواریخ و نسبائین و حضرات صحابہ کبارہ اور از عم سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہے باجماع حضرات متقدمین خیارہ تو یہ فرمان حضرت فرقان کتاب اللہ المتین کہ اذ قال ابراہیم لایہ از را اتخذ اصناما الہة انی را ذوقا فی ضلال میں پھلے پھلے اور نسب قبیح ہے کہ از را نکاح والدین

از بہار لاریب وہ او نکاح چاہے بلا انکار یہ تو واسطے رد طعن بلحدان مذکورین ہوں بعض علمائے کجمن پر معترض تھے اور سوقت و مضلین بلا تامل و تفکر حسبین صواب ظاہر کیا چند اچو بہ پر ارباب ثبات اور اسطو پر ہیں وہ جملہ جے جواب کہ مثل مشہور ہے عند اولی الابواب کہ از باران فرار ساختہ نور اور چاہ انداختہ یعنی برسات سے بھاگ کر کپڑ و نکوتری سے بچایا اور اتے ذکر کئی ہیں گر کہ سبکو تر بنایا تو اس فرار سے کیا نتیجہ ظہور میں آیا اگر ان جے میں ایک جواب یہ لاریب صحیح ہے پر صواب یہ اور وہ اجوبہ بعض محدثین جن زبر مہرہ محققین میں مذکور ہیں یہ تو انہیں زبر میں اوی جائے تکلفات و سخافات ان جوابات کے بھی مسطور ہیں چنانچہ تحریر و تحمیر اور ہر ارنیزل اور بصائر و درۃ التاویل وغیرہ کتب میں آشکار ہیں انجم المبین ارحم الشیاطین میں مفصلاً اور اس جامعہ آشکار میں علم واللہ اعلم ان المحدثین بعد زمان التابعین جعلوا طعناتی کتاب اللہ المتین فی قولہ اذ قال ابراہیم لایہ از را اتخذ اصناما الہة انی را ذوقا فی ضلال میں بنا ہوا النسب خطا صریح عند المنصفین لان اباءہ تارخہ از را کما ثبت عند عتقین من اهل لتواریخ والصحابۃ والنسائین فرجہ بحسب لزعم بعض علماء بهذا التبیین کلمہ سخیف لا وجہ واحد متین فقالو العلی کان لوالد سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اسمان از را صلیباً و تارخہ لقباً او بالکس بالہ از را صلیباً و از را لقباً والثانی ان از را سوزم فی لغتہم اذ معناه المخطی فکانہ یقل یا الہذا المخطی فسیدنا ابراہیم علیہ السلام عاب لایہ بزنیغہ و کفرہ

والثالث انه يحتمل ان آزر كان اسما للضم ولعل كان والد سيدنا ابراهيم عليه السلام يعبد فيعبد فيحتمل ان يكون المراد عابد آزر فحذف المضاف واقيم المضاف اليه مقامه ويحتمل انه جعل اسم المحبوب اسما للمحبوب الرابع ان آزر هو الشيخ الهرم بالخوازمية وهو ايضا فارسية اصلية فكانه قال لايه الشيخ الهرم هذا الوجه الثاني على قول من يقر بجواز اشتغال لقرا على الفاظ قليلة من غير لغة العرب والخامس ان اليهود والنصارى والمشرى كما نوافي غاية الحرص على تكذيب الرسول لكريم عليه اطيب الصلوة والتسليم فلو كان هذا النسب كذا لما امتنعوا عن تكذيبه وانهم ما كذبوه فعلمنا ان هذا النسب صحيح وان آزر ابوه والسادس ان والد سيدنا ابراهيم عليه السلام كان تارخ وآزر كان عماله والعم يطلق عليه لفظ الاب كما نطق به الفرقان العظيم حكاية عن اولاد يعقوب عليه الصلوة والتسليم انهم قالوا نعبد الهك واله آباءك ابراهيم واسماعيل واسحاق ومعلوم بالاتفاق ان سيدنا اسماعيل عم سيدنا يعقوب عليهما السلام وقد اطلقوا عليه لفظ الاب فكذا اهل هذا هو الحق الحقيقي بصدق المال وماذا بعد الحق الا الضلال والوجوه الخمسة المذكورة من الاحتمالات الواهيات لا ريب انها من الاوهام والهفوات عند ذوي الافهام والدراريات لا يتثبت بها اصحاب الهدايات كيف والبراهين القاطعة والمضامين الساطعة من النصوص الجلية والاخبار السننية والاثر البهية اظهر من الشمس على نصف النهار على ان آزر عم سيدنا ابراهيم عليه الصلوة والتسليم لا ابوه الحقيقي عند اولي الابصار

الذي يقول المولف المسكين ان الله رقيق الحبين ولا ريب في ان الشمس شمس وان له بها الضريح ولا يخطر في قلب المتأفق الا مثله الشريف وطهارة نسب بيتا كالصباح مستغن عن المصباح ولكن للخفاش الخماس ليس بالشمس من لاينا ذوالالم الخسيس يقوي من خوسه زوال نغمة ذي الاقبال والرتب لان كان لا يبصر الخفاش وقت ضحا فما الذي لشعاع الشمس الرقيب وفي حقيقة عميان نمو اعداء اليسوا كان كارتور الشمس في النسب

وَاللَّهُ مَا افاد في لفارسي واجاد	مُقبلان راز وال نعمت وجاه
شور بختان بارز وخوايند	چشمه آفتاب راجه گناه
گره بند برور شپره چشم	کور بهتر نه آفتاب سياه
راست خواي هر از چشم چنان	

وانما قول بعض المستروحين وهو ليس من حضرات المحققين وبه تشبث بعض المضلين بان قوله عليه الصلوة والسلام وعلى له واصحابه بالبركة الكرام ازال نقل من صلاب الطاهرين الى ارحام الطاهرات خبر واحد لا يعارض قوله تعالى واذا قال ابراهيم لايه آزر اتخذ اصناما آلهة اني اراك وقومك في ضلال مبين فباطل عند العلماء المهرة المحققين لان مضمون ذلك الحديث النفس لرصين قد بلغ حد لتواتر عند ائمة الدين ولا خفاء فيه عند الماهر من المنصفين وليس المراد بالاية المذكورة ابا الحقيقي بل هو الماهر من المنصفين كما مر بالادلة الساطعة والحجج القاطعة في التبيين نعم يحقق المعارضة بين النصوص من الكتاب الاخبار كما هو حلي عند ائمة

اولى لا بصار: ان لم نرد باز عزم الخليل عليه السلام: كما مر عن الشهاب الهيتمي وغيره من الاعلام: واما محل الاحاديث التي مصرحة بالطهارة: على عدم النسب فقط في نسب نبينا صاحب البشارة: فهو جلي البطلان والخذلان والخراسة لانه يخالف كتاب والاخبار: ولا يطابق باجماع الائمة الكبار: لانهم اتفقوا على ان المراد من الطهارة: في تلك الاحاديث المقبولة عند اهل البصرة: طهارة التوحيد والايمان: كما استعرفه بعون الله الملك المتان: وقد قال الله انما المشركون نجس في كتابه الفرقان: وروي عن بن عباس عليها رضوان الله القدر ان اعيانهم نجسة كالكلاب والخنازير: واما قول القاضي لو كان الكافر نجس لما تبدلت النجاسة بالطهارة بسبب الاسلام: فهو قياس في معارضة النص الصريح جلي المرام: والتثبت بسائر التاويلات بمثابة هذه الآية: عدول عن الظاهر بغير الدليل الاصيل عند اهل الداراية: ويخالف ما نطق به الكتاب المبين: حيث قال وتقلبك في لساجدين: والله يهدي به المتقين: ولا يضل به الا الفاسقين: هذا المخلص ما في نجم المبين لرحمة الشياطين من زبائمه الدين كاسرار التنزيل والتجديد والزرقاني والجامع الكبير اللهم اعصمنا من شر المعتدين والاهواء: واحفظنا من غرور المحدين والاعواء: وثبت قلوبنا على اعتقاد الاصفياء: وزين غيوبنا بوجداني الانبياء: وطهرنا من العيوب والاهام: بطهارة نسبه عليه الصلوة والسلام: واغفر لنا جميع الذنوب والآثام: بجرمة امماته وآبائه الطاهرين العظام: ولا تسئلنا عن اعمالنا يا عالم احوالنا بغير حسن الظن والرجاء التام: بشعر

إِنِّي جَعَلْتُ مَا قَلْبِي بِمُتَقَلِّبٍ
وَلَوْ سَقَطَ دَرْجِي عَمَلًا بِلا سَبَبٍ
أَنَا الَّذِي مَا لِقَلْبِي مِنْكَ مِنْ عَضٍ
مِنْ خَانَ مُحَمَّدًا أَوْ أَوْلَى عَلَى بَدَلٍ
مَنْ لِي بِسَوَاكَ إِذَا دُرِجْتُ فِي نَقْفَةٍ
مَالِي بِسَوَاحِسٍ ظَنِّي عِنْدَ مُنْقَلَبَةٍ
وَلِي شَفِيعَةٌ إِذَا لَحَانَ الْإِقْدَاءُ غَدًا
خَيْرُ الرُّبَى نَسْبًا أَوْ كَاهِنُ حُجْبَةٍ
أَوْ أَهْوَسِيًّا أَوْ فِي هُمُودٍ أَبَا
فَحْقِهِ بِاللَّهِ جَدِّ بِمَغْفِرَةٍ
وَأَسْمَحْ لَهُ مِنْكَ يَوْمًا بِالسَّيْرِ إِلَى
رِجَالِهِ كُلِّ أَبِي النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ
يَا رَبِّ شَفِّعْهُ فِينَا يَوْمَ تَبْعُنَا
إِلَى سَوَاكَ وَلَا حَيِّ بِمُرْتَحِلٍ
لَكَ أَنْ أَهْلًا مِنَ الْإِعْقَاءِ لِمُقْتَلٍ
كَلَّا وَلَا لَوْلَا لِي فِيكَ مِنْ بَدَلٍ
وَاضِيَعَةَ الْعُمُرِ بِلِ يَأْخِيَةِ الْأَمَلِ
وَمَنْ أَيْسَى إِذَا أُفِرِدْتُ مِنْ خَوْلِي
فَلَا تَلْنِي عَلَى الْمُنْقُوصِ مِنْ عَمَلِي
هُوَ الْمَشْفَعُ فِي جُرْمِي وَفِي رَأْيِي
أَصْفَاهُمْ عَمَّا بَانِي السَّهْلِ بِالْحَجَلِ
أَعْلَاهُمْ وَرَبِّي فِي الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ
عَلَى عُبَيْدٍ غَدًا بِالذَّنْبِ فِي نَجَلٍ
بِجَنَابَةِ الرَّحْمَنِ قَبْلَ نَقْضِ الْأَجَلِ
رَاغِبًا لَنَا سَائِرَ الزَّلَاةِ وَالْخَطَلِ
فَنَحْنُ مِنْ خَوْفِنَا فِي غَايَةِ الْحَجَلِ

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ كُلَّمَا طَلَعَتْ
شَمْسُ النَّهَارِ وَمَا لَحَتْ عَلَى الْحَجَلِ
الْبَهِيَّةُ الْعَائِمَةُ الْكَامِلَةُ بِعِنَايَةِ اللَّهِ وَالطَّافَةُ الشَّامِلَةُ لِمُحِبِّ
عَادُونَ: في نصف حافق: كتاب البحر المورود في المواثيق والعهود بين
الاساطير: في اوريه كتاب سيدي وسندي عبد الوهاب الشعراني قدس الله
سره التوراني في ازبسكه مشهوره: في اخذ ساداتنا ومشائخنا العهد متاعا على ان

لا نسب الذین یقدّمون سیدنا علیاً علی سیدنا ابی بکر الصّدیق رضی اللہ عنہما
 الا الذین یستون الشیخین لا سیما ان كانوا شرفاء من اولاد سیدتنا فاطمۃ الزہراء
 رضی اللہ عنہما والذین تعقدون التغالی فی حجة سیدنا علی والحسین وذویہ
 مطلوب بنصل لقرآن فی قوله تعالی قل لا اسئلكم علیہ اجر الا المودة فی القربی
 والود ثبات المحبة ودامها فنسکت عن مذمة من قدم جدہ فی المحبة علی
 غیرہ مالم یعارض لنصوص وذلك لان تعصب الانسان لاجداده الذین حصل
 لہ بہو الشرف امر واقع فی کثیر من العلماء فضلاً عن احاد الناس من الشرفاء
 فلهذا اقلوا من النوادر شریف سنی یقدم سیدنا ابی بکر علی جدہ سیدنا علی
 رضی اللہ عنہما وکان سیدنا الامام الشافعی رضی اللہ عنہ ینشد شعر

اِنْ كَانَ رِفْصًا حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ
 فَلَيْشَ هَذَا لِلْقَلَّانِ اِنِّي رَافِضِي

فاعذر یا اخی کل من قامت لہ شبهة مالم تقدم شیئاً من اصول الدین کانکار
 صحبة سیدنا ابی بکر الصّدیق لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او براءة
 سیدتنا عایشة الصّدیقة رضی اللہ عنہا لے محبت ویندار نہ وے منصف
 نیکو کار نہ نور اللہ فکر کہ بانوارہ نہ و شرح صدر کہ باسراہ نہ نہ تحریر مذکور
 اور تجسیم طور سے چند امور آشکار ہیں نہ ضمایر اباب سرائر اور صحابہ
 او نسے خط بردار ہیں نہ از انجملہ یہ کہ جو شخص معتقد فضیلت سیدنا جبرائیل
 ہو آما دشنام شیخین سے وہ از بسکہ بیزار ہے نہ فضیلت چار یار کبار کا عقد
 بلا انکار ہے نہ تو اس شمس کو دشنام دینا از بسکہ ناسزاوار ہے نہ مخالف اعتقاد
 اباب سیدنا و صحابہ و اہل مقبولان پروردگار ہے نہ خصوصاً اگر وہ شخص شریف

تفضیل علی کا حال
 سیدنا ابی بکر

لا ریب مطلوب و مرغوبیت نفس کتاب پروردگار
 ہے کہ چونکہ سطور عقاد پر سدا و حضرات مشائخ دین اور فضلاء مکملین یا مزار
 ہے کہ محبت سیدنا علی شیر خدا اور حضرت حسن مجتبیٰ اور شاہزادہ کونین شہید
 کر بلاور انکی اولاد امجاد پر صفائیں تقالی و کثرت مطلوب کردگار ہے چنانچہ
 قرآن شریف فرقان منیف میں یہ فرمان مصیف رب لطیف آشکار ہے نہ
 کہ قل لا اسئلكم علیہ اجر الا المودة فی القربی یعنی ظاہر کر کے میرے
 پیارے کہ نگاروں کے طیب اپنی اُمت عالی ہمت سے یہ فرمان پر
 نواز کہ انہیں جانتا میں تم سے تبلیغ رسالت پر اجرت اسے بندگان ایزد غفار
 گردید لی آرزو ہے میری تم سے دائم لیل و نہار کہ دل و جان سے حقیر
 کروم یہ خوشنوی کی محبت بسیار و ب شمار اوس محبت سے کسی وقت
 بطور غافل نہ ہوں تم زینہار نہ کیونکہ مطلوب الہی اور محبوب سیدنا ہی مود
 ال بیت ہونے تنہا محبت عند اولی الابصار پس جو شخص نہ روئے محبت فضل
 ہائے الہی جو کو غیر سے لے ہو شمار نہ اور وہ افضلیت مخالف نصوص الہیہ
 ہونے نہار نہ تو اوس شخص کی مذمت سے سکوت لازم و الزم ہے نہ دائرہ
 ہار نہ کیونکہ جس شخص کو اپنے آباؤ اجداد سے شرافت حاصل ہو بلا انکار نہ
 او کو وہ لایہ فضل ہی جائے غیر دن سے بعد اختیار نہ اور یہ افضلیت اکثر
 شرافت ظاہر ہوئی ہے کاشمیں علی نصف النہار نہ چہ جائیکہ بعض افراد
 افضلیت نہوا آشکار نہ فلہذا یہ ہر مشہور ہے نزد علمائے اخیر کہ عجائب
 از اسب سے ہو و سنی از اولاد حسنین نہ جو کہے کہ علی مرتضیٰ سے فضل ہیں شیخین

یعنی سیدنا ابو بکر اور حضرت عمر بن الخطاب علیہم رضوان اللہ رب الارباب
اور از انجملہ یہ کہ جب سیدنا الشافعی قطب الاقطاب بہام ائمۃ الامہ بغیر الایمان
فضائل و شمائل اہل بیت نبوی سے رطب لسان ہوئے یا اور دلائل حسن
خصائل آل اطہار مصطفوی سے غذب لیان ہوئے یا تو حصار باب فساد
نے ہطور کیا آشکار کہ امام شافعی رافضی ہیں بلا انکار یا تو اون لٹام کے
اتہام کا جواب تام ہطور سے آپ نے کیا اظہار یہ شعر

فَلَيْسَ هَذَا الثَّقَلَيْنِ اِنِّي رَافِضِي

اِنْ كَانَ رِضًا حُبَّ آلِ مُحَمَّدٍ

تو اسے نہیں مجھو ہرگز بلول
بدرگاہ خلاق مجھ پر بیان
بجبت علی و بجبت بنول
بجبت امام شہ کر بلا
سماسے ہو افوق او کسا سما
تو مکان نہیں اونکا ہرگز بیان
تو صدق ہو رافضی لا کلام
وہ حسنین سے قورۃ العین ہیں
تو وہ از محبتان حسنین ہیں
کہ الا التودہ بقرآن نزول
وہ ہر دو وزیران خیر البشر
کہ مداح جنکا خدا جہان

اگر رض بس حبت آل رسول
اوائے شہادت کرن انرجان
کہ ہوں رافضی میں بجبت رسول
بجبت حسن جو کہ ہیں بجبت با
ہوا جنکے صدقے یہ ارض و سما
مکانسے ہوئے جب ہ در لامکان
اگر حبت حسنین کا رض نام
کہ وہ از محبتان حسنین ہیں
نہیں بلکہ جو شاہ ثقلین ہیں
تو کب رض ہو و آل رسول
جو ہے بغض صدیق و عادل عمر
جو ہو بغض صدیقہ نیک ان

نہ ہر رض کچھ حبت آل رسول
وہ اعدائے حسنین از بس علی
کہ ہے رض بس حبت آل رسول
کہ ہے خارجی وہ نہ ہمیں کلام
تو کب حبت حسنین اسکا مر

تو وہ رض لاریب نزد فحول
جو ہیں خارجی مشکان علی
تو ہے اونکا یہ اعتقاد جہول
بہی اعتقاد وہابی مدام
وہ ہے مشک حبت خیر الانام

جسے حبت حسنین ہے ہر نزار

خیوری وہ لاریب اہل ناز

نورالعارف الممدوح قدس اللہ سرہ الممنوح و امان یست الشیخین او غیر ہما
من العجاہ رضی اللہ عنہم فالواجب علینا تادیبہ و تعلیمہ اسباب محبتہما و نقول لہ
و حق محبتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حبیب من اجہم من اصحابہ و قد مت
من قدمہم و قد سئل سفیان الثوری رضی اللہ عنہ ما منزلة سیدنا ابی بکر
الصدیق و عمر الفاروق من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و منزلة غیرہما فقال
منزلہما ما ہما علیہ فی القبر من القرب واللہ اعلم و علمہ احکم انتمی یقول لمؤلف
السکین رب اقدام المحبین : من احب سیدنا ابابکر فقد اقام الدین : و من
احب سیدنا عمر فقد کتب من الصادقین : و من احب سیدنا عثمان فقد
فاز نور الفخر البین : و من احب سیدنا علیا فقد صار من الصدیقین لا یتفق
حیہم الا فی قلوب المومنین : و لا یفرق الا فی قلوب المنافقین : و من ابغضہم
فقد ابغضہ اللہ ابد الابدین : فبیحان من یخلق ما یشاء و یختار : خلق سیدنا
محمد و اصطفاه رسولہ المختار و اجبتی سیدنا ابابکر الصدیق بمرید التصدیق

والهبة والوقار وانتقى للصواب عمر بن الخطاب غلا ذكره وطاب للبادين والخصا
 وارضى عثمان مجمع القرآن فجمعه بين اخماس واعشار واختار على بن ابي طالب
 لا طيار العجايب والغرائب واشتهره بلجيد الكرامة الذين في حقهم انزل الله
 الغفار محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار فسيدنا ابو بكر مؤنسه
 في الفار وسيدنا عمر امينه على الاسرار وسيدنا عثمان مخزن حياته
 شهيدا للدار وسيدنا علي خازن خزائن علمه والانوار اللهم صل وسلم على سيدنا
 محمد آله الاطهار وعلى جميع اصحابه واحبابه ائمة الامارة فارجل زاجل بحسن التذكرة
 والله دسما في هذه الاشعار

فهم أبو بكر خليفته الذي بي	له الفضل والتقدير في كل شهيد
وصاحبه في الفار اذا قال لا خف	فالشأ ذو العرش وثيق مجيد
وسد على اختيار محمد ج حبيب	هذا كبر جلاله فازت باسعد
فلما اراد الله قبض نبيه	وصار الى دار النعيم المخلد
تقدم في نيل الخلافة بعده	يا جماعهم لا بالحسام المهني
وما شبه الصديق في الفضل	ولا احصيت اوصافه بتعدد
ويتبعه في فضله عمر الذي	رفى عن قسبي الصدق قوسه
هو المزمع لم يترك له صاحب	ولا فعاد الشيطان منه بمقعد
وحسبك ان الله وافق رايه	لدى يوم بدر اذ رأى قتل من قدي
كذافي اذان والنجاب وخطهم	مصلا مقام الخليل بمحمد
وما انقض الفارق الا مفارق	لدين الهدى ومنه لم يسد

وحسبي عثمان بن عفان ان
 هو جامع القرآن والفايت الذي
 على بن ابي طالب ارحى سنوره
 ولم يدع التورين الا لانه
 وان لعثمان بن عفان رتبة
 وان عليا كان سيف رسوله
 وقال رسول الله اني مدينته
 ومن كنت مولاه علي وليه
 وانك مني خاليا من نبوة
 وكان من الصبيان اول سابي
 وما زال صوما منيبا لربه
 لقد طلق الدنيا نارا واطلا
 وبالحسين السيدين تو سلى
 همارنا عين الرسول وسيدا
 وقال همارنا نساى احب من
 وكان الحسين لصارم الحارم
 شبه رسول الله في الباقين التدا
 مصرعهم بكلي العيون ووجهها
 بعدد رشفة اللزير يد وشعره
 عليه اعتمادى هو سولي ومقصدا
 اذا جن ليلى ليس لي ولي لم قد
 فناهيك من عز وجل محمد
 حوى بيته نورين من نور احمد
 من الجحد سمو عن سماك وفرقد
 وصاحبه السامى محمد مشيد
 من العلم هو الباب الباقي قصدا
 ومولاك فاصدق حب مولاك مشيد
 كهارون من موسى حبك فاحمد
 الى الدين لم يسبق بطالع مرشد
 على الحق قواما كثير التعبد
 راها وقد جاءت يقول لها بعد
 بجهد هما في حشر عند نفر دى
 شباب الورى في جنة وتحلد
 احبهما فاصدقهما الحب تسعد
 متى يقصر لا بطل في الحرب يشد
 وخير شهيد اذ طعوا المهدي
 فليد من حرم وعظمت تودد
 ومن سار مسرعا ذلك المقصد

صَلَوَاتُ مِنَ اللَّهِ الْمُقِيمِينَ دَائِمًا
عَلَى الْمُصْطَفَى وَالْآلِ نُورِ الْحَمْدِ

قل فی الصواعق عن نبی اس لعارین تفاسل لواصلین شیخ الاسلام ابی ذر عاتق
العراقی قدس للہ سرہ الباقی من احب سیدنا علیا اکثر من حجة سیدنا ابی بکر رضی اللہ
عنہما لکونه من ذریئہ او لغير ذلك من المعانی المتعلقة بالامور الدنیویة فلا تنقص
فی ذلك ولا امتناع فیہ انتہی ملخصا لکتاب فی هذا الباب یہ کہ جس ذات متوہ
صفات سے جس شخص کو علی الخصوص شرافت حاصل ہو یا اوس ذات مبرورہ
شخص مذکور کو خصوصاً کوئی احسان و کرامت وصل ہے تو لاریب وہ ذات
ممدوح نہ و شخص ممنوع غیرون سے افضل بلا انکار ہے یہ فضیلت اگر چہ بہت
مخصوصہ سے آشکار ہے تاہاں عقاد پر وادین نہ کچھ جائے انکار علمائے
کبار ہے پس جو ذات حمیدہ صفات از روئے نصوص صریحہ قاطعہ و اطلاق
صحیحہ ساطعہ و اجماع حضرات صحابہ کرام اور قیاس حضرات ائمہ اعلام بالاتفاق
ہمہ خلایق سے افضل اجل ہے اور از روئے عصمت ذاتیہ اور عفت صفاتیہ اور
فضائل و خصائص علیہ اور شمائل نفائس علیہ اور حجرات قاہرہ اور کرامات باہر
کا فو انام خواص و عوام سے بالاجماع اجل و اکمل ہو تو ہر ایک اہل بیان صحت
ادعان پر لازم و الزم فرض متحکم کہ از روئے نسب و حسب اوس ذات سید الکائنات
علیہ الطیب الصلوۃ و التسلیات کو ہمہ نبیائے مرسلین صلوات اللہ و سلامہ علیہم
اجمعین سے اشرف و الطف و انفس و انطف تصدیق اتیق جنابی اور تحقیق حقیق
ایمانی سے جانے بصد اختیار یہ اور بھی عقاد پر سد و ابد و داد و لسان صدق عنو

قادر کرے باقرار پائیدار کہ اذعان اللہ رب الارباب: جبر نبیان عن قرب لذباب
الخطیئۃ القاذورات: فکیف لم یصنہ رب البریات: عن اصلاہ لشرکیر و ارحام الشرک

اَنْجَلِ بِهِ الشَّقِیْنَ وَتَاخِجْ
اَبْدَاهُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَمَا كَصَنَفُوا
لَمْ يَأْتِ خَيْرُ الدُّعَاةِ الْمُسْعِفُ
اَنَّ لَا عَذَابَ لَهُ يَحْكُمُ بُولُفُ
وَرَبِّكَ ذَا فِي الذِّكْرِ اَيُّ تُعْرِفُ
مَعْنَى اَرْقُ مِنَ النَّسِیْرِ وَالْطَّفُ
مَنْحَى بِهِ لِلْسَّامِعِیْنَ یُسْتَفِ
یُظْهِرُ عِبَادَ مَن مُمُو وَتَخْلُفُ
كُلُّ عَلَى التَّوْحِيدِ اِذَا یَتَخَفُ
فَیْمِ اَخُو شَرِّكَ وَلَا یَسْتَنْكِفُ
نَحْسُ وَكُلُّهُمُو یُظْهِرُ یُصَفُ
فِي السَّاجِدِیْنَ نَكْمُهُمْ مُخْتَفُ
نَقِیْرُهُمْ هَبِطَتْ عَلَیْهِمْ ذَرْفُ
وَحَبَّاهُمَا دَارُ النَّعِیْرِ تَزْخَرُ
یَتَرَفُّ رَفَقَةُ دِیْنِ الْهَدَى وَتَحْفُو
صَلَاتُ یَقِ مَا شَرِّكَ عَلَیْهِ یَعْلَفُ
لَا شَعْرَتِی وَمَا سِوَاهُ مَرِیْفُ

اَنْ الَّذِی بَعَثَ النَّبِیَّ مُحَمَّدًا
وَالْاَیْمَةَ وَابْنَهُ حُكْمًا شَائِعُ
قَائِمُهُ اَجْرًا وَهَامَا جَرَى الَّذِی
وَلَمْ یَكُنْ یَمُنْ لَمْ یَجْعَلْهُ دَعْوَةً
وَبِسُورَةِ الْاَسْرَاءِ فِیهِ حُجَّةٌ
وَلِیْضَ هَلْ لِقَدْ فِی تَعْلِیْقِهِ
وَعَلَى اَمَامَةِ الْفُجَرَاءِ وَرَدِیْ كَذَا
لَا هُوَ عَلَى فِطْرِ الَّذِی وَلَدَ وَاوْلَاكُمْ
هَذَا الَّذِی اَخْبَرَ النَّبِیَّةَ اَحْمَدُ
مِنْ اَدَمَ لَیْسَ عَبْدُ اللَّهِ مَا
فَالْشَّرُّ لَوْ كَانَ سُوْرَةً تَقْبَلُ
وَبِسُورَةِ الشُّعْرَاءِ فِیهِ تَقْلِبُ
هَذَا كَلَامُ الْفُجَرَاءِ وَرَدِیْ فِی
نَحْوِ اَهْمَارِ السَّامِعِیْنَ اَجْزَا
وَلَقَدْ تَدَنَّیْ فِی زَمَانِ الْجَاهِلِیِّ
لِیَدِیْنِ عَمْرُوْنَ نَوْفَلْ هَذَا لَ
لَقَدْ تَدَنَّیْ فِی زَمَانِ الْجَاهِلِیِّ

مَا ظَلَمَ تَزِلُّ عَيْنُ الرِّضَاءِ مِنْهُ عَلَى	صَدَّقَتْ بَقُولِ عُمَرُ أَحَقُّ
عَادَتْ عَلَيْهِ حُجْبَةُ الْهَادِي فَمَا	فِي الْجَاهِلِيَّةِ لِلضَّلَالَةِ يَعْرِفُ
فَلَا مِثْلَهُ وَأَبُوهُ أَجْدَى سِيَمًا	وَرَأَتْ مِنَ الْآيَاتِ مَا لَا يُوَصِّفُ
أَحْيَى إِلَهُ الْعَرْشِ نَيْلَ فَضِيلَةٍ	أَبُو يَوْمُئِذٍ أَمْنُوا لَا تَخْرُفُوا
يَكْفَى لِمَنْ لَا يَرْضِيهِ حَمْدُهُ	أَدْبَا وَلَكِنْ إِنْ مِنْهُ مَنْ هُوَ مُصَفِّ
صَلَّى إِلَهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ	مَا جَدَّدَ إِلَهٌ الْخَلْقَ خَلْفَ مُحَمَّدٍ
وَعَلَى صَحَابَتِهِ الْكِرَامِ وَالْإِلَه	أَوْ فِي رِضَا يَدُومَ لَا يَتَوَقَّفُ

کیونکہ شرف و کرامت جناب سید المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین
 بہم عرشیات و فرشیات اولین و آخرین علی قدر مراتب و آرب بالیقین مشرف
 و مکرّم ہین آشکارہ وجود و جود رحمتہ للعالمین نعام و اکرام شیعہ المذنبین سے
 کوئی فرد افراد مخلوقات کوئی عدو و اعدا و موجودات سے نصیب نہیں رہا نہ بارہ
 لطف و عنایات بے غایات ذات قدسی صفات حبیب رب البریات بہن
 و زمان میں مریجے جمیع انام ہے بہر شان و ہر عرفان میں وہی مد و کار خواص
 و عوام ہر کما قال اللہ فی کتابہ المبین: وما ارسلناک الا رحمة للعالمین فہو رحمة التواضع
 نعمة الغوادی مریجۃ المجاہدین لانہ سر حضرت الاحادیث برحضرة الاعظیة منہ فیض
 جمیع الاکوان و بہ قوام الارواح و اشباح الاعیان ہو السلسلۃ فی جمیع العوالم کبریا
 الروح فی جسد بنی آدم منہ کل دلہ کل و ہر کل واللہ کل کل شمس

يَا سَائِلِي عَنْ بَعْضِ كُنُوزِ صِفَاتِهِ	كُلُّ لِسَانٍ وَكُلُّ مِنْهُ الْمُنْطَقُ
فَأَسْأَلُكَ مَقَامَاتِ الرِّجَالِ حَقِيقًا	لَا الْحَقِّقَ شَاؤُهُ لَا يَلْحَقُ

سِرٌّ يَمْكُنُونَ الْكِتَابَ مُصَدِّقًا	لَا يَلْقَى إِلَّا بِالْعِلْمِ يَدْرِكُهُ عِلْمًا
أَنْوَارُهُ فِي هَدْيِهَا تَتَلَوُّ	فِي الْوَرَاثَةِ الْوَرَاثَةُ حَبِيبًا
قُطْبُ الْكَمَالِ وَغَيْثُهُ مُتَدَفِّقٌ	إِنْسَانٌ عَيْنُ الْكَوْنِ مَبْلَغُ سِرِّهِ
كُلُّ الْوُجُودِ بِجُودِهِ يَتَعَلَّقُ	بِرُوحِهِ وَنُكْتَةُ الدَّهْرِ الْيَقِينُ
وَأَجَلُهُمْ سَقَاوَانٌ هُمْ أَعْتَقُوا	يَأْتِي الْأَرْسَالَ عَيْرٌ مُدَا فِعْ
بَابُ رِضَا دُونِي يَسُدُّ وَيُعَلِّقُ	أَجْرُكَ يَا غَوْتَ الْأَنَامِ فَلَا تَدْعُ
فَلَا نَتَّيْ مَنِي أَحَنُّ وَأَرْفَقُ	حَاشَاكَ تَطَرُّدُ مِنْ أُنَاكَ مُؤَمِّلًا
مَنْ طَيْبَتْ نَفْسُهَا الْبَيْسُطَةُ تَعْقُبُ	تَعْلِيكَ يَا أَسْنَى الْوُجُودِ تَحِيَّةً
رُتَبُ الْكَمَالِ وَمِثْلُهُمْ تَيَّاقُ	وَعَلَى صَحَابَتِكَ الَّذِينَ تَأْتَقُوا
وَمَنْ أَتَى بِجِبَابِهِ يَتَعَلَّقُ	أَقْضَى بِأَنْصَارِ النَّبِيِّ وَحَرِّ بِهِ

سبب تصنیف مقرر شد متعسف مقرر جبکہ از روے بر این قاطعہ اور مضامین
 ملاحظہ ہو کہ آیات البیہ اور احادیث نبویہ سے اس کتاب میں نگارہین
 اور دیگر کلمات زکات برابریات سے جو کہ اس بصیرت عاشرہ
 میں آشکار ہین اسلام ہمہ آباؤ اقیما بہم رحمتہ للعالمین نعام و اکرام شیعہ المذنبین سے
 کوئی فرد افراد مخلوقات کوئی عدو و اعدا و موجودات سے نصیب نہیں رہا نہ بارہ
 لطف و عنایات بے غایات ذات قدسی صفات حبیب رب البریات بہن
 و زمان میں مریجے جمیع انام ہے بہر شان و ہر عرفان میں وہی مد و کار خواص
 و عوام ہر کما قال اللہ فی کتابہ المبین: وما ارسلناک الا رحمة للعالمین فہو رحمة التواضع
 نعمة الغوادی مریجۃ المجاہدین لانہ سر حضرت الاحادیث برحضرة الاعظیة منہ فیض
 جمیع الاکوان و بہ قوام الارواح و اشباح الاعیان ہو السلسلۃ فی جمیع العوالم کبریا
 الروح فی جسد بنی آدم منہ کل دلہ کل و ہر کل واللہ کل کل شمس

مخالف قرآن و احادیث سید انیس و جان بلا قرینہ ہر خذ لہم اللہ ان یؤکلو
 لیکم فی جہنم و لا یقو جود ابلیس یجمعون و ربی اخص الخواص فی فضل
 بالاختصاص انہم اخبت من الخناس بالقاء الوساوس فی صد و ریزم الناس
 جب سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کو بسبب ظہار مناقب آل طہارہ نسبت
 بر فض کیا بعض حساد پر عناد نے جیسا کہ بالا ہوا نگار ہے اور آپنے سطور کا
 جواب باصواب یہ ظاہر کیا بطرز اولی الالباب بلا اطناب یہ شعر

لَوْ كَانَ رِضًا حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ فَلَيْشَ هَذَا لَثَقْلَانِ لِي رَافِضٍ

تو کب یہ مؤلف مسکین طعن حساد و معاندین سے نجات پائے اور
 اگر یہ جواب پر صواب زبان عجز بیان پر نہ لافے تو اہل ارتباب
 منکران حبیب رب الارباب کے کیا کیا جاوے شعر

لَوْ كَانَ رِضًا حُبُّ خَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ فَلَيْشَ هَذَا لِحَسَادٍ لِي رَافِضٍ

اے محبت سید کے منصف رشید استدلال بالکتاب و الاخبار و خصمین
 روافض پر عند اولی الابصار یہ جو ہر کتاب الہی اور سنت سیدنا ہی سے
 آشکار ہے : او سپر عمل کرنے میں سنی و رافضی ہر ایک مساوی بلا انکار
 ہے : او سے نہ سنی پر اسم رافضی صداقت شعار ہے نہ او سے رافضی پر
 اطلاق اسم سنی مزاوار ہے : اسم سنی و رافضی کا دیگر مور پر مدار ہے اگر
 نزدیک معاندین و حاسدین طعام و محض استدلال بقرآن و احادیث
 علیہ الصلوٰۃ والسلام موجب رفض روافض ہو لا کلام : تو صلوٰۃ و زکوٰۃ
 و صوم و حج بیت الحرام و غیرہ لازم و فرائض اسلام کہ جنکی فرضیت

مقتدرست روافض بعد احترام بہ او کی فرضیت کے ہرگز معتقد نہیں معاندین انام
 والا اوس عقاد سے وہ بھی روافض ہوں نہ در فہام : اور حال یہ کہ معاندین
 فرضیت اور مذکورہ کے معتقد ہیں علی الدوام : تو وہ بھی موافق اپنے عقاد کے
 روافض ہوئے نہ در منصفین کرام : اور حق تو یہ ہے کہ وہ خارجی ہیں
 منکران حیدر کرار : اور منکران سیدنا حسنین و سائر آل طہارہ : اور
 منکران جناب ستطاب حبیب پروردگار : صلے اللہ وسلم علیہ و آلہ و عدہ
 فطرات الامطار : اے محبت حبیب کریم : اے معتقد بقلب سلیم : جبکہ سلام
 ہمہ آباؤ اہبات صاحب خلق عظیم : علیہ اظہب الصلوٰۃ و ازکی التسلیم : نصو
 الہیہ اور احادیث نبویہ سے آشکار ہے : اور اسی پر اتفاق ائمہ اربعہ ارباب
 السنہ بلا انکار ہے : تو اوسل اعتقاد پر سدا و اہل و داد سے کیونکر اہل ایمان
 رفض شعار ہے : فرضیت صلوٰۃ و زکوٰۃ میں بعد توقیر و تسکین آیت
 اَنِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اَتُوا الزَّكٰوةَ سے روافض مستدلین : اور اوسی آیت سے
 استدلال اہل سنت و جماعت ہو بالیقین : فرضیت صلوٰۃ و زکوٰۃ میں علی
 الدوام : تو اس استدلال سے اہل سنت پر رفض لازم نہیں عند الفہام
 تو ایک ہی آیت سے فریقین کا استدلال ہے : اور یہ اتحاد استدلال نہ جا
 قبل و قال ہے : سبطور اسلام ہمہ آباؤ اہل کرام اور اہبات سیدنا الانام
 علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اتحاد استدلال ہو : اور یہ اتحاد نہ مذموم نہ مذموم
 ذوی الکمال ہو : و اما قول الغائل یا زالیحیان قال فی البحران الرافضة ہم القائلون
 ان جمیع آباء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانوا مومنین مستدلین بقولہ تعالیٰ و یقلبک

في الساجدين وبقوله عليه الصلوة والسلام لم ازل انقل من اصحاب الطاهرين الى
اسر حاتم الطاهرات انتهى فساقت عن عين الاعتبار مردود عند ولا ابصار
لان اجماع ائمتنا الاخيار مستدلين بالكتاب والاخبار على ان جميع آباء
نبينا المختار مومنون بالله الغفار صل عليه الطيبون الابرار وسلم عن نظرات
الامطار ينفي حصر اعتقاد الشيعة المسطورة ولا يضربنا استدلالهم فيه بالكتاب
والخبر المبرور وقد شد الحافظ الشهاب الهبة المغفور انكارا على قول القائل لعاقل
المذكور حيث قال وقول بعضهم نقل ابو حيان الى آخره سوء تصرف منه لانه
اعنى ناقل هذا الكلام عن ابي حيان لو كان له ادنى مسكة من علم او فهم لعقبه
ان الرافضة هم القائلون بذلك وقال له هذا الحصر باطل منك ايها الضمير البعيد
عن مدارك الاصول والفروع كيف والائمة الاشاعرة والماتريدي قد اتفقوا
على ما مر به التصريح في نجات جميع آباءه عليه الصلوة والسلام وكونهم اهل الجنان
بفضل الله العالم فلو كنت ذا المام بذلك لما حصرته نقله عن الرافضة وايقنت
انهم المستدلون بالاية والحديث والعلامة الماوردي والفخر الرازي والقيس
ابن النقيب الخيرو وغيرهم من اكابر اهل السنة والجماعة المرضية استدلالوا في
اسلام جميع آباءه عليه الصلوة والتحية بالكتاب السنة السنية ونقلوا ذلك عن السلف
الصادقين رضي الله عنهم اجمعين فليترك ايها الناقل عن ابي حيان سكوت
عن ذلك ووقيت عرضة وعرضك من رشق سهام الصواب فيهما هذا المنهج
ما في نجم المبين لرجوع الشياطين من درج الدرة الشريفة والدرج المنيفة
ومنهل اصفاني خصا نص المصطف عليه الصلوة والتحيات يقول العبد المسكين

نقل خير الدين ثواب اقدام المحبين قلب الباب في هذا الباب ان اعتقادنا
واعقادنا سائر اهل السنة من اصحاب الطواهر والبواطن ائمة الامة بالتصديق
والتحقيق والتحقيق الاثني والتوفيق الرفيق بغير المزية ان جميع آباءنا واهلنا
عليه الصلوة والتحية من سيدنا آدم وحواء عليهما السلام كما نوا سالكين
سالك التوحيد والتجريد والتفريد على الدوام طهر الله نسب حبيبته تغيما
لثانته وحفظ جميع آباءه تميما لبرهانه وجعل كل صله من الاصول خير
على زمانه هذا الاعتقاد كل نخل من الخول باوثق ايمانه فهو انفس الانبياء نسبنا
واخص الاصفياء حسبا بنصوص قرآنه اللهم بحق حبيبك الاطهر لا طيب في
المراتب الفاخرة طهرنا من دنس لن نوب في الدنيا والآخرة وبجاء آله الاحياء
النجيين وبجودة اصحابه الاخيار المنتجين واحفظنا من حبت الاغيار لنيل
الامر على الدوام وارزقنا الصلاح والفلاح فلما جميع المرام

طلعت لنا يا الله منة بدور	ابد على قطب السجود تدور
من نور احمد يستمد هيا وها	وبها وها يا حيد الك النور
يزيد ذاك النور حسنا فافقا	يوم اقيامت والانا م حضور
نحو ما خير البرية نسبهم	يوم النور ليواؤه منشور
فرا يا خير العالمين محمد	وجري بوقى مراد نامقدور
لاحت لنا نواره فز ما نسا	نور دانس دائر وسرور
بالسطة المختار قاب لنا الرضى	بين الانام فحينما مشكور
الله فضله على كل الورى	فهو احبيب وفضله مشهور

یا قَرِيبَ حُصْنِهِ وَعَظْمُ قُدْرَةِ	تَسْمَاءُ بِحُجَّةِ نُوْرِهِ نَاحُوْرِهِ
خَيْرِ النَّبِيِّينَ الْكَرَامِ نَبِيِّنَا	يَا نُورُ فِي لَعْنَتِ اسْمِهِ مَسْطُوْرِهِ
يَا صَاحِبَ حَيِّىَ نِدَاءِ صُوبِ غُورِهِ	قُلِّبَى حُبِّ الْمُصْطَفَى مَعْمُوْرِهِ
لَا أَنْ لَمْ أَرْزُ بِالْحُسْرِ قَبْرَ الْمُصْطَفَى	فَالْقَلْبُ مِنْ بَعْدِ الْمَرَارِ يَزُوْرِهِ
زَيْدَانُ قُلِّبَى بِالْبُعَادِ تَوَقَّدَتْ	وَمَدَامُ مَعَى حَدَّيْ بِهَا مَطْوُوْرِهِ
فَمِنْ الْفِرَاقِ لِحْدُومُ نَيْرَانِ لَهَا	لَهَبٌ وَمِنْ قِيْضِ الدُّمُوعِ مَجْوُوْرِهِ
فَتَى أَنْوَرُ بَوَاقِفَةٍ فِي طَلَبَةِ	وَالْقَلْبُ مَعَى فَارِحٍ مَسْرُوْرِهِ
إِنْ جَادَ دَهْرٌ بِالْوَصُولِ بِطَبِيبَةِ	بَعْدَ الْمَطَالِ قَدْ نَبِهَ مَغْفُوْرِهِ
هِيَ جَنَّةٌ مِنْ حَقْلَانِ نَالِ مَنَى	وَسَمَاءٌ سَادَ وَصَاحَتُهُ الْخُوْرِهِ
حَتَّى النَّسِيمِ إِذَا سَرَى مِنْ حَوْحَهَا	يَصْبُوْرُ إِلَيْهِ الْمِسْكُ وَالْكَافُوْرِهِ

قَالَ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ وَعَلَى الْعَالَمِينَ عَمَّ نَوَالُهُ نَبِيًّا لَقَدْ بَدَأَ الْجَلِيلُ وَتَقَيَّنَا لَدَيْكَ الْأَصِيلُ وَبَطْنُهَا
 مَا كَانَ مُجَلًّا بِالْأَحَدِ مِنْ جَلَالِكَ وَلَكِنْ رَسُولٌ لِلَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا إِنَّ اللَّهَ
 وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا هَذَا شِعْرُ

أَلَا أَنَّ الصَّلَاةَ عَلَى الرَّسُولِ	بِشْفَاءٍ لِلْقُلُوبِ مِنَ الْعَلِيلِ
فَصَلِّ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ صَلَّى	عَلَيْهِ وَلَا تَكُونَنَّ بِالْجَلِيلِ
وَصَلِّ عَلَيْهِ قَدْ صَلَّتْ عَلَيْهِ	مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ بِحُجْرَتِ الْجَلِيلِ
أَلَا أَنَّ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ نُورٌ	لَدَى الظُّلُمَاتِ فِي أَيَّامِ الْهَوِيلِ
وَتَقْيِيلٌ لِمِيزَانِ خَفِيفٍ	وَتَخْفِيفٌ مِنَ الْوِزْرِ لِقَبِيلِ
إِذَا صَلَّيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَشْرًا	بِوَاحِدَةٍ عَلَيْكَ عَلَى الرَّسُولِ

وَمَالِكٌ مِنْ قَفِيلِ أَوْ مَنِيْلِ	وَتَحْنِي بِالشَّفَاعَةِ يَوْمَ تَحْنِي
بِذَلِكَ مِنْ كَثِيرٍ أَوْ قَلِيلِ	فَالْكَرَامُ أَقْلُ قَانَتْ تَحْنِي
وَتَحْزَنُ مَصَاعِفَ الْأَجْرِ الْجَزِيلِ	فَصَلِّ عَلَيْهِ تَحْزَنُ جَزَاءُ ضَعْفِ
عَلَيْهِ بِهِ وَآخَرَى بِالْقَبُولِ	وَأَوَّلِ النَّاسِ لَدُنْهُمْ صَلَاةُ
مَدَى شَأْنِ الْكَلَامِ مَعَ الْجَلِيلِ	وَصَلِّ عَلَى حَبِيبٍ حَارَ فُضْلَا
وَبَلَّغَهُ نَهَايَةَ كُلِّ سَوَّلِ	فَأَنَاءُ الْوَسِيلَةِ مُسْتَقْبِلَا
إِلَيْهِ النَّاسِ فِي ظِلِّ ظَلِيلِ	وَأَزَلَّةٍ وَشَفْعَةٍ لِيَاوِي
فَيَجْمَعُ جُلَّةَ الْمَجْدِ لَا رَيْبَ	وَشَرْفٍ وَلَمْ يَبْرَحْ شَرِيفَا
بِتَفْضِيلِ وَتَنْوِيلِ أَصِيلِ	وَرَادُ حُبِّهِ شَرَفًا وَفَخْرَا
قَصِيٍّ مِنْ مَوَاهِبِهِ طَوِيلِ	وَرَادَعَلَاهُ مِنْهُ بَطُولِ عَمْرِ
لِزَوَى بِالرَّوَى مِنْ سُسَيْلِ	وَأَوْرَدَ نَاعِيَهُ الْخَوْصُ فَوَقْلَا

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ وَأَبْنَائِهِ الْوَاصِلِينَ إِلَيْهِ عَدَدَ حُرُوفِ
 الْقُرْآنِ وَحُرُوفِهِ وَأَبْتِكَ أَيْتَهُ وَوَقُوفِهِ وَعَدَدَ غَامِضِهِ وَمَعْرُوفِهِ
 وَعَدَدَ غُرَبَائِهِ وَمَالُوفِهِ وَعَدَدَ مَوْجُودِهِ وَخُذْ وَفِيهِ وَعَدَدَ مَسْتُورِهِ
 وَمَكْتُومِهِ وَعَدَدَ مُحْيِيهِ وَمَطْرُوفِهِ صَلَاةٌ تُنَجِّينَا بِهَا نَوَائِبَ الدَّاهِرِ
 وَصُورِهِ وَتُسَلِّمُنَا تَسْلِيمًا بِهِنَّ الصَّالِحَاءُ وَصُنُوفُهُ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ
 بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ هـ

وَمَا مِنْ حَصُولِ سِدِّ دُورٍ بِرَأْسِ مَنْكَرٍ اِبْلِ دَوَاوِ
 مِنْ دَايَا هَمِّ مَنْكَرٍ اِبْلِ رَسُولِ
 نباشند ز نه بار از حق ملول

بتحقیق ایمان و اسلام تمام
 بکن حمله رافا زین بالمرام
 که تسبیح و تقدیس و توحید ذات
 همین وصف ایمان نه چیز دیگر
 خدا ذات واحد ز جمله صفات
 به تقدیس ذات و صفات خدا
 همین است قدا و امان دین
 ازین اعتقاد و سداد و داد
 که تنزیه خیر الوری الاکلام
 یقیناً شده شرط ایمان ضرور
 همین شرط معدوم و منکرین
 که نور الهی شفیع النور
 ز جمله نقائص منزه مدام
 و لے مصطفی پیش اهل ضلال
 شرافت که باشد ز آبای طین
 نه قائل بان منکران لئام
 که گویند آنها بنحیث تعیین
 نه از شرم دارند هرگز نصیب
 خدا یا طفیل شه مرسلین

بعدین و فاروق و عثمان علی
 ز توفیق و توفیق تصدیق تمام
 که از حب آبای خیر الانام
 توفیق مصدق بجان و جانان
 بنقدیس نسب شه مرسلین
 ازین ده بصائر پرده لے کریم
 که عشره حواس خفی و جلی
 شود هر یک حق شناس و بصیر
 باشد محبت همه پنج ذات
 نظا و فزونی گے زینهار
 همین در عشره محبت دلی
 من ام حسین و بتول رسول
 که حب همه شرط حب رسول
 و او حبیبی شه مرسلان
 بود و پیدا شده زین کلام
 ز عشره بصائر بعشره نصیب
 ازین عشره کامله بس تبیین

که این عنصر حب ایمان جلی
 عطا کن بران منکران لئام
 که آنجمله آر باب دار السلام
 باقرار باشند از مومنان
 ز آنجاس باشند از طاهرن
 همه منکرانرا عطا لے فحیم
 مبشر به بشر لے حب علی
 منور بنور سراج منیر
 بدیدن شنیدن بجملة صفات
 که از حق نباشد یکے را فرار
 که صدیق و فاروق و عثمان علی
 بلا حب ایشان ز ایمان قبول
 برین متفق جمله اهل وصول
 همین شرط حب خدای جهان
 که حب همه حب رب الانام
 شود حب عشره طفیل حبیب
 کمال محبت بصدق و یقین

خیوری ازین اعتقاد و سداد
 شده از تورا ضی شفیع العباد

معدرت مؤلف مسکین انافہ حق المجتہدین

عذر کیا در کار نزد منصفین
نزد منصف ہو خجوری خیر دین
بحر خیر و شربس ز خار ہے
دیکھئے رب الورا روز شمار
گر نذا ہو روز محشر ایمن
تب تو راضی ہوں شفیع المذنبین
شر دین سے گر کرین او سکوندا
نائب و جال ابدال رحیم
اوس نہ اسے بھی وہ سب سرور ہوں
نقص قرآن و احادیث رسول
حق رضا جوئے شفیع المرسلین
نیز در جملہ حوائج لا کلام
ہیں وہ محبوب الہ العالمین
اور یہ بھی ہے محقق لا کلام
جو رضا محبوب کی محبوب ہے
جو رضا منضوب کی منضوب ہے
پس یقین ہو کو یہی حق الیقین
ہو رضا جوئے شفیع الذنبین

او کا دشمن نامہ و مخدول ہو
خواہش قلبی جو در قلب لعین
بھی لصوص الدین جملہ ملحدین
از خد چون سوختہ دنیا میں دو
ہیجان وہ منکران حاسدین
آرزوئے شر سے معزول ہو
منقلب از بہر خیر المرسلین
منکران رحمۃ اللعالمین
آتش حساد سے ہن زشت خو
سوختہ نار حسد میں یوم دین
جب رضا جوئے حبیبی کردگار
پھر خجوری کو نہیں غم نہ بہار
بسکہ وہ غوار ہن دلدار ہن
کر بیان وہ جو یہاں منظور ہے
جو بزرگان اہل بیت پر صفا
بست جوئے عیب محفوظ ہن
بہل اگر دیکھیں وہ طرز خلاف
غور فرماوین و مان ترجیح میں
شرط ہے انصاف نزد منصفین
حق سے ہے مدد وہ از اہل تار
نہایت ایزد پول سے نارضا
شر حاسد سے رکھے محفوظ رب
سلاطین و پرنسپس و باصفا
و خجوری در دوری پر حضور
اوسکے سب غوار و ائم زار ہن
چھوڑ حاسد کو وہ خود مقہور ہے
دل سے ہن وہ عاشقان مصطفی
عین حق سے دامن المخطو ہن
ان عقائد میں جو ہن یہ پر صفا
خوب دیکھیں قوت تصحیح میں
ورنہ عین عتساف حاسدین
کیونکہ ہے وہ معترض بر کردگار
خواہش دل او کی تبدیل قضا
وہ جل نار حسد میں بے ادب
تم سے راضی در دو عالم مصطفی
بر حضور سے سروری ہی شکور

<p>شعرا و سکا ہیچو گل ہے خار دار خاطر گل کن تحمل جو رخا گر چہ ہو آغوش گل بر دوش خا خار سے کیا کار عاشق جان نثار خار اشعارِ خجوری باہمتین اپنے مقصد پر خدا وہ لے لیب کیون تر غم کو نہوں لیل و نیا عاشقانِ رحمت لقا لہین برو سالم درود عالم ہے مدام نیت بندہ سے ماہر وہ علیم چون بدن نہ نہ ز نیت اکر فطن از طفیل صاحب خلق عظیم سے فدائے لطف تو جلد کبار و از طفیل بہ ذاتِ صمدیت جبکہ ہو اس جہم سے پرواز جان یا حبیبی آفت ربی اللہ جان</p>	<p>حضرت شاعر نہ شعرا سے شمار ہے یہ ضرب النمل نر دہوشیار گل کو لے تو خار سے لے گلخیز ببل شیدا کا ہو اس گل سے کار یہ عقائد مثل گل و مرغ دین طالبانِ ابنِ عقائد عند لیب ان عقائد پر وہ شیر جان نثار خار کب دیکھیں کہ جب وہ مضین خار کیا بل نارا و نیر الا کلام ثمرۂ اعمال نیت پر مصیب روح نیت جملہ اعمال بدن یا الہی روح مابا شریح لے خدائے خالق ہر نور و فنا از طفیل سر ذاتِ احدیت وید احمد سے متور ہو جان لا اس لسان سے ہو ہی غیب لہیان</p>
<p>یہ خجوری از حضور فیضیاب</p>	<p>یہ خجوری سے نہوا و سپر عذاب</p>
<p>بر ہمد آئی تو اصحاب کبار</p>	<p>در صلوات حق ابر تو نثار</p>

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا



الذي هدانا لهذا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده



والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده



وآل بيته الطيبين الطاهرين

عليه السلام

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والذي هدانا الله لولا أن هدانا الله



والذي هدانا الله لولا أن هدانا الله

والذي هدانا الله لولا أن هدانا الله

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله



وآلهم خير

البرية

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

وآلِهِ الطَّيِّبِينَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ
وَأَنَّ الْإِسْلَامَ دِينِي
وَأَنَّ مُحَمَّدًا نَبِيِّي

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا نَسُوهُ

وَالصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ
وَالْحَجُّ وَالْصَّوْمُ
وَالْفَقْرُ وَالْجَاهِلِيَّةُ
وَالْجَاهِلِيَّةُ وَالْجَاهِلِيَّةُ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

وآلِهِ الطَّيِّبِينَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ
وَأَنَّ الْإِسْلَامَ دِينِي
وَأَنَّ مُحَمَّدًا نَبِيّ

وَأَنَّ الْإِسْلَامَ دِينِي

وَأَنَّ مُحَمَّدًا نَبِيّ